



سرکاری رپورٹ

صوبائی اسٹیبلی پنجاب

مباحثات 2019



سرکاری رپورٹ

صوبائی اسembly پنجاب

مباحثات 2019

(بدھ 27، جھرات 28۔ فروری، جمعۃ المبارک کیم، سوموار 4، منگل 5، بدھ 6۔ مارچ 2019)
(یوم الاربعاء 21، یوم انھیں 22، یوم انجھ 23۔ یوم الاشین 26، یوم الاشان 27، یوم الاربعا 28۔ جادی الثانی 1440ھ)

ستر ہویں اسembly: ساتواں اجلاس

جلد 7 (حصہ دوئم): شمارہ جات : 6 تا 11



صوبائی اسٹیبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

ساتوال اجلاس

بدھ، 27۔ فروری 2019

جلد 7: شمارہ 6

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
1	ایجینڈا	391
2	خلافت قرآن پاک و ترجمہ	393
3	نعت رسول ﷺ	394
	سوالات (محکمہ ہائیکورٹ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ اچیورمنگ)	
4	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	396
5	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	423
6	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	427

صفحہ نمبر	نمبر شمار مندرجات
	تحاریک التوانے کا ر
451	7۔ پنجاب فوذ اتحاری کی جانب سے foam packaging پر پابندی سے ہزاروں لوگ بے روز گار ہونے کا اکشاف
	سرکاری کارروائی
	مسودہ قانون (جوزیر غور لائے گئے)
453	8۔ مسودہ قانون سکلزڈوپیمنٹ اتحاری پنجاب 2018 (جاری)
	9۔ مسودہ قانون (ترمیم) ٹینکیکل ایجو کیشن اینڈ وو کیشن
455	ٹریننگ اتحاری پنجاب 2018
462	10۔ مسودہ قانون (ترمیم) بورڈ آف ٹینکیکل ایجو کیشن پنجاب 2018
	11۔ قواعد کی معطلی کی تحریک
474	12۔ مسودہ قانون صوبائی اسٹبلی پنجاب سیکر مریٹ ملازمین 2019
474	13۔ قاعدہ 244۔ اے کے تحت قواعد کی معطلی کی تحریک
476	14۔ قواعد انضباط کار صوبائی اسٹبلی پنجاب 1997 میں
477	ترامیم کی اجازت کی تحریک
	پوائنٹ آف آرڈر
479	15۔ جناب سپیکر کی عدم موجودگی میں پروڈکشن آرڈر جاری کرنے کا مطالبہ
481	16۔ مجلس قائمہ کو با اختیار بنانے کا مطالبہ
484	17۔ قواعد کی معطلی کی تحریک
	قرارداد
485	18۔ بھارتی طیاروں کی دراندازی پر پاک فوج کی جانب سے کامیاب کارروائی پر افواج پاکستان اور پاکستانی قوم کو مبارکباد کا پیش کیا جانا

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
جمعرات، 28۔ فروری 2019		
جلد 7: شمارہ 7		
491	19۔ ایجنسیا	
493	20۔ تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	
494	21۔ نعت رسول ﷺ	
	سوالات (محکمہ جمل خانہ جات)	
496	22۔ نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	
528	23۔ نشان زدہ سوال اور اس کا جواب (جو ایوان کی میز پر رکھا گیا)	
530	24۔ غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	
541	25۔ قواعد کی معطلی کی تحریک	
	قرارداد	
542	26۔ ائٹس ہائی وے کشمور تاثیرہ اسما علیل خان تک دور ویہ کرنے کا مطالبہ توجه دلائونوں	
544	27۔ بہاؤ پور: چک نمبر 10 بی سی میں ڈیکٹنی سے متعلق تفصیلات 28۔ گوجرانوالہ: سکول کی چھت گرنے سے ٹیچر کی ہلاکت سے متعلق تفصیلات	
548	29۔ رحیم یار خان: دو افراد سے گن پوائنٹ پر ڈیکٹنی کی واردات سے متعلق تفصیلات	
549	30۔ پوائنٹ آف آرڈر سانحہ سا ہیوال کی جے آئی ٹی رپورٹ سے ایوان کو آگاہ کرنے کا مطالبہ	

صفحہ نمبر	نمبر شمار مندرجات
	تحاریک استحقاق
552	31۔ ڈی جی ہیلٹھ کے آفس ڈی او 3 کا معزز مجرماً سمبلی کو زد و کوب کرنا
	تحاریک التوابے کار
555	32۔ جعلی شیپو اور فیس کریمیوں کی سرعام فروخت (۔۔۔ جاری)
	33۔ گورنمنٹ گرلنڈز ہائی سکول لدھیوالہ (گوجرانوالہ)
556	کی زمین پر ناجائز قبضے کا اکٹھاف (۔۔۔ جاری)
	34۔ اوکاڑہ کے گرلنڈ اور باؤ ایز ہائی سکولوں کو کئی ایکڑ اراضی سے
557	محروم کرنے کا اکٹھاف (۔۔۔ جاری)
	35۔ ٹی وی چینائز پر دکھائے جانے والے ڈرامے اور ڈانس سے
559	نئی نسل کے بگاڑ کا اندریش
559	36۔ عطاائیوں اور ضمیر فروش ڈاکٹروں کی وجہ سے اموات میں اضافہ
	سرکاری کارروائی
	بحث
	37۔ راولپنڈی، ملتان، گوجرانوالہ اور فیصل آباد کی ڈولپنڈٹ اخترائیوں
561	کی سالانہ رپورٹوں برائے سال 13-2012 پر عام بحث
562	38۔ کورم کی نشاندہی
	جمعۃ المبارک، کیم مارچ 2019
	جلد 7: شمارہ 8
565	39۔ ایجنڈا
567	40۔ تلاوت قرآن پاک و ترجمہ
568	41۔ نعت رسول مقبول ﷺ

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	سوالات (محکمہ صنعت، تجارت و سرمایہ کاری)	
42	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	570
43	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	590
44	رسپورٹ (جو پیش ہوئی)	
	مسودہ قانون میر چاکر خان رندی پیور سٹی آف لیکناولی	
	ڈیرہ غازی خان 2019 کے بارے رسپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا	594
	تحاریک التوانے کا ر	
45	ٹی اینچ کیو ہسپتال مری کے ڈاکٹر کی غفلت سے	
	خاتون کی دوران زخمی ہلاکت	594
	پوائنٹ آف آرڈر	
46	محکمہ اوقاف کی طرف سے مخدہ علماء بورڈ کی تکمیل نو کے لئے	
	جاری کئے گئے نویں فیکشن کو منسوخ کرنے کا مطالبہ	597
47	ایمپی ایز کو ادویات فراہم کرنے کا مطالبہ	598
	تحاریک التوانے کا ر (---جاری)	
48	عطائیوں اور ضمیر فروش ڈاکٹروں کی وجہ سے	
	اموات میں اضافہ (---جاری)	601
	سو مواد، 4۔ مارچ 2019	
	جلد 7: شمارہ 9	
49	ایجٹا	605
50	تلادت قرآن پاک و ترجمہ	607

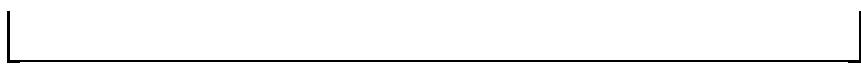
نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
51	نعت رسول مقبول ﷺ	608
	تعزیت	
52	معزز ممبر محترمہ سرت جشید کی والدہ ماجدہ کی وفات پر دعائے مغفرت پوائنٹ آف آرڈر	609
53	پی ایس ایل کے مچھلا ہور کی بجائے کراچی میں کرانے اور خوشاب میں جشن بہاراں کے میلے کو منسوخ کرنے کے فیصلے پر نظر ثانی کا مطالبہ	609
	سوالات (محکمہ جگہات، جنگلی حیات و ماہی پروردی)	
54	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	612
55	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات توجه دلائنوں	627
56	لاہور: مصری شاہ میں شیق نای شہری کا قتل	635
57	سایہوال: اداگی سبز میں ڈکیتی کی واردات تحاریک التوانے کا ر	636
58	لاکھوں میڑک ٹن گندم کھلے آسمان تلے پڑے ہونے کا انکشاف (۔۔۔ جاری)	637
59	لاہور و دیگر شہروں میں پارکنگ کے نام پر ٹھیکیداروں کی لوت مار	641
60	صوبہ کے سرکاری ہسپتال فیڈریشن ملنے پر بدترین مالی بحران کا شکار	641
61	جام پور اور گوپانگ کالونی میں سیور ٹیچ سٹمنہ ہونے کی وجہ سے رہائشیوں کو پریشانی کا سامنا	644

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	پوائنٹ آف آرڈر	
646	62۔ اجلاس کے دوران آفیسرز گیلری میں متعلقہ افسران کے نہ آنے پر جناب سپیکر سے رونگ کام طالبہ تخاریک اتوائے کار (---جاری)	-----
650	63۔ میونسل کمیٹی ماموں کا بھجن کے روول ہیلتھ سٹریٹ میں ایجو لینس نہ ہونے کی وجہ سے مریضوں کو مشکلات کا سامنا	-----
655	64۔ گورنمنٹ کالج برائے خواتین غلام محمد آباد فیصل آباد کی زمین کو پلاٹوں کی صورت میں نیلام اور الٹ کرنا (---جاری) سرکاری کارروائی	-----
	بحث	
657	65۔ پنجاب پبلک سروس کمیشن کی سالانہ پورٹ بابت سال 2011 پر بحث	-----
659	66۔ کورم کی نشاندہی	-----
	منگل، 5۔ مارچ 2019	
	جلد 7: شمارہ 10	
663	67۔ ایجینڈا	-----
667	68۔ تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	-----
668	69۔ نعمت رسول ﷺ	-----
	پوائنٹ آف آرڈر	
671	70۔ ممبر ان اسپیلی کی تنخواہ کے حوالے سے ترمیمی بل پیش کرنے کی اجازت کا مطالبہ	-----

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
71	پاکستانی ہندوؤں کے بارے میں وزیر اطلاعات کے بیان کی پُرزو مردمت سوالات (محکمہ محنت و انسانی وسائل)	673
72	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	678
73	غیر نشان زدہ سوال اور ان کے جواب تحریک اتوائے کار	693
74	سمبڑیاں روڈ کی تعمیر میں ناقص میریل کا استعمال (--- جاری)	696
75	مویشیوں کے لئے مضر صحت کھل بولہ کے استعمال سے دودھ کی پیداوار میں کمی	698
76	گندے پلاسٹک سے تیار شدہ بو تلوں کے استعمال سے خطرناک بیماریوں کا پھیننا	699
	غیر سرکاری ارکان کی کارروائی قراردادیں (مفادات عامہ سے متعلق)	
77	فیصل آباد کی تمام دور ویہ سڑکوں کو ٹال فری کرنے کا مطالبہ (--- جاری)	701
78	نپر اکے قرض کا سود بجلی صارفین سے لینے سے متعلق وفاقی حکومت کے فیصلے کو فی الفور واپس لینے کا مطالبہ (--- جاری)	702
79	پلاسٹک شاپنگ بیگز کی تیاری کے لئے آگسوبا یوڈی گریڈ ایبل پلاسٹک کی درآمدی ڈیبوٹی فری کرنے کا مطالبہ (--- جاری)	705
80	پولیوک روک ہام کے لئے فوری اقدامات کرنے کا مطالبہ	706
81	قوی کھیل ہاکی کو زوال سے نکالنے کے لئے فنڈز کے اجراء کا مطالبہ	708
82	صوبائی اسپیلی پنجاب کے داخلی دروازے پر کلمہ طیبہ تحریر کرنے کا مطالبہ	909

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
83	پنجاب کے جن علاقوں میں موبائل کمپنیوں کی کورٹیج	
711	نہ ہے ان کو بھی کورٹیج فراہم کرنے کا مطالبہ	-----
713	پولیو سے بچاؤ کے لئے آگاہی مہم چلانے کا مطالبہ	-----
84	زیر و آر نوٹس	
716	صوبہ کی ایکسکمیٹی کو فعال کرنے کا مطالبہ	-----
بدھ، 6۔ مارچ 2019		
جلد 7: شمارہ 11		
86	ایجندہ	721
87	تلاءوت قرآن پاک و ترجمہ	723
88	نعت رسول ﷺ	724
	پوائنٹ آف آرڈر	
89	سابق وزیر اعظم میاں محمد نواز شریف کا علاج ان کے معانج سے کروانے کا مطالبہ	
725		-----
90	کورم کی نشاندہی	728
91	سابق وزیر اعظم میاں محمد نواز شریف کا علاج ان کے معانج سے کروانے کا مطالبہ (--- جاری)	
	سوالات (محکمہ جات سماجی ہمیودویت المال)	728
92	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	731
93	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	737
94	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	740

صفحہ نمبر	نمبر شمار مندرجات
	تحاریک التوانے کا ر
743	95۔ علامہ اقبال ناؤں لاہور میں آٹھ سالہ ملازمہ کی تشدید سے ہلاکت
	96۔ مویشیوں کے لئے معز صحت کھل بخول کے استعمال سے
745	دودھ کی پیداوار میں کمی (--- جاری)
	سرکاری کارروائی
	مسودہ قانون (جو زیر غور لا یا گیا)
	97۔ مسودہ قانون میرچا کر خان رندپوریور می آف میکنا لو جی،
746	ڈیرہ غازی خان 2019
	زیر و آر نوٹس
	98۔ معزز ممبر ان اسمبلی اور ملازمین پنجاب اسمبلی
753	کو ادویات جاری کرنے کا مطالبہ
757	99۔ جبراں کلاں قصور کی رہائشی طالبہ سے سکول ٹھپر کی زیادتی
758	100۔ گورنمنٹ گرلز سکول شیخوپورہ کو بند کر کے شادی کی تقریب منعقد کرنا
759	101۔ جام پور کے علاقے گوپاگ کالونی میں سیور ٹچ کی ضرورت
	102۔ انٹر کس



نعت رسول مقبول ﷺ الحاج اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

حضورؐ ایسا کوئی انتظام ہو جائے
سلام کے لئے حاضر غلام ہو جائے
میں صرف دیکھ لُوں اک بار صح طبیبہ کو
 بلا سے پھر مری دنیا میں شام ہو جائے
حضورؐ آپ جو سن لیں تو بات بن جائے
حضورؐ آپ جو کہہ دیں تو کام ہو جائے
مرا توجہ ہے فرشتے یہ قبر میں کہہ دیں
صحیح! مدحتِ خیر الانام ہو جائے

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! کل رات کے اندر ہیرے میں جو بھارتی جاریت ہوئی تھی اور آج پاکستان کی مسلح افواج نے اُس کا منہ توڑ جواب دیا ہے جس سے پوری قوم کا مورال بلند ہو گیا۔ (نصرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ آج بھارتی میڈیا کے اوپر سکتنا طاری ہے۔ وہ کل جس طرح سے کہانیاں بنانہ کر پوری دنیا کو دھوکا بازی سے متاثر کر رہے تھے آج انہیں سانپ سو گلہ گیا ہے۔ اُن کے منہ سے کوئی بات نہیں آ رہی اور ہماری مسلح افواج نے دو طیاروں کو مار گرایا ہے اور اُن کے ایک پائلٹ کو گرفتار کیا تو میں سمجھتا ہوں کہ وقہ سوالات کے بعد پاک افواج کو کرنے کے لئے یہاں سے ایک قرارداد آئی چاہئے کہ ہماری بہادر افواج نے یہ کام کیا ہے اور پوری قوم سیسے پلاٹی ہوئی دیوار کی طرح اُن کی پیش پر کھڑی ہے۔

جناب سپیکر: میاں محمود الرشید! already قرارداد آچکی ہے اور آپ نے پوائنٹ آف آرڈر پر بات بھی کر لی ہے تو ظاہر ہے کہ یہ جذبات ہر ایک پاکستانی کے ہیں اور ساری اسمبلیوں میں یہ قرارداد آئی ہے۔ آج ہماری افواج نے حساب برابر کیا ہے اور انشاء اللہ آئندہ بھی ایسا ہی ہوتا رہے گا۔ اب وقہ سوالات شروع ہوتا ہے۔

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے وزیر قانون سے گزارش کروں گا کہ جب قرارداد کے لئے یہ تحریک پیش کرنا چاہیں تو مہربانی فرمائی کر ہمارے ساتھیوں کو بھی اس میں شامل کیا جائے کیونکہ کل بھی جس طرح سے ہو اُس کے لئے آپ نے مہربانی فرمائی لیکن ان کو چاہئے تھا کہ وہ ہمارے ساتھ بات کر کے متفقہ طور پر قرارداد لے آتے تو کیا ہی اچھا ہوتا۔ آج بھی اگر یہ قرارداد لانا چاہتے ہیں تو ہمارے ساتھیوں کو بھی اس میں ساتھ ملائیں۔

جناب سپیکر: بالکل ٹھیک ہے ابھی دیکھ لیتے ہیں۔ جناب محمد بشارت راجا! آج کے بزنس کے بعد یہ قرارداد لے آئیں اور حزب اختلاف کو بھی اس میں شامل کریں کیونکہ یہ پوری قوم کا مسئلہ ہے اور اس معاملے میں حزب اقتدار اور حزب اختلاف ایک page پر ہیں۔

سوالات

(محکمہ ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنسٹے پر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ سے متعلق سوالات دریافت کئے جائیں گے اور ان کے جوابات دینے جائیں گے۔ پہلا سوال نمبر 417 جناب نصیر احمد کا ہے۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ سعدیہ سہیل رانا کا ہے۔ جی، سوال نمبر 360 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: یونین کو نسل نمبر 79 کے رہائشیوں

کی جانب سے ڈی جی واسا کو درخواستیں دینے والوں سے متعلقہ تفصیلات

*360: محترمہ سعدیہ سہیل رانا: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیم اگست 2018 سے اب تک ڈی جی واسا کے پاس یونین کو نسل نمبر 79 کے رہائشیوں کی جانب سے کتنی درخواستیں پر انا اور ناکارہ سیور ٹچ سسٹم تبدیل کرنے کی بابت موصول ہوئیں، تفصیلات فراہم کی جائیں؟

(ب) ان درخواستوں میں سے کتنی پر عملدرآمد ہو چکا ہے اور کتنی درخواستوں پر ابھی ناکارہ سیور ٹچ سسٹم تبدیل کرنا باقی ہے؟

(ج) حکومت کب تک اس علاقہ کی عوام کا یہ مسئلہ حل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟ وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) کیم اگست 2018 سے اب تک ڈائریکٹر ٹچ بخش ٹاؤن کے پاس یونین کو نسل نمبر 79 کے رہائشیوں کی جانب سے پرانا اور ناکارہ سیور ٹچ سسٹم کو تبدیل کرنے کے حوالے سے کوئی درخواست موصول نہیں ہوئی۔ تاہم جب بھی کبھی سیور بندش کی شکایت آتی ہے تو اس کو فوری رفع کر دیا جاتا ہے۔

(ب) کیم اگست 2018 سے اب تک ڈائریکٹر ٹچ بخش ٹاؤن کے پاس یونین کو نسل نمبر 79 کے رہائشیوں کی جانب سے پرانا اور ناکارہ سیور ٹچ سسٹم کو تبدیل کرنے کے حوالے سے کوئی درخواست موصول نہیں ہوئی البتہ پیر ملکی سٹریٹ مہاجر آباد کا سیور ٹچ سسٹم ناکارہ تھا جس کو حال ہی میں تبدیل کیا گیا ہے۔

(ج) سیور ٹچ سسٹم کو بہتر کرنا محکمہ واسا کی اولین ترجیح ہے تاہم سیور ٹچ سسٹم کو بہتر کرنے کے لئے محکمہ واسا اپنے وسائل کے مطابق کوشش بروئے کار لارہا ہے۔ اس وقت مذکورہ علاقہ میں سیور ٹچ کا نظام ٹھیک کام کر رہا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! میں نے اس سوال کے جز (ب) میں گزارش کی تھی کہ پیر ملکی سٹریٹ، مہاجر آباد کا سیور ٹچ سسٹم ناکارہ ہے۔ میں وزیر موصوف کی بہت شکر گزار ہوں کہ میرے سوال کے بعد اس سٹریٹ کا سیور ٹچ سسٹم نور آٹھیک کر دیا گیا۔

جناب سپیکر! اب صرف ایک کمی ہے جس کی میں درخواست کرنا چاہتی ہوں کہ اس سٹریٹ کی سڑک کچی ہے اگر وہ سڑک بھی کپی ہو جائے تو وہاں کے رہائشیوں کے لئے بہت سہولت ہو جائے گی۔

جناب سپیکر: جی، منٹر صاحب!

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید) :جناب سپیکر! سیور ٹن کی تبدیلی اور پانپ کی repair کے بعد TEPA والے اس کو درست کر رہے ہیں۔ آئندہ چند دنوں کے اندر وہ سڑک بھی repair ہو جائے گی۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال نمبر 748 جناب کا شف محمود کا ہے۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد ایوب خان کا ہے۔ جی، سوال نمبر ہو لیں۔

جناب محمد ایوب خان: جناب سپیکر! میر اسوال نمبر 757 ہے، جواب پڑھا ہو اتصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہو اتصور کیا جاتا ہے۔

صلح ٹوبہ ٹیک سنگھ میں سپلائی ہونے والے پانی سے متعلقہ تفصیلات

*757: جناب محمد ایوب خان: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پورے صلح ٹوبہ ٹیک سنگھ اور ٹوبہ ٹیک سنگھ سٹی کا پانی کھارا اور کڑوا ہے سروے رپورٹس کے مطابق بھی پانی بیماریوں کا باعث بن رہا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ دریائے چناب (تریوں ہیڈ) سے میٹھا پانی ٹوبہ ٹیک سنگھ سٹی کو پہنچانے کے لئے اربن واٹر سپلائی سسیم 2017 میں مکمل کی گئی؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ عوام کو پینے کا صاف پانی مجوزہ سسیم کے تحت می 2018 سے نومبر 2018 تک مہیا کیا گیا اور بعد ازاں بوجہ عدم ادائیگی بجلی واجبات پانی کی سپلائی بند کر دی گئی؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ اربن واٹر سپلائی سسیم ابھی تک میونسل کمیٹی کو handover نہیں کی گئی، اس کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

(ه) اربن واٹر سپلائی سسیم جو بند کر دی گئی ہے یہ کب تک چالو کر دی جائے گی تاکہ ٹوبہ ٹیک سنگھ سٹی کے شہری صاف پانی سے مستفید ہو سکیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(اف) جی ہاں! یہ درست ہے۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے۔

(ج) 20۔ مئی 2018 سے 31۔ اکتوبر 2018 تک عوام کوپانی کی فراہمی جاری رکھی گئی۔

(د) اس سلسلے میں ایڈیشنل سیکرٹری (ڈولپمنٹ) لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈولپمنٹ ڈیپارٹمنٹ کی زیر صدارت مورخ 2018-02-06 کو ہونے والی میٹنگ میں فیصلہ کیا گیا ہے کہ میونپل کمیٹی ٹوبہ ٹیک سنگھ بھلی کے بل ادا کرے گی اور maintenance & repair کوئی ہوتی تو ایک سال میں محلہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ کرے گا۔

مزید برآں پانی کے نمونہ میونپل کمیٹی کے نمائندے کی موجودگی میں ٹیک کروانے کے بعد میونپل کمیٹی اس کو چلانا شروع کر دے گی۔ پانی کے نمونے مورخ 21۔ فروری 2019 کو حاصل کر کے PCWR لیبارٹری کو بھیج دیئے گئے ہیں۔ ان کے نتائج آنے پر سکیم میونپل کمیٹی کے حوالے کر دی جائے گی۔

(ه) اُمید واثق ہے کہ مارچ، 2019 میں سکیم دوبارہ میونپل کمیٹی کے زیر انتظام چالو کر دی جائے گی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے۔

جناب محمد ایوب خان: جناب سپیکر! جواب کے جز (ه) میں کہا گیا ہے کہ "اُمید واثق ہے کہ مارچ، 2019 میں سکیم دوبارہ میونپل کمیٹی کے زیر انتظام چالو کر دی جائے گی۔"

جناب سپیکر! امیر افسٹر صاحب سے سوال یہ ہے کہ ایک سکیم جس کو چھ ماہ چلا یا گیا اور اس شہر میں نیچے پانی کھارا ہے وہاں صاف میٹھا پانی دینے کے لئے یہ سکیم تریکوں ہیڈ سے لائی گئی تھی۔ اس کو چھ ماہ چلانے کے بعد بند کر دیا گیا۔ اب پھر کہا جا رہا ہے کہ اُمید واثق ہے کہ مارچ، 2019 میں سکیم دوبارہ میونپل کمیٹی کے زیر انتظام چالو کر دی جائے گی۔

جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے منظر صاحب سے یقین دہانی چاہتا ہوں کہ کیامارچ کے مہینے میں یہ سکیم چالو کر دی جائے گی یا نہیں اگر نہیں کی جائے گی تو اس کی وجہ کیا ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! جیسا کہ میرے فاضل دوست نے کہا کہ یہ سکیم بند پڑی ہے۔ یہ سکیم شروع ہوئی چھ ماہ کا آزمائش دورانیہ ہوتا ہے۔ اس میں اصل مسئلہ (O&M) کا تھا کہ یہ کس کی ذمہ داری ہو گی۔ یہ سکیم بن گئی اور 88 کروڑ روپے کی خطریر رقم کی لاغت سے یہ سکیم مکمل ہوئی۔ یہ سکیم جب بننے لگی تو میں انتہائی مغدرت کے ساتھ عرض کروں گا کہ اس وقت یہ نہیں سوچا گیا کہ اتنی بڑی رقم لگانے کے بعد اس سکیم کو چلانے کے لئے کون ذمہ دار ہو گا۔ اس سکیم کو چلانے کی جب کسی کی ذمہ داری نہیں تھی بلکہ وہاں لوکل کمیونٹی نے اسے چلانا تھا جب انہیں بل آیا، بل کی رقم کی ادائیگی نہ ہونے کی وجہ سے واپڈا والوں نے بھلی کاٹ دی۔

جناب سپیکر! اب اس کو دوبارہ مکمل پبلک ہیلتھ انجینئرنگ نے میونپل کمیٹی ٹوبہ ٹیک سٹگھ کے ساتھ take up کیا ہے کہ وہ اس کا بل ادا کرے گی اور اس کے بعد ہم انشاء اللہ مارچ کے آخر تک دوبارہ اس سکیم کو functional کر کے سپلائی بحال کر دیں گے۔

جناب سپیکر: میاں محمود الرشید! یہ بڑی بد قسمتی ہے کہ آپ کے مکمل کے باقی منصوبوں کا بھی یہی حال ہے جو پچھلی حکومت میں بنے تھے۔

آپ کی بات بالکل صحیح ہے کہ اس وقت کوئی طریقہ کارٹے نہیں کیا گیا تھا۔ یہاں جتنے sewerage pumping stations ہیں اور اس کی وجہ یہ ہے کہ میونپل کمیٹی ادائیگیاں نہیں کر رہیں۔ یہ لوگوں سے بل بھی لے رہے ہیں اور یہ شکایت ہر جگہ پر موجود ہے۔ یہ سکیم اگر ایک دفعہ چل جائے گی تو اس کے بعد پھر کسی کو پتا نہیں کہ کیا ہو گا۔

اس میں ذمہ دار کوئی نہیں ہے اور اس سسٹم یا نظام میں سے کچھ missing ہے۔ یہ default ہے جسے آپ کو دیکھنا پڑے گا کہ overall اس نظام کو آپ کیے maintain کر سکیں گے۔ صرف بنادینا کام نہیں ہے ان کو چلانا کام ہے۔ ہماری بے شمار میونپل کمیٹیاں ہیں اگر انہیں بھی دیکھیں تو وہاں بھی ایسا ہی حال ہے۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! اس پر کافی غورو فکر کرنے کے بعد ہم یہ طے کر رہے ہیں کہ آئندہ جو ویچ کو نسلہ بنیں گی یا آئندہ ہم جتنی سکیمیں بنائیں گے ان کو لوکل گورنمنٹ کے نیچے جو بھی ادارہ ہے اس کے handover کیا جائے تاکہ وہ اس کے operation and maintenance کے ذمہ دار ہوں۔ اگر ہم اس کو کمیونٹی پر چھوڑ دیں تو وہ چھوٹے موٹے خرچے تو چلا لیتے ہیں لیکن جب وہاں کوئی بڑا مسئلہ آ جاتا ہے، کوئی بھلی کا failure ہو جاتا ہے، کوئی پائپ پھٹ جاتا ہے یا کوئی موڑ خراب ہو جاتی ہے تو ان کی اتنی نہیں ہوتی کہ وہ لاکھوں روپے مجع کر کر اسے دوبارہ استعمال کے قابل بنائیں۔ ہم یہ کر رہے ہیں کہ آئندہ لوکل گورنمنٹ کو یہ ساری سکیمیں handover کریں گے۔

جناب سپیکر: میاں محمود الرشید! آپ کی یہ بات صحیح ہے کہ لوکل گورنمنٹ already ہی کئی جگہوں پر کر رہی ہے لیکن حقیقت میں وہ کچھ کر نہیں رہی۔ وہ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس فنڈز نہیں ہیں اور اس کے لئے کوئی عیلحدہ سے نظام طے نہیں ہوا تھا۔ آپ نے تو ذمہ داری ڈال دی کہ لوکل گورنمنٹ کرے گی لیکن وہ کہتے ہیں کہ ہم کہاں سے لائیں یہ تو چلتی نہیں اور ہمارے پاس اس کی repair کے لئے پیسے نہیں ہیں۔ اس حوالے سے لوگ بہت تنگ ہیں۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! ہم جو نیا مجوزہ سسٹم لارہے ہیں اس میں ہم سارے stakeholders کو بھی اعتماد میں لے رہے ہیں۔ وہ ایک powerful سسٹم ہو گا جس سے برادراست ویچ کو نسل کو ہر ماہ لاکھوں روپے کے فنڈز ٹرانسفر ہوں گے۔

جناب سپیکر! اب یہ جواز نہیں رہے گا جو معدروں کے ساتھ جو موجودہ لوکل گورنمنٹ سسٹم میں آئین پاکستان کی جو حقیقی روح ہے وہ آرٹیکل 148 ہے کہ administrative and financial powers اس کے پاس ہوں جو ان کے پاس نہیں ہیں۔

جناب سپیکر! اس کا دارود مداری ہے کہ حکومت پیسے بھیج دے تو وہ چلا لیتی ہیں۔ ہم آئندہ کے لئے انتہائی باختیار لوگوں کو نمنٹ سسٹم لے کر آرہے ہیں کہ فنڈر بھی ہوں گے اور یہ ساری چیزیں ہم اس کو handover کریں گے اور برداشت فنڈر زونل کو نسل کو ملیں گے ان کے ذریعے سے ہی یہ سارے معاملات آگے بڑھیں گے۔

جناب سپیکر: میاں محمود الرشید! میں آپ کو تجربے کی بات کر رہا ہوں کیونکہ مجھے ground reality کا پتا ہے۔ آپ ایک سیور ٹنک کی سیکیم بناتے ہیں، اس کے ساتھ pumping station بناتے ہیں اور ساتھ واٹر سپلائی دی تو کام شروع ہو گیا لیکن ہوتا کیا ہے کہ وہ جا کر اپنی priorities تبدیل کر لیتے ہیں اور وہاں سے پیسے اٹھا کر نئی سیکیم پر اپنے کو نسلرز کو خوش کرنے کے لئے لگاتے ہیں اسی لئے یہ بربادی ہو رہی ہے۔

یہاں وزیر قانون بھی بیٹھے ہوئے ہیں کہ قانون سازی ہو اور اس میں ہر سیکیم کے ساتھ یہ بات شامل کر دی جائے کہ اس طرح کے کام جو ساری کیونٹی کے کام ہیں جو کسی ایک کام نہیں بلکہ پورے علاقے کا کام ہے۔ آپ ایسا کام کریں کہ کسی سیکیم کے فنڈر مختص کرتے وقت اس کی functioning اور maintenance, repair کوئی اور چیز ہو۔ آپ ground reality دیکھیں تو افسوس ہوتا ہے کہ لوگوں سے بل بھی زبردستی وصول کئے جاتے رہے ہیں۔

ہم نے خود دیکھا ہے کہ دس سال پہلی ہوتا رہا ہے۔ میں اس لئے یہ کہہ رہا ہوں کہ مجھے 1983 سے اس نظام کا پتا ہے کیونکہ میں خود کو نسلر بھی رہا ہوں اور ہم نے اس میں بہت ساری چیزیں صحیح کی تھیں۔

پچھلے دس سال میں بد قسمی سے وہ ساریundo ہو گئیں اور ان کا بیٹھا غرق ہوا۔ اس وقت گراونڈ پر حالات بہت خراب ہیں۔ آپ کو بہت سوچ سمجھ کر نیا نظام بنانا چاہئے کہ ان کے ہاتھ میں یہ نہ رکھیں باقی ان کو اخبارٹی دیں، ہمارے دور میں بھی ان کے پاس بڑی اخبارٹی تھی لیکن یہ چیزیں اس سے علیحدہ کریں تاکہ عام آدمی کو جو فائدہ ہونا ہے وہ تو کم از کم اس تک پہنچے۔

ان کی خواہش ہوتی ہے کہ آئندہ ایکشن لڑنا ہے ممبر کا دباؤ ہوتا ہے اس کام کو اس دباؤ سے نکالنا ہے کیونکہ اس کی functioning, repair بہت ضروری ہے۔ وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمد الرشید) جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر! جی، جناب محمد ایوب خان!

جناب محمد ایوب خان: جناب سپیکر! آپ نے جس طرح مسائل کی نشاندہی کی ہے اور واقعی واثر سپلائی سکیوں میں بہت زیادہ مسائل ہیں کہ دیہاتوں میں یہ سکیمیں کیوں کیے سپرد کر دی جاتی ہیں اور شہروں میں عموماً میونپل کمیٹی کے سپرد کی جاتی ہے۔ اس سکیم کے نہ چلنے کی وجہ یہ ہے کہ میونپل کمیٹی نے یہ سکیم نہیں لی تھی۔ اگر میونپل کمیٹی اس سکیم کو لے لیتی اور لوگوں سے بل کے لئے کہتی تو لوگ میٹھا پانی پینے کے لئے بل دینے کو تیار تھے لیکن میونپل کمیٹی نے یہ سکیم نہیں لی تھی۔

جناب سپیکر! میری آپ سے گزارش ہے کہ اس کے حل کے لئے اس سوال کو کمیٹی کے سپرد کیا جائے تو مہربانی ہو گی۔

جناب سپیکر: نشر صاحب نے یقین دہانی کرائی ہے کہ مارچ تک یہ سکیم چل جائے گی۔ جی، جناب سعید احمد!

جناب سعید احمد: جناب سپیکر! یہ جو سکیم بنائی گئی تھی یہ میرے حلقوہ پی پی۔ 121 میں بنائی گئی تھی۔ میں آپ سے گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ یہ سکیم 88 کروڑ روپے کی لاگت سے بنائی گئی، جس کی انجی کرپشن میں آج بھی انکوائری چل رہی ہے۔ اس میں 60 کروڑ روپے کا پاسپ ڈالا گیا جس کمپنی کا پاسپ منظور ہوا تھا وہ نہیں ڈالا گیا۔

جناب سپیکر! میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اس میں ٹوٹل کرپشن ہے۔ میونپل کمیٹی اس کو لینے کے لئے تیار نہیں ہے۔ میونپل کمیٹی بہت چھوٹی ہے اور اس کے پاس فنڈ نہیں ہیں اس کی مکمل انکوائری کروائی جائے۔ یہ سکیم صرف چھ ماہ چلی اور اب وہاں پاسپ دس جگہ سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو چکے ہیں آپ موقع پروزٹ کر لیں آپ کو حالات کا پتا چل جائے گا کہ وہاں پر کیا حالات

ہیں؟ یہ 88 کروڑ روپیہ گورنمنٹ اور عوام کا پیسا صرف کرپشن کی نذر ہوا ہے اس پر مکمل انکوائری ہونی چاہئے۔

جناب سپیکر: جناب سعید احمد! آپ کی بات آگئی ہے۔ اس پر متعلقہ منظر چاہیں تو خود اس کی انکوائری کرو سکتے ہیں ان کے لئے توکوئی اس میں رکاوٹ نہیں ہے۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میان محمود الرشید): جناب سپیکر! اگر میرے فاضل ممبر یہ کہہ رہے ہیں کہ اس کی تعمیر میں کوئی گھپلہ بازی یا standeredly material use ہوا ہے تو ہم اس کی انکوائری کروانے کے لئے تیار ہیں میں محکمانہ طور پر انشاء اللہ اس معاملے کی انکوائری کرواؤ کے اگلے سیشن میں اس کی رپورٹ ایوان میں پیش کر دوں گا۔

جناب سپیکر: منظر صاحب! جی، ٹھیک ہے۔ جناب سعید احمد! اب آپ بیٹھ جائیں آپ کا پوائنٹ آگلیا ہے۔

جناب محمد ایوب خان: جناب سپیکر! سب سے پہلے میں یہ گزارش کروں گا کہ اگر اس سکیم میں کوئی گھپلہ ہوا ہے تو اس کی انکوائری کروائیں۔ معزز ممبر جنہوں نے اس بات کی نشاندہی کی ہے یہ خود میرے حلقة کے ووٹر ہیں، انہوں نے دوسری جگہ سے الیشن لڑا اور جیت گئے ہیں لیکن یہ ووٹر میرے حلقة کے ہیں۔

جناب سپیکر: جناب محمد ایوب خان! چلیں، اچھا ہے کہ ایک ووٹر آپ کا بھلا کر رہا ہے۔

جناب محمد ایوب خان: جناب سپیکر! وہاں عوام کو پانی کیوں نہیں مہیا کیا جا رہا؟ اگر آپ نے کوئی انکوائری کروانی ہے تو وہ بے شک آپ کروائیں لیکن عوام کو کس عذاب میں مبتلا کیا جا رہا ہے لہذا میری آپ سے گزارش ہے کہ وہاں پر پانی چالو کیا جائے اور آپ انکوائری کرواتے رہیں۔

جناب سپیکر: جناب محمد ایوب خان! میری بات سنیں۔ منظر صاحب نے یہ ensure کیا ہے کہ انشاء اللہ مارچ تک پانی چالو ہو جائے گا اور وہ خود اس کو مانیٹر بھی کریں گے، یہ بات تو on record آگئی ہے۔

جناب محمد ایوب خان: جناب سپیکر! ٹبک سنگھ میں کہیں بھی میٹھا پانی دستیاب نہیں تھا تو پھر تریموں ہیڈ کا سروے کیا گیا اس کے بعد یہ بنی ہے۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں ایک بات کی وضاحت کرنا چاہوں گا کہ میرے فاضل بھائی نے کہا کہ ہمیں کس بات کی سزا دی جا رہی ہے۔ 2011ء میں یہ سکیم شروع ہوئی تو سات سال تک میرے بھائی کو اس چیز کا خیال نہیں آیا کہ جو اربوں، کھربوں روپے حکموں کے لوگوں پر لگتے رہے غرضیکہ پینے کا صاف پانی ٹوبہ ٹبک سنگھ میں فراہم کرنے کے لئے دیئے جائیں یعنی 88 کروڑ روپیہ سات سال کے دوران وہاں پر لگا ہے۔

جناب سپیکر! اب ان کو تین ماہ بھی یہ چیز برداشت نہیں ہے لیکن ہم چاہتے ہیں کہ اس کا کوئی mechanism کو handover کریں تاکہ آئندہ اس میں اس طرح کی کوئی disturbance پیدا نہ ہو لہذا ہم water testing کے لئے لیبارٹری میں بھجا ہے اور ہم انشاء اللہ مارچ کے آخر تک اس کو functional کر دیں گے۔

جناب سپیکر: جی، جناب سعید اکبر خان!

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ تھا کہ ساری بات سامنے آگئی ہے اور منظر صاحب نے بڑی تفصیل سے اس کا جواب دیا ہے اور پورے پنجاب کی سکیموں کے خدشات کا ذکر بھی اس میں کر دیا ہے، انہوں نے فرمایا ہے کہ اب جو بلديات کا نظام آرہا ہے اس کے تحت ان سکیموں کو ان کے حوالے کیا جائے گا۔

جناب سپیکر! میری یہ گزارش تھی کہ اگر دوسال یا دو سال تک ایکشن نہیں ہوتے یہ سکیم مارچ میں تقریباً بارہ یا چودہ ماہ تو چلے گی تو اس دوران وہاں فنڈنگ کا کیا بندوبست کیا گیا ہے لہذا میں پوچھنا اور گزارش کرنا چاہوں گا کہ اس کے لئے کوئی بہترین نظام بنایا جائے تاکہ آئندہ اس طرح کی کوئی شکایت نہ آئے کیونکہ ہمارے ہاں بھی ایسی بہت ساری واٹر سپلائی اور سیوریج سکیمیں بنی تھیں لیکن اب وہ بالکل ختم ہو چکی ہیں کیونکہ کسی نے بھی ان کی ownership نہیں لی۔

جناب سپیکر: جناب سعید اکبر خان! یہ مسئلہ ہر جگہ پر ہے۔ منظر صاحب نے already اس کا جواب دے دیا ہے کہ اس دوران جو وہاں سسٹم چل رہا ہے وہ تو چلتا رہے گا لیکن future کے حوالے سے آپ کی بات ٹھیک ہے۔

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! اس وقت کوئی نظام چل ہی نہیں رہا۔

جناب سپیکر: جناب سعید اکبر خان! یہ تو پہلے سے ہی نظام چل رہا ہے لہذا یہ وقت اسی طرح ہی گزارنا پڑے گا۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود ارشید): جناب سپیکر! Meanwhile جو سکیم میں مکمل ہوں گی یا جو ongoing سکیم میں اس سال مکمل ہونے والی ہیں ہم سکیم میں مکملانہ طور پر اس پر یہ فیصلہ کر رہے ہیں جو بھی O&M کے اخراجات ہیں جب تک یہ سکیم میں handover نہیں ہو جاتیں ان کی construction cost میں O&M کو شامل کر لیں تاکہ جو سکیم مکمل ہو اور اس سکیم کو بنانے والے کنٹریکٹر کی O&M بھی چھ ماہ یا ایک سال تک اسی کی ذمہ گاہی جائے جب تک یہ کسی سسٹم کے handover نہیں ہوتی وہی اس کی maintenance کا ذمہ دار ہو گا۔

جناب سپیکر: میر اخیال ہے کہ اب اگلا سوال لیتے ہیں کیونکہ اس سوال پر بہت بات ہو گئی ہے۔

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! میں بھی آپ کی وساطت سے منظر صاحب کو ایک گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ آپ کا مکملہ ایک بہت بڑا مکمل ہے تو مہربانی فرمایا آپ یہ پتا کر لیں کہ 80 فیصد سکیم میں بند پڑی ہیں تو میں ان سے یہ گزارش کروں گا کہ یہ مکملہ کی ڈیلوٹی لگائیں کیونکہ اگر آپ یہ کمیونٹی کو دیں گے تو یقیناً پھر وہ سکیم میں نہیں چلیں گی کیونکہ ہم نے یہ تجربہ کیا ہے اور ہمیں اس میں ناکامی ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: رانا محمد اقبال خان! منظر صاحب نے یہی بات کی ہے کہ جب تک ہم سکیمیں مکمل کر کے handover نہیں کر دیتے اس وقت تک محکمہ ہی اس کی دلیکھ بھال کرے گا اور کر رہا بھی ہے۔ اگلا سوال جناب منان خان کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب منان خان: جناب سپیکر! سوال نمبر 762 ہے، جواب پڑھا ہو اتصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہو اتصور کیا جاتا ہے۔

صاف پانی کمپنی کے چیئرمین اور ان کے پے پیکنچ سے متعلقہ تفصیلات

* 762: جناب منان خان: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

صاف پانی کمپنی "میں 2013 سے آج تک کون کون کمپنی کا چیئرمین کتنے دورانیہ کے لئے مقرر ہوا اور ان کو کیا ماہانہ تنخوا چکی یا مراعات دی گئیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

پنجاب صاف پانی کمپنی۔ سماں تک

ڈائریکٹر فیس 6۔ مئی 2014 سے لے کر 14 اپریل 2017 تک - / 10,000 روپے

ڈائریکٹر فیس اپریل 2017 سے جون 2017 تک - / 25000 روپے

ڈائریکٹر فیس جولائی 2017 سے آج تک - / 30,000 روپے (Till Date)

1. جناب مجتبی جمال۔ مئی 2014 سے 28۔ جولائی 2014 تک پنجاب صاف پانی کمپنی کے چیئرمین رہے۔ اس دوران انہوں نے تین میٹنگز میں شرکت کی اور ڈائریکٹر فیس کی مدد میں انہیں مبلغ۔ / 30,000 روپے دیئے گئے۔

2. محمد عائشہ غوث پاشا 19۔ نومبر 2014 سے 4۔ اگست 2015 تک پنجاب صاف پانی کمپنی کی چیئرمین رہیں۔ اس دوران انہوں نے 19 میٹنگز میں شرکت کی اور ڈائریکٹر فیس کی مدد میں انہیں مبلغ۔ / 190,000 روپے دیئے گئے۔

3. جناب کاشف پڈھیار۔ 3۔ ستمبر 2015 سے 4۔ اپریل 2017 تک پنجاب صاف پانی کمپنی کے چیئرمین رہے۔ اس دوران انہوں نے 32 میٹنگز میں شرکت کی اور

ڈائریکٹر فیس کی مدد میں انہیں مبلغ۔ / 320,000 روپے اور ٹریول الاؤنس کی مدد میں
35,000 روپے دیئے گئے۔

میئنگر میں شرکت	=	320,000 روپے
سفری اخراجات	=	35,000 روپے
کل رقم اخراجات	=	355,000 روپے

4. جناب عارف سعید 14۔ اپریل 2017 سے 2۔ نومبر 2018 تک پنجاب صاف پانی کمپنی ساٹھ کے چیئر مین رہے ہیں۔ اس دوران انہوں نے 22 میئنگر میں شرکت کی اور انہیں ڈائریکٹر فیس کی مدد مبلغ۔ / 3,40,000 روپے دیئے گئے۔

نوت: جناب عارف سعید نے 22 میئنگر میں شرکت کی، مگر انہوں نے ان تمام میئنگر میں سے صرف چند میئنگر کے پیے وصول کئے۔

پنجاب صاف پانی کمپنی۔ نار تھ

ڈائریکٹر فیس اپریل 2017 سے جون 2017 تک۔ / 25000 روپے

ڈائریکٹر فیس جولائی 2017 سے آج تک۔ / 30,000 روپے (Till Date)

1. جناب میجر (ر) طاہر اقبال اپریل 2017 سے اکتوبر 2017 تک پنجاب صاف پانی کمپنی نار تھ کے چیئر مین رہے۔ اس دوران انہوں نے 19 میئنگر میں شرکت کی اور ڈائریکٹر فیس کی مدد میں انہیں مبلغ۔ / 405,000 روپے دیئے گئے۔ اسی عرصہ کے دوران انہوں نے 10 دفعہ ہوائی سفر کیا، اس ہوائی سفر کے مدد میں مبلغ۔ / 349,701 روپے دیئے گئے۔

میئنگر میں شرکت	=	405,000 روپے
ہوائی سفر اخراجات	=	349,701 روپے
کل رقم اخراجات	=	754,701 روپے

2. جناب عارف سعید اپریل 2017 سے کیم اکتوبر 2018 تک پنجاب صاف پانی کمپنی نار تھ کے چیئر مین رہے ہیں۔ اس دوران انہوں نے کسی قسم کی کوئی مراعات وصول نہیں کیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب منان خان: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں نے یہ سوال پوچھا تھا کہ صاف پانی کمپنی "میں 2013 سے آج تک کون کون کمپنی کا چیئر مین کتنے دورانیہ کے لئے مقرر ہوا اور ان کو کیا ماہانہ تنخواہ

پیکر یا مراعات دی گئیں؟ میں محکمہ کا اور منشیر صاحب کا شکریہ ادا کروں گا کہ انہوں نے تفصیلًا جواب دیا ہے اور میں ان کے جواب سے بالکل مطمئن ہوں لیکن سیریل نمبر 1 میں انہوں نے جواب دیا ہے کہ جانب محبتوں جمال 6۔ مئی 2014 سے 28۔ جولائی 2014 تک پنجاب صاف پانی کمپنی کے چیزیں رہے۔ اس دوران انہوں نے تین میٹنگز میں شرکت کی اور ڈائریکٹر فیس کی مد میں انہیں مبلغ 30 ہزار روپے دیئے گئے۔

جانب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ یہ جواب عوام کے سامنے ہے صاف پانی کمپنی کے حوالے سے ان کے خاص آئندہ وزیر فیاض الحسن چوہان میدیا پر آکر کہتے ہیں کہ جانب احسن اقبال جو کہ سابق وفاقی وزیر داخلہ تھے ان کے بھائی نے کرپشن کی، لوٹا اور پتا نہیں کیا کچھ کیا؟

جانب سپیکر! میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ کیا جانب فیاض الحسن چوہان پنجاب میں گپڑیاں اچھالنے کے لئے رکھے ہوئے ہیں، یہ کتنی زیادتی کی بات ہے؟

جانب سپیکر: جناب منان خان! آج محکمہ ہاؤسٹنگ اور پبلک ہیلتھ سے متعلق سوالات ہیں جب ان کا محکمہ آئے گا تب آپ اس topic پر بات کر لیں ابھی آپ اسی پر رہیں۔

جانب منان خان: جناب سپیکر! میں منشیر صاحب کے جواب سے مطمئن ہوں۔

جانب سپیکر: جناب منان خان! اگر آپ جواب سے مطمئن ہیں تو آپ کا بہت شکریہ۔ اب اگلا سوال نمبر 764 جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔ ان کی طرف سے درخواست آئی ہے لہذا ان کے سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب صہیب احمد ملک کا ہے۔ جی، سوال نمبر 765 ہے، جواب پڑھا ہو اتصور کیا جائے۔

جانب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! سوال نمبر 765 ہے، جواب پڑھا ہو اتصور کیا جائے۔
جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہو اتصور کیا جاتا ہے۔

سرگودھا: تحصیل بھیرہ اور تحصیل بھلوال کے چکوک

اور قصبہ جات میں واٹر سپلائی اور سیور ٹچ کی سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

*765: جناب صہیبِ احمد ملک: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) تحصیل بھیرہ اور تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا کے سال 19-2018 میں کتنے چکوک،

قصبوں اور آبادی کو واٹر سپلائی اور سیور تن کی سہولت فراہم کی جائے گی؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ پی پی-72 ضلع سرگودھا کے تمام چکوک میں پانی پینے کے قابل نہ

ہے جس کی وجہ سے میپاٹاٹس جیسی موزی امراض میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت کب مذکورہ حلقة کے تمام چکوک کو پینے کا صاف پانی

مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) تحصیل بھیرہ اور بھلوال، ضلع سرگودھا میں جو منصوبہ جات واٹر سپلائی اور سیور تن ڈرینج

برائے مالی سال 19-2018 زیر تعمیر ہیں۔ ان کی تفصیل درج ذیل ہے

تحقیل بھیرہ	کل آبادی	تجمینہ	خرچ	اس سال شخص کی گئی رقم
ایک واٹر سپلائی سکیم	80.00 ملین روپے	34.00 ملین روپے	40453	4.4 ملین روپے
تین سیور تن ڈرینج سکیم	127.4 ملین روپے	61.9 ملین روپے	40412	8.00 ملین روپے

تحقیل بھلوال

ایک واٹر سپلائی سکیم 7.3 ملین روپے سکیم اپر دوں کے مراحل میں ہے
 چار سیور تن ڈرینج سکیم 308.5 ملین روپے 246.6 ملین روپے 119002 14.9 ملین روپے
 اندریں بالا سے عیاں ہے کہ 42818 نفوس کو واٹر سپلائی اور 159414 نفوس کو سیور تن ڈرینج کی سہولت تحقیل بھیرہ اور بھلوال میں مہیا کر دی جائے گی بشرطیکہ کے حکومت پنجاب سے اتفاقی ماندہ فنڈز موصول ہو جائیں۔

(ب) پی پی-72 میں جو علاقہ دریائے جہلم کے کنارے کے نزدیک واقع ہیں ان کا پانی پینے

کے قابل ہے۔ وہ سویٹ زون ہے۔ باقی علاقے brakishizon میں ہے جہاں پانی پینے

کے قابل نہ ہے۔

(ج) حکومت صاف پانی مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے جس کے لئے ہر سال سالانہ ترقیاتی پروگرام میں دیہات میں واٹر سپلائی سسیمیں شامل کی جاتی ہیں اور فنڈز کی دستیابی کے بعد باری آنے پر کام کیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب صہیبِ احمد ملک: جناب سپیکر! معزز منظر صاحب نے میرے سوال کے جواب میں کہا ہے کہ اس میں تحصیل بھیرہ کی دو سکیموں کا ذکر کیا گیا ہے لیکن معزز منظر صاحب نے اس بات کی وضاحت نہیں کی اس میں ایک بھیرہ، میانی اور پھلروان سٹی آتا ہے۔

جناب سپیکر! پچھلے دور میں ان کے لئے 8 کروڑ روپے کی سسیمیں منفلور ہوئی تھیں میں نے آپ سے سوال یہ پوچھا تھا کہ کیا ان سکیموں کے جو پیسے ہیں آپ کب تک ہمیں الٹ کریں گے جو کام بقايا ہے وہ کب تک مکمل ہو گا اور assure kindly on the floor of the House کریں کہ جو کام مکمل ہو چکا ہے اس کے pipes میونپل کمیٹی بھیرہ اور پھلروان میں پڑے ہیں وہ کب تک install ہوں گے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میان محمود الرشید): جناب سپیکر! یہ سسیم on going ہے۔ بھیرہ میں ڈریخ سسیم پر اب تک 58 ملین روپے اور واٹر سپلائی سسیم پر 42 ملین روپے خرچ ہو چکے ہیں جبکہ بقاوار قم جو اس کی completion کے لئے ضروری ہے تو آئندہ بجٹ کے اندر بھی رقم رکھی جائے گی۔ البتہ میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ یہ سسیم مکمل طور پر آئندہ بجٹ میں مکمل ہو جائے گی لیکن میں یہ یقین دہانی کرواتا ہوں کہ جو maximum سکا اس میں فنڈز رکھیں گے اور کوشش کریں گے کہ آئندہ مالی سال میں یہ سسیم مکمل ہو جائے۔

جناب صہیبِ احمد ملک: جناب سپیکر! میں معزز منظر صاحب سے request یہ کروں گا کہ جو کام چار کروڑ روپے کا ہو چکا ہے اور جو کام رکا ہوا ہے تو ان کی priority اس پر کیا ہے؟

جناب سپیکر! میں تفصیلات کے لئے آگاہ کرتا ہوں کہ سابق چیف جسٹس آف پاکستان کو ایک درخواست دی گئی تھی جس پر ان کا ایک حکم نامہ جاری ہوا تھا اور اس میں specifically کہا گیا تھا کہ میانی اور بھیرہ شہر کے نامکمل کام کو priority wise رکھیں۔ چونکہ ہماری حکومت ختم ہو

گئی لیکن اب آپ کی حکومت ہے الہامیری آپ سے یہ request ہے کہ اس آڑو کے پیش نظر جو فنڈ آپ اس کے لئے kindly allocate گے مشر صاحب on the floor of the House بتا دیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں اپنے فالصل ممبر کو یہ لیقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ سپریم کورٹ آف پاکستان کے ان احکامات کو پیش نظر رکھتے ہوئے کوشش کریں گے کہ آئندہ ماں سال میں اس سکیم کو مکمل کیا جائے۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! ان کی کوشش ہوگی جس پر بڑی محربانی لیکن میں نے سوال یہ کیا ہے کہ کب تک مکمل کیا جائے گا اور کتنے فنڈز allocate کئے جائیں گے kindly اس پر مشر صاحب بتا دیں؟

جناب سپیکر: جی، مشر صاحب!

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں نے اپنے دوست سے کہہ دیا ہے کہ آئندہ ماں سال 2019-2020 کے اندر انشاء اللہ اس سکیم کو مکمل کرنے کی کوشش کریں گے۔

جناب سپیکر: جی، جناب صہیب احمد ملک!

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! آپ کی attention کی ضرورت ہے۔ مشر صاحب نے assure کر دیا ہے کہ آئندہ ماں سال کے اندر کوشش کریں گے لیکن مسئلہ یہ ہے کہ آدھی سکیم میں جو لوگوں کے لئے incomplete ہیں وہ یعنی جو سکیم میں مکمل ہی نہیں ہوں گی تو عوام ان سے فائدہ کس طرح لے سکے گی؟

جناب سپیکر: جی، انہوں نے آپ کو assure کیا ہے۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! انہوں نے assure یہ کیا ہے کہ میں اگلے سال آپ کو بتاؤں گا لیکن یہ نہیں بتا رہے کہ اگلے سال کتنے پیسے اس سکیم میں دیں گے؟ صرف چار چار ملین

رہتے ہیں لہذا منستر صاحب مہربانی کر کے on the floor of the House assure کر دیں کہ میں اگلے مالی سال میں یہ سکیم مکمل کر دوں گا۔

جناب سپیکر: اگلا سال اتنا دو نہیں ہے اور صرف دو مہینے کی بات ہے۔

جناب صہبیب احمد ملک: جناب سپیکر! وہ اس کی assurance تو کروادیں کہ ہم میانی، بھیرہ، بجلوال اور پھلوان کی سکیمیں مکمل کر دیں گے۔

جناب سپیکر: جی، منستر صاحب!

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں اپنے فالصل دوست کو پہلے ہی یہ جواب دے چکا ہوں کہ اس سال واٹر سپلائی سکیم کے لئے 4.5 ملین اور سیور ٹچ ڈریچ سکیم کے لئے 8 ملین روپے کی رقم رکھی ہوئی ہے جبکہ بقاوار قم آئندہ مالی سال میں کو شش کریں گے کہ یہ مکمل ہو جائیں۔ جب تک فنڈ رکی پوزیشن ہمارے سامنے نہ ہو تو میں بہاں پر کھڑے ہو کر کیسے بتاسکتا ہوں؟ آئندہ ADP کی سکیمیں ہم نے demand کی ہوئی ہیں جس میں اس کو بھی انشاء اللہ رکھیں گے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

جناب صہبیب احمد ملک: جناب سپیکر! میر آخری ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، یہ سوال ہو گیا ہے اور اب اگلا سوال لے لیتے ہیں۔ اگلا سوال نمبر 404 چودھری افتخار حسین چھپھر کا ہے۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب بلاں فاروق تارڑ کا ہے۔ جی، سوال نمبر 601 ہے۔

جناب بلاں فاروق تارڑ: جناب سپیکر! سوال نمبر 847 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

**گوجرانوالہ: گھر منڈی میونسل کمیٹی میں
سیور ٹچ کے لئے مختص کردہ رقم سے متعلقہ تفصیلات**

*847: جناب بلاں فاروق تارڑ: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

- (الف) ضلع گوجرانوالہ گھٹمنڈی میونسپل کمیٹی میں سیورٹج / ڈریچ سکیم نمبر G.S. 1780 کے لئے پچھلے دو ماں سال کے دوران کتنی رقم جاری کی گئی؟
- (ب) اس سکیم کے لئے موجودہ ماں سال 2018-2019 میں اب تک کتنی رقم جاری کی گئی ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

- (الف) پچھلے دو ماں سالوں میں مندرجہ ذیل فنڈز جاری ہوئے۔
- (i) مالی سال 2016-2017 میں 45.000 ملین روپے جاری ہوئے۔
- (ii) مالی سال 2017-2018 میں 30.000 ملین روپے جاری ہوئے۔
- (ب) مالی سال 2018-2019 میں مبلغ 15.000 ملین روپے جاری ہوئے۔
- اب تک 90.000 ملین جاری ہوئے جبکہ اس سکیم پر تخمینہ لگتے 194.226 ملین ہے اہذا کی تکمیل کے لئے مزید 104.226 ملین درکار ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب بلاں فاروق تارڑ: جناب سپیکر! یہ گھٹمنڈی کی سیورٹج / ڈریچ سکیم کے حوالے سے سوال ہے۔ جز (الف) کے جواب میں لکھا ہے کہ مالی سال 2016-2017 میں 45 ملین روپے جاری کئے گئے اور 2017-2018 میں 30 ملین روپے جاری کئے گئے۔

جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ 2018-2019 میں صرف 15 ملین روپے جاری کئے گئے ہیں تو اتنی تھوڑی رقم کیوں جاری کی گئی ہے کیونکہ مالی سال اب اختتام کی طرف جا رہا ہے اہذا کیا حکومت کا ارادہ ہے کہ اس سکیم کے لئے مزید رقم جاری کی جائے؟

جناب سپیکر: جی، منظر صاحب!

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! اس مالی سال میں یہ سکیم مکمل نہیں ہو سکے گی البتہ آئندہ مالی سال کے اندر اس سکیم کے لئے رقم رکھیں گے۔ اس کی تفصیل آگئی ہے تو 2019-2020 کے ADP میں اس کو شامل کر رہے ہیں۔

جناب بلال فاروق تارڑ: جناب سپیکر! اس بات کا توجہ بھی پتا ہے کہ اس مالی سال میں یہ سکیم مکمل نہیں ہو سکے گی۔

جناب سپیکر! میر اسوال یہ ہے کہ پچھلے دو سالوں میں اتنی زیادہ رقم جاری کی گئی ہے لیکن اس سال پچھلے سالوں کے مقابلے میں بہت ہی تھوڑی رقم رکھی گئی ہے اس کی کیا وجہ ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پچھلے سال 30 ملین رقم اور اس سال 15 ملین روپے ہے جبکہ اس کو پھر بھی مزید 104 ملین رقم درکار ہے لہذا ہم اپنے صوبے کے مالی حالات اور سکیموں کی priorities کو سامنے رکھتے ہوئے جو maximum ہو سکے گا وہ انشاء اللہ ضرور کریں گے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! میں نے سوال کرنا ہے جو بہت اہم ہے۔

جناب سپیکر: جی، سوال نہیں ہو سکتا کیونکہ آپ نے سوال دیا نہیں ہے لیکن ضمنی سوال کر سکتے ہیں۔

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ آخری مالی سال میں جب ایکشن کا سال آیا تو سابقہ حکومت نے ایک بڑی مہربانی فرمائی کہ 10 کروڑ روپے کی سکیم approve کر کے 20 لاکھ روپے دے کر سکیم شروع کروادی۔ اس پورے صوبے میں اتنا بڑا مسئلہ یہ ہے کہ اس

وقت انہوں نے الیکشن کی وجہ سے تمام سکیمیں جاری کروادیں جو ہم سب کے لئے ایک بہت بڑا pressure ہے۔

جناب سپیکر! میرے اپنے حلقوں میں اس طرح کی بہت سی سکیمیں ہیں جن کو تھوڑے سے پیسے دے کر شروع کروادیا گیا۔ مجھے تو یہ لگتا ہے کہ جتنی سکیمیں انہوں نے شروع کی ہیں اگر ہماری حکومت سارے فنڈز بھی وہاں لگائے تو یہ فنڈز پورے نہیں آسکتے۔

جناب سپیکر! میرے عزیز خمنی سوال کر رہے تھے کہ آئندہ ماں سال کے دوران ہمیں ensure کیا جائے لیکن ہمیں تو اس بات کی surety نظر نہیں آ رہی کہ اگر ہم اپنے خود بھی کریں تو شاید ہی حکومت اگلے تین سال تک یہ سکیمیں مکمل کرواسکے۔

جناب سپیکر! میرا منظر صاحب سے یہ خمنی سوال ہے کہ پنجاب کی جتنی سکیمیں اور خاص طور پر بھکر کی سکیمیں ہیں ان کے لئے بھی funding کا بندوبست ہو سکے گا یا نہیں؟

جناب سپیکر: جی، آپ کی یہ اچھی تجویز ہے۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! معزز ممبر جناب سعید اکبر خان نے میرا کام آسان کر دیا کہ واقعی الیکشن کے پیش نظر اربوں نہیں کھربوں روپے کی سکیمیں دے دی گئیں اور دس دس، بیس بیس، تیس تیس لاکھ روپے کی funding کی گئی تاکہ وہ سکیمیں ongoing میں آگئیں۔ اب وہ سکیمیں financial position کو سامنے رکھتے ہوئے ہم کوشش کریں گے کہ صوبے کی priorities کو maximum دے سکے وہ دیں گے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ جی، اگلا سوال محترمہ مومنہ وحید کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ مومنہ وحید: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 885 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ بھر میں واٹر فلٹر پیشن پلانٹ کی تنصیب سے متعلق تفصیلات

*885: محترمہ مومنہ وحید: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

- (الف) صوبہ بھر میں سابق دور حکومت میں صاف پانی پر اجیکٹ کا آغاز کیا گیا اس پر اجیکٹ پر سالوار کنٹنے نہیں مختص کئے گئے تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟
- (ب) صاف پانی پر اجیکٹ کے تحت صوبہ میں کتنے واٹر فلٹر یشن پلانٹس نصب کئے گئے تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟
- (ج) کیا یہ درست ہے کہ صاف پانی پر اجیکٹ میں سیاستدان اور سرکاری افسران بد عنوانی گھپلے، رشوٹ اور غبن کے مرتبک پائے گئے ہیں؟
- (د) اگر جواب اثبات میں ہے تو اس سلسلہ میں کتنے افراد پر مقدمہ درج کیا گیا ہے ان سے کتنی ریکوری ہوئی ہے اور اس کے کل خسارے سے آگاہ فرمایا جائے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

- (الف) پنجاب صاف پانی کمپنی - ساٹ تھ سالانہ بنیاد پر مختص کئے گئے نہیں کی تفصیلات Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔
پنجاب صاف پانی کمپنی - نار تھ سالانہ بنیاد پر مختص کئے گئے نہیں کی تفصیلات Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔
- (ب) پنجاب صاف پانی کمپنی - ساٹ تھ صاف پانی پر اجیکٹ کے تحت صوبہ پنجاب کی پانچ تحصیلوں بشمول لودھرا، منجبن آباد، خان پور، حاصل پور اور دنیا پور میں 2015-2017 کے دوران 116 واٹر فلٹر یشن پلانٹس نصب کئے گئے ہیں۔ تفصیل Annex-C ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ج) پنجاب صاف پانی کمپنی - ساٹ تھ صاف پانی پر اجیکٹ کے چند سابق افسران اور ایک سیاستدان جتاب قمر الاسلام کے خلاف نیب تحقیقات کر رہی ہے اس سلسلہ میں احتساب عدالت میں ریفرنس جاری ہے۔
پنجاب صاف پانی کمپنی - نار تھ

پنجاب صاف پانی کمپنی نار تھے میں شامل کسی سرکاری افسر اور سیاستدان کا نام بد عنوانی، گھپلے، رشوت اور غبن میں ابھی تک سامنے نہیں آیا ہے۔

(د) پنجاب صاف پانی کمپنی۔ ساؤ تھ

کیونکہ احتساب عدالت ابھی اس ریفرنس پر مزید ساعت کر رہی ہے۔ ابھی تک عدالت کی طرف سے کسی کو بھی سزا نہیں ہوئی اور نہ ہی کسی قسم کی کوئی ریکورڈ عمل میں لائی گئی ہے

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ مومنہ و حیدر: جناب سپیکر! میرا اس میں ضمنی سوال یہ ہے کہ صاف پانی کمپنی کے حوالے سے احتساب عدالت میں جو references چل رہے ہیں محکمہ وہ الزامات بتادے کہ کون کون سے ہیں اور کیا ان الزامات کی روشنی میں محکمہ بھی کوئی کارروائی کر رہا ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پلک ہیلٹھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! صاف پانی کمپنی ساؤ تھ کے حوالے سے جواب میں بھی لکھا ہوا ہے کہ پنجاب کی پانچ تحصیلوں بشملہ لودھراں، منچن آباد، خان پور، حاصل پور اور دنیا پور میں 116 واٹر فلٹر یشن پلانٹس نصب کئے گئے تھے جس کی تفصیل بھی موجود ہے۔ اس میں بڑے پیمانے پر گھپلے تھے جس کی انکوائری نیب کر رہا ہے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال نمبر 936 جناب خالد محمود کا ہے اور ان کی request آئی ہے کہ ان کے سوال کو pending کر دیا جائے لہذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب بلاں فاروق تارڑ کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب بلاں فاروق تارڑ: جناب سپیکر! سوال نمبر 956 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گوجرانوالہ: راہوالي کینٹ میں زیر تعمیر

سیور ٹچ / ڈریچ سکیم کے لئے مختص کردہ فنڈز سے متعلقہ تفصیلات

*جناب بلاں فاروق تارڑ: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پلک ہیلٹھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

- (الف) راہوالي کينٹ گوجرانوالہ میں زیر تعمیر سیوریج/ڈرینچ سکیم کے لئے مالی سال 2017-18 کے دوران کتنی رقم جاری کی گئی؟
- (ب) اس سکیم کے لئے موجودہ مالی سال 2018-19 میں اب تک کتنی رقم جاری کی گئی ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) مالی سال 2017-18 میں مبلغ 125.00 ملین روپے جاری ہوئے۔

(ب) مالی سال 2018-19 میں مبلغ 21.218 ملین روپے جاری ہوئے۔

اب تک 146.218 ملین جاری ہوئے جبکہ اس سکیم پر تخمینہ لاگت 392.400 ملین روپے ہے لہذا اس کی تکمیل کے لئے مزید 182.246 ملین روپے درکار ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمی نی سوال ہے؟

جناب بلاں فاروق تارڑ: جناب سپیکر! یہ سوال راہوالي ڈرینچ سکیم کے حوالے سے ہے جس کے جز (الف) کے جواب میں لکھا ہے کہ پچھلے مالی سال میں جو مسلم لیگ (ن) کی حکومت تھی تو 125 ملین روپے جاری کئے گئے ہیں اور موجودہ مالی سال میں صرف 21 ملین روپے جاری کئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر! یہ عوام کی فلاح کے منصوبے ہیں اور یہ کسی ایک جماعت کے منصوبے نہیں ہیں۔ اس علاقے کے جتنے رہائشی ہیں ان سب کو ان سے فائدہ ہونا ہے تو اتنا بڑا فرق نہ ڈالا جائے کہ ایک سال 125 ملین روپے جاری ہو رہے ہیں اور اگلے سال صرف 21 ملین روپے جاری ہو رہے ہیں تو میری وزیر مو صوف سے گزارش ہے کیونکہ انہوں نے priorities کی بات کی ہے تو یہ priority ہے کہ عوام کو سہولت فراہم کی جائے تاکہ یہ کوئی excuse نہیں ہے کہ ہم اگلے سال پیسے دے دیں گے تو کم از کم اس کا کچھ خیال رکھا جائے کہ جتنی بڑی سکیم ہے اس حوالے سے پیسے ہر سال release ہوں۔

جناب سپیکر: جی، منش صاحب!

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! اب یہ دیکھیں کہ یہ 90 فیصد رقم ابھی جاری ہونی ہے تو یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ پچھلے سال دس فیصد یا پندرہ فیصد رقم دی تو آئندہ سال باقی دے دیں تو باقی منصوبے سارے فارغ ہو جائیں گے۔

جناب سپیکر! میں نے جیسے پہلے کہا ہے کہ اس کی priorities طے کریں گے اور جہاں کسی منصوبے کے لئے across the board زیادہ ضرورت ہے جو کوئی ضروری علاقے ہوں گے جو ضروری سکیمیں ہوں گی، ان کے لئے maximum کوشش کریں گے کہ funding دیں۔ اس وقت ہم اس پوزیشن میں نہیں ہیں کہ اتنے زیادہ فنڈز جاری کئے جائیں۔

جناب سپیکر: جناب بلال فاروق تارڑ! اس کے اوپر پہلے کافی بات ہو چکی ہے۔

جناب بلال فاروق تارڑ: جناب سپیکر! وہ بات درست ہے لیکن یہ بہت بڑا فرق ہے کہ ایک سال 125 ملین روپے اور اگلے سال 21 ملین روپے جاری ہو رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جناب بلال فاروق تارڑ! ٹھیک ہے کیونکہ جو بات جناب سعید اکبر خان نے کی ہے وہ بالکل ٹھیک ہے۔

جناب بلال فاروق تارڑ: جناب سپیکر! سارے علاقے ضروری ہیں کیونکہ صرف وہ علاقے ضروری نہیں ہیں جہاں تحریک انصاف کے ووٹ ہیں۔

جناب سپیکر: تارڑ صاحب! جناب سعید اکبر خان والی بات کافی valid نظر آرہی ہے اور اس سوال میں خاص طور پر۔ اگلا سوال محترمہ عظیمی کاردار کا ہے۔ جی، محترمہ سوال نمبر بولیں! محترمہ عظیمی کاردار: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 1008 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں سینی ٹیشن سے متعلق پالیسی سے متعلقہ تفصیلات

* 1008: محترمہ عظیمی کاردار: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا صوبہ کے لئے کوئی سینی ٹیشن پالیسی ہے تو اس کے خدوخال کیا ہیں؟

(ب) کیا اس کی کیبینٹ سے approvel ہو گئی ہے؟

(ج) اگر اس کی approvel نہیں ہوئی تو اس کی وجہات کیا ہیں آئندہ اس پالیسی کے متعلق حکومت کا کیا لامحہ عمل ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) پنجاب سینی ٹیشن پالیسی ڈرافٹ شکل میں ہے۔

پنجاب سینی ٹیشن پالیسی کا ووڑن ہے کہ پنجاب کے تمام افراد کے لئے موزوں، مساوی،

اور محفوظ سینی ٹیشن کی سہولیات مہیا کی جائیں جس سے معیار زندگی بلند ہو۔ سینی ٹیشن

کے دائرے میں بنیادی سہولیات تک رسائی، سیور ٹچ کا نظام، کوڑا کرکٹ کو ٹھکانے

لگانے کا نظام اور صحت و صفائی کی بہترین عادات کو اپنانا شامل ہے۔

(ب) ابھی نہیں۔

(ج) پنجاب سینی ٹیشن پالیسی کا پہلا ڈرافٹ 2010 میں تیار ہوا تھا جس پر تمام متعلقہ اداروں

نے اپنے تاثرات دیئے۔ اس کے بعد مکملہ ہاؤسنگ کی طرف سے کیبینٹ کی منظوری

کے لئے بھیجا گیا لیکن کیبینٹ میٹنگ کے ایجمنٹ ایں نہ آسکی۔ سال 2017-18 میں اس

کے ڈرافٹ پر نظر ثانی کی گئی تاکہ اسے Sustainable Development

Goals (SDGs) کے مطابق بنایا جاسکے۔ 2018 میں مکملہ ہاؤسنگ نے اس کو مکملہ

پلانگ اینڈ ڈیلپہنٹ کی ہدایات کے مطابق PDWP میٹنگ سے منظوری کے لئے

بھیجا۔ امید ہے PDWP میٹنگ کا انعقاد عنقریب ہو گا اور جلد ہی کیبینٹ کو منظوری کے

لئے بھیجا جائے گا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عظمی کاردار:جناب سپیکر! جواب کے جز (ج) میں لکھا ہوا ہے کہ سینی ٹیشن پالیسی کا ڈرافٹ 2010 میں تیار ہوا تھا پھر اس کے بعد 9 سال یہ ڈرافٹ لاوارٹ "ping pong ball" کی طرح ایک سے دوسرے ڈیپارٹمنٹ میں بھیجا گیا اور آج تک کابینہ تک نہیں پہنچ سکا تو میرا ضمنی سوال ہے کہ پنجاب کا صوبہ جہاں 17 فیصد لوگوں کے پاس toilets کی سہولت toilets کی سہولت سوال ہے کہ پنجاب کا صوبہ جہاں 17 فیصد لوگوں کے پاس

جناب سپیکر! راجح پور اور مظفر گڑھ میں 40 فیصد لوگوں کے پاس toilets کی سہولت نہیں ہے تو وزیر موصوف بتائیں گے کہ یہ جو "کلین اینڈ گرین پاکستان" اور جو sustainable development goals of Pakistan approve ہیں، تو یہ سینی ٹیشن پالیسی کیوں نہیں ہو رہی اور کیوں کابینہ کے پاس جا رہی؟ اس کی کوئی date دیں گے کہ وہ پالیسی آئے کیونکہ اس کے بعد یہ implement ہو گی تو میں اس کے متعلق جاننا چاہوں گی۔

جناب سپیکر: جی، منظر صاحب!

وزیر ہاؤسگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! جیسا کہ محترمہ نے کہا کہ 2010 میں سینی ٹیشن پالیسی کا پہلا ڈرافٹ تیار ہوا تھا اور پھر سالہ سال گزرنے کے باوجود اس کے اوپر کوئی پیشرفت نہیں ہو سکی۔ 18-2017 میں اس ڈرافٹ کے اوپر انہوں نے review کیا لیکن اس کے باوجود وہ آگے نہیں گیا اور اب ہماری حکومت نے اس ڈرافٹ کوئے سرے سے revisit کیا ہے۔

جناب سپیکر! اب اس کو تیار کر کے کابینہ کی آئندہ میٹنگ میں لے کر جا رہے ہیں اور انشاء اللہ آئندہ یا اس سے اگلی میٹنگ کے اندر سینی ٹیشن پالیسی باقاعدہ کابینہ سے منظور ہو جائے گی تو اس کے اوپر عملدرآمد شروع ہو جائے گا۔

محترمہ عظمی کاردار: جناب سپیکر! بہت شکریہ

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں وزیر موصوف سے یہ سوال کرنا چاہتی ہوں کیونکہ ابھی یہ فرمار ہے تھے کہ priority base پر جن علاقوں میں مسائل زیادہ ہیں ان کے لئے

فندز allocate کے جائیں گے تو ضلع راجن پور میں صرف 20 کے قریب ہیلٹھ کارڈز تقسیم کر کے آپ واپس آگئے ہیں جبکہ وہ پسماندہ ترین ضلع ہے اور وہاں پر کوئی اس طرح کی سکیم بھی نہیں دی گئی تو میں انتہائی ادب کے ساتھ گزارش کروں گی کہ راجن پور میں کوئی اس طرح کی سکیم یا فندز allocate کے جائیں گے؟

جناب سپیکر: جی، منظر صاحب!

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلٹھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! چونکہ یہ سوال تو نہیں ہے لیکن میں پھر بھی اس کا جواب دیئے جا رہا ہوں کہ راجن پور اور اس سے ملحقہ تمام اضلاع کے اندر سینی ٹیشن اور واٹر سپلائی کی تمام ضروری سکیموں کو ہم نے take up کیا ہوا ہے جن کے فندز بھی جاری ہو رہے ہیں اور میرا خیال ہے کہ آئندہ دو تین ہفتوں میں ختم ہو اتواس کے اوپر کام شروع ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: اگلے دو سوالات مختصرہ ہتھا پر وزیر بٹ کے ہیں جن کی طرف سے pending کی ہے تو ان کے سوالات نمبر 1035 اور 1036 کو pending کیا جاتا ہے سوالات ختم ہوئے اور اب وقفہ سوالات بھی ختم ہوتا ہے۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

آشیانہ ہاؤسنگ سکیم میں گھروں کی تعمیر اور بجٹ سے متعلقہ تفصیلات

*417: جناب نصیر احمد: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلٹھ انجینئرنگ ازراہ نواز ش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) آشیانہ ہاؤسنگ سکیم کب شروع کی گئی؟

(ب) اس سکیم کے تحت اب تک کتنے گھر تعمیر ہو چکے ہیں اور کتنے گھر زیر تعمیر ہیں؟

(ج) حکومت مالی سال 19-2018 کے بجٹ میں مذکورہ سکیم کے لئے کتنی رقم مختص کر رہی ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) آشیانہ ہاؤسنگ سکیم قائد لاہور 2011 میں، آشیانہ ہاؤسنگ سکیم فیصل آباد اور ساہیوال 2012 میں، آشیانہ ہاؤسنگ سکیم اقبال لاہور 2013 میں شروع کی گئی۔

(ب) اس سکیم کے تحت گھروں کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

- آشیانہ قائد لاہور 1754 گھر۔
- آشیانہ فیصل آباد 106 گھر۔
- آشیانہ ساہیوال 125 گھر۔
- آشیانہ اقبال لاہور میں تاحال کوئی گھر تعمیر نہیں ہوا۔

(ج) حکومت نے مالی سال 19-2018 کے بجٹ میں مذکورہ سکیم کے لئے کوئی رقم مختص نہیں کی۔

نیوالا ہور سٹی ہاؤسنگ سکیم ایل ڈی اے سے متعلقہ تفصیلات

*748: جناب کاشف محمود: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نواز ش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ نیوالا ہور سٹی ہاؤسنگ سکیم ایل ڈی اے سے منظور شدہ ہے اگر ہاں تو اس کا کل رقبہ کتنا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ہاؤسنگ سکیم کے مالکان نے پلاٹوں کے عوض ایڈوانس اور ماہانہ اقساط لینے کے باوجود ایک بھی قرعہ اندازی نہیں کی اگر قرعہ اندازی کی گئی ہے تو کیا تمام کامیاب ممبران کو پلاٹوں کا قبضہ دیا گیا ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ فرمایا جائے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ہاؤسنگ سکیم کے مالکان اور انتظامیہ محلہ کے افراد کے ساتھ مل کر ممبر ان کو پلاٹ نہیں دے رہے؟

(د) اگر درج بالا سوالات کے جوابات اثبات میں ہیں تو کیا محلہ مذکورہ ہاؤسنگ سکیم کے مالکان سے ممبر ان نیوالا ہور سٹی ہاؤسنگ سکیم کو پلاٹ دلوانے کا ارادہ رکھتا ہے اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) نیوالا ہور سٹی ہاؤسنگ سکیم ایل ڈی اے سے منظور شدہ ہے اور اس کا کل رقبہ 346.90 کنال ہے۔

(ب) پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیم کے قوانین کے مطابق ہاؤسنگ سکیموں کے پلاٹوں کی خرید / فروخت میں ایل ڈی اے شامل نہ ہوتا ہے اور اس کا معاملہ پرائیویٹ سکیم کے مالک اور پلاٹ خریدنے والے کے درمیان ہوتا ہے۔ فریقین معاملہ کی خلاف ورزی کی صورت میں سول کورٹ اور پولیس میں معاملہ کو لے جاسکتے ہیں۔ پلاٹ کے خریدار سکیم مالکان کے ساتھ کئے گئے معاملے ایل ڈی اے میں نہ لے کر آتے ہیں۔ اقساط پر پلاٹ کالین دین بھی ممکن فریقین ہوتا ہے۔

(ج) ایل ڈی اے کو اس کا علم نہ ہے۔ البتہ شکایت موصول ہونے پر ہاؤسنگ سکیم کے خلاف ضابطہ کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

(د) سوال نمبر (ب) اور (ج) ایل ڈی اے کے علم میں نہ ہے۔ البتہ مالکان نیوالا ہور سٹی کے خلاف کسی شخص کی طرف سے فراڈ کرنے کی شکایت تحریری طور پر موصول ہوئی تو ایل ڈی اے ایکٹ 1975 کے تحت متعلقہ مالکان سکیم اس معاملے کو settle کرنے کا ذمہ دار ہے اور سپانسرز کی طرف سے کی گئی commitment پورانہ کرنے پر LDA بعد ازاں کو اس کی دادرسی کے لئے قانونی کارروائی کرے گا۔

اوکاڑہ: پی پی۔ 185 میں گندے پانی کے جو ہڑ کو ختم کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*804: چودھری افتخار حسین چھپھر: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

- (الف) حلقہ پی پی-185 اوكاڑہ کے کتنے دیہات میں گندے پانی کے جو ہڑ موجود ہیں ان دیہات کی تفصیل بیان کی جائے؟
- (ب) کیا یہ درست ہے کہ ان گندے پانی کے جو ہڑوں کی وجہ سے پی پی-185 اوكاڑہ کے دیہات کے لوگ بے شمار بیاریوں کا شکار ہو رہے ہیں؟
- (ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ گندے پانی کے جو ہڑ ماخولیاتی آلو دگی اور بے شمار بیاریوں کا سبب بن رہے ہیں؟
- (د) کیا حکومت ان جو ہڑوں کو ختم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو وجہ بیان فرمائی جائے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) حلقہ پی پی-185 تحصیل دیپالپور ضلع اوكاڑہ مندرجہ ذیل دیہات میں گندے پانی کے جو ہڑ موجود ہیں۔ قادر آباد، آبادی رسول پور، سلطان غریر، درگن، بھلا گلاب سنگھ، حاجی چاند، پاند صاحب، شاند، کلاں بیڑا مل، موضع طارق پور، بصر پور، شہینوں والا، محلہ ظفر پورہ، بہلوں پور، کلیر کلاں، جھگیاں حاموں، چک 2 ڈی، ڈولہ مستقیم، مہروک کلاں، اثاری، سوکھالا دھوکا، حامدہ لادھوکا، کلاں حمید، کوٹ شیر خان، فیض آباد، گھلہن، بیک، جیٹھ پور قلعہ سدان سنگھ، شادی والا، رام پرشاد، کجھور والا، جلال والا، جھگ ع عبد اللہ، گدڑ مکانہ۔

(ب) گندے پانی کے جو ہڑ مختلف بیاریوں کو جنم دینے کا باعث بنتے ہیں جس کی وجہ سے لوگ مختلف بیاریوں کا شکار ہوتے ہیں۔

(ج) جی ہاں! یہ درست ہے۔

(د) دیہاتوں میں گندے جو ہڑوں کے خاتے اور بندوبست کا کام LG & CD ڈیپارٹمنٹ سے متعلق ہے تاہم اگر کسی گاؤں کی جامع منصوبہ بندی برائے نکاسی آب ہو تو

مکھے پیلک ہیلٹھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ میں سالانہ ترقیاتی پروگرام کے تحت اس کا
انتظام و انصرام کرتا ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات
فیصل آباد: مختلف ناؤنز کی سڑکات کی ٹوٹ پھوٹ
اور ان کی مرمت سے متعلقہ تفصیلات

16: جناب محمد طاہر پرویز: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پیلک ہیلٹھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ارشاد ناؤن، لیافت ناؤن، باو والا محلہ ساہیانوالہ 219، نعمت آباد، سیف آباد نمبر 2 اور پٹھان والا فیصل آباد کی آبادیوں میں سڑکیں پختہ نہ ہیں اور جو سڑکیں پختہ ہیں وہ بھی جگہ جگہ سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ یہ آبادیاں 40 سال سے قائم ہیں اگر ایسا ہے تو پھر ان میں پختہ سڑکیں، سیور ٹچ اور واٹر سپلائی کی سہولیات کیوں نہیں ہیں؟

(ج) حکومت کب تک ان آبادیوں میں پختہ سڑکیں بنانے، سیور ٹچ اور واٹر سپلائی کی سہولیات فراہم کرنے کا راہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجہات کیا ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پیلک ہیلٹھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

تعمیراتی فنڈر جو کہ منتخب نمائندگان کو جاری ہوتے ہیں ان کے باتے گئے علاقہ جات میں تعمیراتی کام مختلف مکملہ جات FDA، لوکل گورنمنٹ، ہائی وے، پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، میونپل کارپوریشن سرانجام دیتے ہیں ان علاقہ جات میں سڑکات کی حالت اچھی نہ ہے اور ان کی دیکھ بھال کی ضرورت ہے جو نہیں فنڈر میں گے یا الٹ ہو گئے تو ان سڑکات کی تعمیر / مرمت کر دی جائے گی۔

(ب) واساً فیصل آباد

یہ درست نہ ہے کہ یہ آبادیاں 40 سال پرانی ہیں۔ زیادہ تر آبادیاں پچھلے کچھ عرصہ میں پرائیویٹ اور غیر قانونی طور پر بغیر کسی منصوبہ بندی کے بنی ہیں۔ ڈیلپر نے ان علاقوں میں کوئی سہولیات مہیا کی ہیں اور شہر کے Out Skirt میں واقع ہیں۔ واسانے ان علاقہ جات کو سیور کی سہولت مہیا کرنے کے لئے دو عدد سیور کے ساتھ ساتھ میں لاٹینیں بھی لگائی ہیں۔ برائج لاٹینیں مکمل کرنے کے لئے 700.00 روپے در کار ہیں۔

(ج) لوکل گورنمنٹ اینڈ سٹی ڈسٹرکٹ ڈیپارٹمنٹ

جہاں تک تعمیرات اور مرمت کا تعلق ہے فنڈر فراہم ہونے پر فی الفور میونپل کارپوریشن کام کروانا چاہتی ہے باقی واٹر سپلائی سیور تج واسا اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ مہیا کرتا ہے۔

واساً فیصل آباد

مستقبل قریب میں ان علاقوں کو ریلیف دینے کے لئے واسا کے کچھ منصوبہ جات زیر منصوبہ بندی ہیں جن کو اگلے ماں سال کے بجٹ میں حکومت پنجاب سے منظوری حاصل کرنے کے لئے پیش کیا جائے گا۔

واسا گوجرانوالہ اور جاپان کے درمیان مشینری فراہم کرنے سے متعلقہ تفصیلات 44: چودھری اشرف علی: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سال 2014 میں واسا گوجرانوالہ اور جاپان کے درمیان ایک معاهده طے پایا تھا جس کی بناء پر جاپان نے واسا گوجرانوالہ کو مختلف اقسام کی مشینری فراہم کی تھی؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو جاپان نے کون کون سی مشینری و اساؤ جر انوالہ کو فراہم کی تھی، تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) جی ہاں! درست ہے۔ گورنمنٹ آف پنجاب اور گورنمنٹ آف جاپان کے درمیان فروری 2014 کو معاہدہ for upgradation of mechanical system sewerage & drainage services in Gujranwala (JICA Grant in Aid)

لے پایا تھا۔

(ب) گورنمنٹ آف جاپان نے واساؤ جر انوالہ کو جو مشینری فراہم کی تھی ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

Jetting Machine	2 Nos
Sucker Machine	4 Nos
Excavator	2 Nos
Clampshell	1 No
Mazda Dumper	10 Nos
Pickup Truck	3 Nos
Auto Prime Dewatering Set	15 Nos
Drainage Pumps	14 Nos
Generator	14 Nos

گورنمنٹ واسا مالاز میں کی تعداد اور خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات چودھری اشرف علی: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) واساؤ جر انوالہ میں اس وقت کتنے سیور میں کام کر رہے ہیں؟

(ب) واساؤ جر انوالہ میں اس وقت سیور میں کی کتنی اسامیاں خالی ہیں اور ان کو کب تک پڑ کر دیا جائے گا؟

(ج) گورنمنٹ میں ہر یونین کو نسل کی سطح پر کتنے سیور میں کام کر رہے ہیں کیا یہ تعداد آبادی اور علاقہ کے تناسب سے ناقابلی نہیں ہے؟

(د) کیا حکومت ہر یو نین کو نسل کی سطح پر سیور مینوں کی تعداد بڑھانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں توکب تک، نہیں تو جو ہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پلک ہیلچہ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

الف) واسا گو جر انوالہ میں اس وقت 410 سیور مین کام کر رہے ہیں۔

(ب) اس وقت واسا گو جر انوالہ میں 37 سیور مینوں کی اسامیاں خالی ہیں جو نہیں حکومت پنجاب بھرتی سے پابندی اٹھائے گی ان اسامیوں کو پُر کر دیا جائے گا۔

(ج) اس وقت واسا گو جر انوالہ کی حدود 73 یو نین کو نسلوں پر مشتمل ہے جن میں سے 260 فیلڈ ڈیوٹی کرتے ہیں اور 123 سیور مین ڈسپوزل سٹیشنوں پر سکرینوں کی صفائی پر مامور ہیں۔ اس طرح سیور تج سسٹم کی ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوئے ہر یو نین کو نسل کے لئے تین سے چار سیور مین دستیاب ہیں۔

مزید برآں جو نہیں بھرتی پر پابندی ختم ہو گی باقی ماندہ خالی 37 خالی اسامیاں پُر کر دی جائیں گی۔ 37 خالی اسامیوں پر بھرتی کے بعد سیور لائنوں کی صفائی میں مزید بہتری آجائے گی۔

(د) فی الحال سیور مینوں کی اسامیاں بڑھانے کی ضرورت نہ ہے۔

گو جر انوالہ: پی پی - 57 میں ڈسپوزل سٹیشن سے متعلقہ تفصیلات

46: چودھری اشرف علی: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پلک ہیلچہ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) حلقہ پی پی - 57 گو جر انوالہ میں کتنے ڈسپوزل سٹیشن ہیں، ان پر کتنی موڑیں لگی ہوئی ہیں، کتنی موڑیں خراب اور کتنی چالو حالت میں ہیں؟

(ب) حلقہ پی پی - 57 کے کس کس ڈسپوزل سٹیشن پر جزیر فراہم کئے گئے ہیں، ان میں سے کتنے جزیر چالو حالت اور کتنے خراب پڑے ہیں؟

(ج) مذکورہ حلقہ میں کتنے بیٹر انجن ہیں۔ کتنے چالو حالت اور کتنے خراب ہیں۔ ان جزیر ز اور پیٹر انجن کو روزانہ کی بنیاد پر کتنا ذیzel فراہم کیا جاتا ہے؟

- (د) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ حلقہ میں ڈسپوزل سٹیشن کی تعداد آبادی کے تناسب سے کم ہونے کے ساتھ موڑز، جزیئر ز اور پیٹر انجن کی تعداد بھی ناقابلی ہے؟
- (ه) کیا حکومت مذکورہ بالا حلقہ میں ڈسپوزل سٹیشن کی تعداد بڑھانے اور مزید موڑز، جزیئر ز اور پیٹر انجن فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

- (الف) حلقہ پی پی-57 میں پانچ درج ذیل ڈسپوزل سٹیشن ہیں جن میں 9 موڑیں لگی ہوئی ہیں جو کہ چالو حالت میں ہیں۔

1. زاہد کالونی ڈسپوزل سٹیشن
2. جناح چوک ڈسپوزل سٹیشن
3. مثل پورہ ڈسپوزل سٹیشن
4. ڈی ہاؤس لفت سٹیشن
5. لیاقت چوک جناح روڈ لفت سٹیشن

- (ب) حلقہ پی پی-57 میں زاہد کالونی، جناح چوک، اور مغلپورہ ڈسپوزل سٹیشن پر جزیئر موجود ہیں جو کہ چالو حالت میں ہیں۔

- (ج) مذکورہ حلقہ میں پانچ پیٹر انجن ہیں جو کہ چالو حالت میں ہیں۔ جزیئر اور پیٹر انجن کو روزانہ کی بنیاد پر ڈیزل فراہم نہیں کیا جاتا بلکہ بوقت ضرورت ڈیزل فراہم کیا جاتا ہے۔

- (د) درست نہ ہے۔

- (ه) فی الحال ڈسپوزل سٹیشن، موڑز، جزیئر ز اور انجنز کی تعداد میں اضافہ کی ضرورت نہ ہے۔

راجن پور شہر کو واٹر سپلائی کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

136: محترمہ عظیمی زاہد بخاری: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش

بیان فرمائیں گے کہ:

- (الف) راجن پور شہر کے کتنے فیصد لوگوں کو واٹر سپلائی کی سہولت فراہم کی جا رہی ہے؟
- (ب) مذکورہ شہر میں پچھلے دو سالوں کے دوران کتنے فیصد لوگوں کو صاف پانی فراہم کرنے کے اقدامات اٹھائے گئے اور ان پر سالوار کتنے اخراجات آئے؟
- (ج) حکومت اس شہر میں واٹر سپلائی کی بہتری کے لئے کوئی منصوبہ بندی کر رہی ہے تو اس کی تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) راجن پور شہر کی کل آبادی 92748 نفوس پر مشتمل ہے۔ اس شہر کے پچاس علاقوں کا زیریز میں پانی پیپنے کے قابل نہ ہے (کڑا ہے) جس کی آبادی 46374 نفوس ہے۔ اس آبادی میں سے 15 فیصد آبادی کو واٹر سپلائی کی سہولت فراہم کی جا رہی ہے اور باقی 35 فیصد آبادی واٹر سپلائی کی سہولت سے محروم ہے۔ اس آبادی کو پانی مہیا کرنے کے لئے فنڈز کی دستیابی پر واٹر سپلائی کی سہولت مہیا کی جائے گی۔

- (ب) مذکورہ شہر میں پچھلے دو سال کے دوران ہمارے محکمے نے کوئی پیسا خرچ نہ کیا ہے۔
- (ج) ابھی تک شہر میں واٹر سپلائی کے لئے کوئی منصوبہ زیر غور نہیں ہے۔

رحیم یار خان شہر کو واٹر سپلائی فراہم کرنے سے متعلقہ تفصیلات

137: محترمہ عظیمی زاہد بخاری: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش

بیان فرمائیں گے کہ:

- (الف) رحیم یار خان شہر کے کتنے فیصد افراد کو واٹر سپلائی کی سہولت فراہم کی جا رہی ہے؟

(ب) مذکورہ شہر میں پچھلے دو سالوں کے دوران کتنے فیصد افراد کو صاف پانی فراہم کرنے کے لئے اقدامات اٹھائے گئے اور ان پر سال وار کتنے اخراجات آئے؟

(ج) حکومت اس شہر میں واٹر سپلائی کی بہتری کے لئے کوئی منصوبہ بندی کر رہی ہے تو اس کی تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) رحیم یار خان شہر کے 23 فیصد افراد کو واٹر سپلائی کی سہولت فراہم کی جا رہی ہے۔

(ب) مذکورہ شہر کو 18-2017 میں دو عدد نئے ٹیوب دیل نصب کرنے کی منظوری ADP No. 4937 کے تحت ہوئی جس سے تقریباً 1.50 فیصد آبادی مستفید ہو سکے گی۔ جس کی تنصیب کا کام جاری ہے۔ اس پر مالی سال 18-2017 میں مبلغ ایک کروڑ روپے خرچ ہو چکا ہے۔ اور مالی سال 19-2018 میں مبلغ دو کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں جس میں سے صرف مبلغ 33 لاکھ روپے فنڈز (صرف دو ماہ کے لئے) رلیز ہوئے جو کہ خرچ ہو چکے ہیں اور مندرجہ بالا سکیم کو مکمل کرنے کے لئے مزید/- 16700000 روپے کی ضرورت ہے جو کہ موجودہ مالی سال میں حکومتِ پنجاب مہیا کرے گی۔

(ج) حکومتِ پنجاب شہر میں لوگوں کو صاف پانی مہیا کرنے کے لئے ایشیائی ترقیاتی بnk کے تعاون سے واٹر سپلائی تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اس سلسلہ میں ایشیائی ترقیاتی بnk کی ٹیم، میونپل کمیٹی کے ساتھ مل کر ایک feasibility report تیار کر رہی ہے جس سے پورے شہر کو صاف پانی مہیا کیا جاسکے گا۔

سرگودھا شہر کو واٹر سپلائی کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

143: محترمہ عظیمی زاہد بخاری: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سرگودھا کی 45 فیصد آبادی کو فراہم کردہ پینے کا پانی مضر صحت ہے؟

(ب) کیا حکومت اس شہر میں پینے کے صاف پانی کی فراہمی کے لئے کوئی منصوبہ بندی کر رہی ہے تو تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) سر گودھا شہر کا زمینی پانی کھارا ہے جو کہ پینے کے قابل نہ ہے۔ مختلف وقوں میں واٹر سپلائی سکیمیں (کینال سورس و ٹیوب ویل سورس) بنائی گئی تھیں اور گورنمنٹ کی پالیسی کے مطابق میونپل کارپوریشن سر گودھا کے حوالے کی گئی ہیں۔ میونپل کارپوریشن سر گودھا چلا رہی ہے اور پینے کا پانی مہیا کر رہی ہے تاہم ملکہ بذا حکومت پنجاب کی ہدایت کی روشنی میں پانی کے نمونے برائے تجزیہ لیبارٹری لے رہے ہیں اور تجزیہ کیا جا رہا ہے۔

(ب) سر گودھا شہر کو واٹر سپلائی کے لئے تین زون میں تقسیم کیا گیا ہے زون ون کی سکیم 2013 میں منظور ہوئی جس کا تخمینہ لاگت 268.210 ملین تھا جس پر 76 فیصد کام مکمل ہو گیا ہے۔ اس سکیم کے مکمل ہونے سے شہر کے تیرے حصے کو پینے کا صاف پانی مہیا ہو جائے گا۔ باقی زون 2 اور 3 کا تخمینہ لاگت تیار کر لیا گیا ہے۔ گورنمنٹ کی پالیسی کے مطابق سکیمیں مکمل کی جائیں گی۔ جس سے سر گودھا شہر کے لئے پینے کے صاف پانی کا مسئلہ حل ہو جائے گا۔

ٹوبہ ٹیک سکھ پی پی-120 کے چکوک اور واٹر فلٹریشن پلانٹس سے متعلقہ تفصیلات 154: جناب محمد ایوب خان: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حلقة پی پی-120 ٹوبہ ٹیک سکھ کے تمام چکوک اور قصبه جات کا زیر زمین پانی کڑوا اور کھارا ہے جو پینے کے قابل بھی نہ ہے؟

(ب) حلقة پی پی-120 میں کتنے واٹر فلٹریشن پلانٹس کس کس جگہ پر نصب کئے گئے؟

(ج) کیا حکومت مذکورہ حلقہ کے تمام دیہات میں واٹر فلٹریشن پلانٹس لگانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) حلقہ پی پی-120 میں زیر زمین پانی کے نمونوں کے مطابق پانی میں WHO, TDS, کی Limit سے زیادہ ہیں، جو کہ مضر صحت ہیں اور پانی پینے کے قابل نہ ہے۔ روپورٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) حلقہ پی پی-120 میں مکمل پبلک ہیلتھ انجینئرنگ نے کوئی فلٹریشن پلانٹ نہیں رکایا تاہم اس حلقہ کے 63 دیہات میں واٹر سپلائی سکیمیں بنائی گئی ہیں جن میں سے 61 سکیمیں چل رہی ہیں انہیں گورنمنٹ کی پالیسی کے مطابق CBOs چلا رہی ہیں جبکہ دو سکیمیں بند پڑی ہیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

-ہے-

(ج) ابھی تک اس سلسلے میں کوئی سکیم منظور شدہ نہ ہے۔

ہاؤسنگ سوسائٹی کی منظوری کا طریق کار اور جسٹرڈ کرنے سے متعلقہ تفصیلات

223: رانا منور حسین: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ہاؤسنگ سوسائٹی کی منظوری کا طریق کار کیا ہے اور ہاؤسنگ کالونیاں کیسے بنائی جاتی ہیں؟

(ب) شہری اور دیہاتی علاقے میں ہاؤسنگ سوسائٹی کیسے رجسٹرڈ ہو سکتی ہے؟

(ج) ہاؤسنگ سوسائٹیز کے Laws پر عمل ہو رہا ہے اگر ایسا ہے تو ان کی رجسٹریاں کیوں روکی گئی ہیں؟

(د) مالکان ہاؤسنگ کالونیز کام نا مکمل چھوڑ جاتے ہیں اس کا ذمہ دار کون ہوتا ہے اور مکملہ اس پر کیا کارروائی کر سکتا ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) گوجرانوالہ ڈولپمنٹ اتحاری

گورنمنٹ آف پنجاب کے مرتب کردہ پنجاب پر ایئیویٹ ہاؤسنگ سکیم لینڈ سب ڈویژن رو لز 2010 کی روشنی میں ہاؤسنگ کالونیوں کی منظوری دی جاتی ہے۔ جس کا طریقہ کار رو لز میں واضح کیا گیا ہے۔ سکیم کی منظوری کے وقت رو لز کے مطابق پلانگ سٹینڈرڈ کو ملحوظ خاطر رکھا جاتا ہے۔

لاہور ڈولپہنٹ اتھارٹی، لاہور

ایل ڈی اے کے قاعدہ / قانون، ایل ڈی اے پر ایئیویٹ ہاؤسنگ سکیم رو لز 2014 کے مطابق ایک پر ایئیویٹ ہاؤسنگ کالونی کے لئے 100 کنال یا اس سے زیادہ کنال کا رقمہ برائے ہاؤسنگ سکیم درکار ہوتا ہے۔ 40 کنال سے کم رقمہ کی سب ڈویژن کے لئے پلانگ پر میشن درکار نہیں ہوتی اور سکیم پلان جمع کروایا جاتا ہے جبکہ اس سے زیادہ کے لئے پلانگ پر میشن درکار ہوتی ہے۔

پلانگ پر میشن:

پلانگ پر میشن کے لئے درکار ضروری کاغذات میں شناختی کارڈ بیس میل ایڈریس، ضروری کاغذات ملکیت، جمع شدہ یوٹیٹی بل کی کاپی، سوکل تحقیقاتی رپورٹ وغیرہ شامل ہیں۔ جمع شدہ کاغذات کو چیک کر کے مختلف محکموں سے این او سی لئے جاتے ہیں۔ جس میں محکمہ مال، واسا اور محکمہ انہار شامل ہیں۔ اس کے بعد کیس مکمل کر کے برائے منظوری محاذ اتھارٹی کو بھیج دیا جاتا ہے اور بعد از منظوری چھ ماہ کے لئے پلانگ پر میشن دے دی جاتی ہے۔ چھ ماہ کے اندر اندر سکیم کے سپانسر نے سکیم منظوری کے لئے جمع کروانی ہوتی ہے۔

منظوری سکیم:

سکیم جمع کروانے کے لئے درکار کاغذات میں لے آؤٹ پلان، سروے پلان، سروس ڈیزائن اور دیگر کاغذات شامل ہیں۔ لے آؤٹ پلان کو پر ایئیویٹ ہاؤسنگ سکیم رو لز میں دیئے گئے پلانگ سٹینڈرڈ کے مطابق چیک کیا جاتا ہے۔ سپانسر سے سروس ڈیزائن بھی لئے جاتے ہیں۔ تمام کاغذات، لے آؤٹ پلان اور دیگر فارمیلیز پوری کر کے اخبار میں اشتہار دیا جاتا ہے اور مارکیٹ اور ٹرانسفر ڈیڑھی لی جاتی ہے اور سکیم کی منظوری کے لئے مجوزہ فیس لے کر کیس مجاز اتھارٹی کو بھیج دیا جاتا ہے۔ سکیم منظوری کے بعد اخبار میں سکیم کے بارے میں اشتہار بھی دیا جاتا ہے۔ مزید منظور شدہ سکیم کو

ایل ڈی اے کی ویب سائٹ پر بھی رکھا جاتا ہے اور عوام الناس کی راہنمائی کے لئے ایل ڈی اے کے دن و نہ کا ذمہ پر شعبہ پانگ کا نمائندہ بھی موجود ہوتا ہے۔

فیصل آباد ترقیاتی ادارہ، فیصل آباد

گورنمنٹ آف پنجاب کے مرتب کردہ پنجاب پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیم اینڈ لینڈ سب ڈویژن رولن 2010 کی روشنی میں ہاؤسنگ کالونیوں کی منظوری دی جاتی ہے جس کا طریق کار رولن میں واضح کیا گیا ہے۔ سکیم کی منظوری کے وقت رولن کے مطابق پانگ سٹینڈرڈ کو ملحوظ خاطر رکھا جاتا ہے۔

فورٹ منز ڈولپمنٹ اتحاری، ڈیرہ غازی خان

فورٹ منز ڈولپمنٹ اتحاری ذاتی نگهداری کے منصوبوں کے جسٹریشن کے لئے پنجاب نجی ہاؤسنگ سکیمز اور لینڈ سب ڈویژن قواعد، 2010 اختیار کر رہے ہیں۔ ہاؤسنگ سکیموں کی منظوری کے لئے دو مرحلے ہیں۔

1۔ ابتدائی منصوبہ بندی کی اجازت 2۔ ہاؤسنگ سکیموں کی منظوری

ہاؤسنگ سکیموں کی منظوری کی ضروریات کے بارے میں تفصیل باب 2 اور پنجاب نجی ہاؤسنگ سکیمز اور لینڈ سب ڈویژن کے قواعد، 2010 میں بیان کئے گئے ہیں۔

ملتان ڈولپمنٹ اتحاری، ملتان

پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیموں اور لینڈ سب ڈویژن کی منظوری کا تفصیلی طریق کار پنجاب پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیمز اینڈ لینڈ سب ڈویژن 2010 میں موجود ہے اور انہی رولن کے تحت ہاؤسنگ سکیموں اور لینڈ سب ڈویژن بنائی جاتی ہیں۔ ہاؤسنگ سکیم کی منظوری درج ذیل تین مرحلوں میں ہوتی ہے:

1. اجازت نامہ برائے ابتدائی منصوبہ بندی (Preliminary Planning Permission)
2. فنی منظوری (Technical Approval)
3. باضافی منظوری (Sanction)

لینڈ سب ڈویژن کی منظوری دو مرحلے میں ہوتی ہے:

1. فنی منظوری (Technical Clearance)

2. باضافی منظوری (Formal Approval Letter)

ہاؤسنگ سکیم اور لینڈ سب ڈویژن کی باضافی منظوری کے بعد متعلقہ محکمہ جات سے ترقیاتی کاموں مثلاً سڑکات، واٹر سپلائی، سیورانج، بجلی و سٹریٹ لائسٹ اور سوئی گیس کے سروسر ڈیزائن کی منظوری حاصل کرنا ضروری ہے۔ نیز ہاؤسنگ سکیم اور لینڈ سب ڈویژن کی باضافی

منظوری سے پہلے پلاٹوں کی خرید و فروخت اور موقع پر ترقیاتی کام کروانے کی قطعاً اجازت نہ

ہے۔

راولپنڈی ڈویلپمنٹ اتحاری، راولپنڈی

ہاؤسنگ سوسائٹی کی منظوری پنجاب پر ائمیٹ ہاؤسنگ سکیم اور لینڈ سب ڈویژن 2010 کے تحت دی جاتی ہے۔ تفصیلات کے لئے متعلقہ باب کی کالپی ایوان کی میز پر رکھ دی ہے۔ مزید مالکان زمین کی خریداری کر کے پنجاب پر ائمیٹ ہاؤسنگ سکیم اور لینڈ سب ڈویژن 2010 کے تحت منظوری لے کر ہاؤسنگ کالونیاں بناتے ہیں۔

(ب) گوجرانوالہ ڈویلپمنٹ اتحاری

کسی بھی ضلع کے نویں یونین پری ارben ایریا کے رہائشی بلاکس میں برابری پنجاب پر ائمیٹ ہاؤسنگ سکیم اور لینڈ سب ڈویژن رولن 2010 کے تحت ہاؤسنگ سوسائٹی منظور کروائی جا سکتی ہے۔

لاہور ڈویلپمنٹ اتحاری، لاہور

ایل ڈی اے کے دائرہ کار (لاہور ڈویژن) میں ایل ڈی اے کے پر ائمیٹ ہاؤسنگ سکیم کے قوانین کے مطابق ہاؤسنگ سکیم کی منظوری کا وہی طریقہ کار ہے جو کہ سوال (الف) میں بیان کیا گیا ہے۔

فیصل آباد ترقیاتی ادارہ، فیصل آباد

فیصل آباد کی مربوط ترقی کے لئے فیصل آباد پری ارben سٹرکچر پلان 2015-2035 مرتباً کیا گیا ہے۔ جو 2015-04-25 سے رانج ہے اس میں شہر کو مختلف زوئیز میں تقسیم کیا گیا ہے۔ اس میں واضح کئے گئے زوئے کے مطابق ہی ہاؤسنگ کالونی کی منظوری دی جاتی ہے۔

فورٹ منز ڈویلپمنٹ اتحاری، ڈیرہ غازی خان

اتھاری کے دائرہ کار کے اندر دیہی اور شہری دونوں علاقوں میں ہاؤسنگ کے منصوبوں کی منظوری کا طریقہ کار ایک ہی ہے۔ ڈیپر، ابتدائی منصوبہ بندی کی اجازت کے لئے ترقیاتی اتحاری کے رہائشی ونگ میں، پنجاب نجی ہاؤسنگ سکیمز اور لینڈ سب ڈویژن کے قواعدے کے سیکشنس 5 میں بیان کردہ دستاویزات کے ساتھ ساتھ درخواست جمع کرتا ہے۔ ابتدائی

منصوبہ بندی کی اجازت کے بعد، ڈوبلپر، ہاؤسگ سکیم کی منظوری کے لئے اسی قانون کے سیشن 2/9 (ضمیری) میں بیان کردہ دستاویزات جمع کرتا ہے۔

ملتان ڈوبلپمنٹ اتحاری، ملتان

شہری اور دیکی علاقے میں ہاؤسگ سکیم اور لینڈ سب ڈویژن کی منظوری کا طریق کار ایک جیسا ہے۔ جو کہ سوال (الف) کے جواب میں بیان کیا گیا ہے۔

راولپنڈی ڈوبلپمنٹ اتحاری، راولپنڈی

شہری اور دیکی علاقے میں ہاؤسگ سکیمز بنانے کے لئے SECP میں بطور ہاؤسگ کمپنی رجسٹر ڈھونتی ہے۔ تاہم محمد ہذا سے رجسٹر ڈھونالازم نہ ہے۔

(ج) گوجرانوالہ ڈوبلپمنٹ اتحاری

گوجرانوالہ ترقیاتی ادارہ گوجرانوالہ پنجاب پر ایئیٹ ہاؤسگ سکیم / لینڈ سب ڈویژن رو لز 2010 پر عملدرآمد کر رہا ہے اور جو سکیم منظور ہو جاتی ہے۔ اس کی رجسٹریاں نہیں رد کی جاتیں۔

لاہور ڈوبلپمنٹ اتحاری، لاہور

جو ہاؤسگ سوسائٹیز ایل ڈی اے کے قوانین اور بائی لاز کے مطابق ہنی ہیں ان کی رجسٹریاں نہیں رد کی جاتی جبکہ جو ہاؤسگ سوسائٹیز ایل ڈی اے سے بلا منظوری / غیر قانونی ہنی ہیں ان کی رجسٹریاں ایل ڈی اے ایکٹ کی دفعہ 14(A) کے تحت روکی جاتی ہیں۔

فیصل آباد ترقیاتی ادارہ، فیصل آباد

ایف ڈی اے پنجاب پر ایئیٹ ہاؤسگ سکیم ایند لینڈ سب ڈویژن رو لز 2010 پر عملدرآمد کر رہا ہے اور جو سکیم منظور ہو جاتی ہے اس کی رجسٹریوں پر کوئی ہین نہ لگایا جاتا ہے۔ البتہ منظوری حاصل کئے بغیر بنائی جانے والی کالونیوں کی رجسٹریاں ہین کی جاتی ہیں۔

فورٹ منرو ڈوبلپمنٹ اتحاری، ڈیرہ غازی خان

فورٹ منرو ڈوبلپمنٹ اتحاری نے پنجاب ہاؤسگ سکیمز کے قواعد و ضوابط کو نافذ کیا ہے۔ کوئی ہاؤسگ سکیم منظور شدہ یا منظوری کے مرحلے میں نہیں ہے۔

ملتان ڈوبلپمنٹ اتحاری، ملتان

ملتان ترقیاتی ادارہ پنجاب پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیمز اینڈ لینڈ سب ڈویژن رو لز 2010 کے تحت تمام پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیموں اور لینڈ سب ڈویژن کے معاملات کی مگرائی کرتا ہے اور ان رو لز پر مکمل عملدرآمد کیا جاتا ہے۔ جو لوگ غیر قانونی طور پر ہاؤسنگ سکیمیں اور لینڈ سب ڈویژنز بنانے کی کوشش کرتے ہیں یا باضابطہ منظوری سے پہلے پلاٹوں کی خرید و فروخت شروع کر دیتے ہیں۔ ان کے خلاف متعلقہ قوانین کے تحت دیگر کارروائیوں کے علاوہ مکملہ مال کے توسط سے جسٹریوں پر پابندی لگوائی جاتی ہے تاکہ ان ہاؤسنگ سکیموں اور لینڈ سب ڈویژنز کے مالکان ایم ڈی اے سے باقاعدہ منظوری حاصل کریں۔

راولپنڈی ڈویلپمنٹ اتحاری، راولپنڈی

ہاؤسنگ سوسائٹی کے Bye Laws جو کہ پنجاب پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیم اور لینڈ سب ڈویژن 2010 میں درج ہیں ان پر مکمل طور پر عمل ہو رہا ہے اور مکملہ کے حدود میں کسی بھی قسم کی رجسٹری کو روکنے کی کوئی بھی پابندی نہ لگائی گئی ہے۔ تاہم غیر قانونی ہاؤسنگ سکیموں کو روکنے کے لئے ریونیو ڈیپارٹمنٹ کو کہا گیا ہے کہ غیر قانونی سکیموں میں رجسٹریاں نہ کریں۔

(د) گوجرانوالہ ڈویلپمنٹ اتحاری

جو مالکان کام نا مکمل چھوڑ جاتے ہیں۔ ان کے ذمہ دار مالکان ہی ہوتے ہیں البتہ مر وجہ رو لز کے مطابق قابل فروخت رقبہ کا 20 فیصد رقبہ رہن رکھا جاتا ہے۔ جو ترقیاتی کام مکمل ہونے پر جاری کئے جاتے ہیں۔ اگر ترقیاتی کام مکمل نہ ہوں تو 20 فیصد رہن شدہ پلاس فروخت کر کے ادارہ ترقیاتی کام مکمل کرواتا ہے۔

لاہور ڈویلپمنٹ اتحاری، لاہور

جب سکیم منظور کی جاتی ہے تو سپانسر کو سکیم کے ترقیاتی کام مکمل کرنے کے لئے ایک مقررہ مدت (تین سے پانچ سال) دی جاتی ہے اور جب وہ مقررہ مدت میں بھی کام مکمل نہیں کرتا تو ایل ڈی اے قوانین کے مطابق مندرجہ ذیل حسب ضابط کارروائی کی جاتی ہے

1. ہاؤسنگ سوسائٹیز کی مالکان کو نوٹسز جاری کرنا کے ان کے خلاف مقررہ مدت

میں ترقیاتی کام مکمل نہ کرنے کی صورت میں کارروائی کیوں نہ عمل میں لائی

جائے۔

2. ہاؤسنگ سوسائٹیز کے مالکان کو جسمانہ کیا جاسکتا ہے۔

3. ان کے مالکان کے خلاف کارروائی کرنے کے لئے متعلقہ تھانے میں شکایات بھی درج کروائی جاتی ہیں۔

4. ان ہاؤسنگ سوسائٹیز کے ایل ڈی اے کے پاس رہن شدہ پلاٹس بذریعہ مارٹینچ ڈب فروخت کر کے ان کے ترقیاتی کام مکمل کرنے کا بھی اختیار ہے۔

فیصل آباد ترقیاتی ادارہ، فیصل آباد

مروجہ روائز کے مطابق منظوری سے قبل قابل فروخت رقبہ کا 20 فیصد قبہ مارٹینچ کروایا جاتا ہے جو ترقیاتی کام مکمل ہونے پر واگزار کیا جاتا ہے۔

فورٹ منز ڈوبیپمنٹ اتحاری، ڈیرہ غازی خان

ترقبیاتی اتحاری 20 فیصد منصوبے، ترقیاتی کاموں اور کارکردگی کے باہم کے خلاف رہنمائے طور پر لے کر چل رہا ہے جس میں مشتمل کارکردگی کے معابرے اور بینڈ کو سیکشن 17 کے ضمیمہ (ف) کے مطابق ترقیاتی کاموں کی مجموعی لگت کے برابر ہے۔ پنجاب نجی ہاؤسنگ سکیمز اور لینڈ سب ڈوبیشن کے قواعد، 2010ء، اگر کوئی ماںک تمام ترقیاتی کام انجام نہیں دیتا اتحاری کو رہن کے پلاٹ کو ضائع کرنے کا حق ہے اور اس کام کے پورا ہونے کے لئے ہر بُنک کی ضمانت دی گئی ہے۔

ملتان ڈوبیپمنٹ اتحاری، ملتان

جو مالکان ہاؤسنگ سکیمیوں اور لینڈ سب ڈوبیشن کا ترقیاتی کام نامکمل چھوڑ جاتے ہیں ان کے خلاف پنجاب ڈوبیپمنٹ آف سٹیزایکٹ 1976 کے تحت ایف آئی آر درج کروائی جاتی ہے یا پیش جو ڈیشل محشریٹ ایم ڈی اے کی عدالت میں چالان بھجوایا جاتا ہے۔ مزید برآں پر ایکویٹ ہاؤسنگ سکیمیوں اینڈ لینڈ سب ڈوبیشن کی منظوری کے وقت 20 فیصد قابل فروخت رقبہ بحق ایم ڈی اے رہن رکھوایا جاتا ہے۔ اگر کوئی ماںک ترقیاتی کام نامکمل چھوڑ جائے تو تو مکملہ، قانون کے مطابق رہن شدہ پلاٹ نیلام کر کے بقایات ترقیاتی کام مکمل کرواسکتا ہے۔

راولپنڈی ڈوبیپمنٹ اتحاری، راولپنڈی

جو مالکان منظور شدہ ہاؤسنگ سکیمز کو نامکمل چھوڑ کر چلے جاتے ہیں ان سکیمز کو ادارہ اپنے دائرہ اختیار میں لے کر mortgaged پلاٹس کو فروخت کرنے کے بعد باقی ماندہ ترقیاتی کام مکمل کرواسکتا ہے جبکہ غیر قانونی سکیمز کے مالکان کے خلاف پنجاب ڈوبیپمنٹ آف سٹیز ایکٹ 1976 کے مطابق قانونی کارروائی کی جاتی ہے۔

لاہور: پی پی - 154 میں پانی کی فراہمی سے متعلق تفصیلات

276: محترمہ راحیلہ نعیم: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی - 154 لاہور کے علاقہ جات محمود پارک، علی پارک اور آصف کالونی میں فراہم کردہ پینے کے پانی میں کمی کردی گئی ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ علاقوں کو آبادی کے لحاظ سے پینے کا پانی فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو وجہ بیان فرمائیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) حکومت پاکستان کی پانی بچاؤ مہم کے تحت محلہ واسانے پانی کے زیان کو بچانے کے لئے ٹیوب ولیز کے اوقات کار کو مقرر کر دیا ہے جس کے مطابق ٹیوب ولیز ان مقرر کردہ اوقات میں چلائے جاتے ہیں۔

(ب) مذکورہ علاقہ علی پارک، محمود پارک اور آصف کالونی کو ٹیوب ولی کے آپریشن کے اوقات میں چیک کروایا گیا ہے اور علاقہ مکینوں کو پینے کا پانی میسر ہے۔ مذکورہ علاقے سے پانی کی کمی کی کوئی شکایت موصول نہیں ہوئی۔

فیصل آباد: واسا کے ملازمین کی تعداد اور ملازمین کو مستقل کرنے سے متعلق تفصیلات

294: جناب محمد طاہر پرویز: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) فیصل آباد واسا کے کل ملازمین کتنے ہیں؟

(ب) واسا فیصل آباد میں کتنے ملازمین ورک چارج، ڈیلی ویجڑ اور کنٹریکٹ پر کام کر رہے ہیں؟

(ج) ان ملازمین کو مستقل نہ کرنے کی وجہات کیا ہیں؟

(د) کیا ان ملازمین کو تنجاویں ریگولر دی جاتی ہیں اگر نہیں تو اس کی وجہات کیا ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) کنٹریکٹ ملازمین + مستقل ملازمین =

635 = ورک چارج ملازمین

2733 = کل ملازمین

(ب) ورک چارج ملازمین / ذیلی و مجزہ ملازمین کی تعداد = 635

304 = کنٹریکٹ ملازمین کی تعداد

(ج)

1. محکمہ ہذا عمارتی نویعت کے کاموں کی تتمکیل کے لئے و فنا فناڈیلی و بھروساف بھرتی کرتا ہے۔ اس سٹاف کو مستقل کرنے کا کوئی قانون ہے اور نہ ہی پالیسی ہے۔

2. کنٹریکٹ ملازمین کو ریگولر کرنے کے لئے جو پالیسی وضع کی گئی ہے اس کے مطابق ان ملازمین کو ریگولرائزیشن کی شرائط پوری ہونے پر ریگولر کر دیا جائے گا۔

(د) واسائیں تمام ملازمین کو تخلیہ اپنے ریگولر دی جائیں ہیں۔

فیصل آباد: پی۔ پی۔ 112 میں واسما

کے منصوبہ جات کا تخمینہ لاغت اور مدت تتمکیل سے متعلقہ تفصیلات

295: جناب محمد طاہر پرویز: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش

بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پی۔ پی۔ 112 فیصل آباد میں سال 2017-18 کے دوران واسانے کتنے منصوبہ جات

اس حلقة میں کمل کئے، ان کے نام، تخمینہ لاغت اور مدت تتمکیل بتائیں؟

(ب) ان منصوبہ جات کا ٹھیکہ کن کن پارٹیوں کو دیا گیا ان کے نام اور پتا جات بتائیں؟

(ج) ان منصوبہ جات کی تھرڈ پارٹی سے تقدیق ہوئی ہے ان تھرڈ پارٹیوں کی تقدیق کی

رپورٹ فراہم کریں؟

(د) کس کس منصوبہ میں ناقص اور غیر معیاری میٹریل کا استعمال ہوا ہے اور اس پر کیا

ایکشن ہوا ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

- (الف) واسفیصل آبادنے پی پی۔ 112 میں سال 2017-18 کے دوران 9 منصوبہ جات مکمل کئے جن کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ب) تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ج) ان منصوبہ جات کی تصدیق Design & Resident Supervision نیشنل ڈویلپمنٹ کنسٹنٹ پر ایسیٹ لمینڈ لاہور سے ہو چکی ہے۔ ٹھیکیدار کا ہر بل کنسٹنٹ کی تصدیق کے بعد ادا کیا گیا۔
- (د) ان منصوبہ جات میں سے کسی ایک کے متعلق بھی ناقص اور غیر معیاری مطیریل کے استعمال کے متعلق کوئی شکایت موصول نہیں ہوئی اور یہ منصوبہ جات بالکل صحیح حالت میں کام کر رہے ہیں۔

لاہور: ہر بنس پورہ کے علاقے

یونس گارڈن / مکہ کالونی میں نکاسی آب سے متعلقہ تفصیلات

305: جناب محمد وارث شاد: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نواز ش بیان فرمائیں گے کہ:

- (الف) ہر بنس پورہ لاہور کے علاقے یونس گارڈن / مکہ کالونی میں کب سیورنگ ڈالا گیا تھا؟
- (ب) کیا اس ٹاؤن کی نکاسی آب کا پاپ کسی میں لائن میں ڈالا گیا تھا؟
- (ج) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ کالونی کے نکاسی آب کا انتظام نہ ہونے کی وجہ سے گندہ پانی گلیوں میں کھڑا رہتا ہے جس کی وجہ سے گزرنے والے لوگوں کو بہت مشکلات کا سامنا ہے؟
- (د) کیا حکومت اس کالونی کا سیورنگ سسٹم درست کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

- (الف) ہر بنس پورہ کا علاقہ یونس گارڈن / مکہ کالوںی (کچی آبادی) ایک پریمیویٹ کالوںی ہے جس کا اپنا سیور ٹچ سسٹم موجود ہے جو کہ واسا کے دائرہ کار سے باہر ہے۔
- (ب) یونس گارڈن / مکہ کالوںی ایک پریمیویٹ کالوںی ہے جس کا اپنا سیور ٹچ سسٹم موجود ہے اور مذکورہ کالوںی کی انتظامیہ کمیٹی ہی اپنے سیور ٹچ سسٹم کی دیکھ بھال کر رہی ہے۔ البتہ لاہور کینال کو آلودگی سے بچانے کے لئے مذکورہ کالوںی کے نہر میں ڈالے جانے والے سیور کو واسا کے ٹرنک سیور سے جوڑ دیا گیا ہے۔
- (ج) مذکورہ کالوںی کے نکاسی آب کی ذمہ دار کالوںی کی انتظامیہ کمیٹی ہے اور یہ واسا لاہور کے دائرہ کار سے باہر ہے۔
- (د) مذکورہ کالوںی کا اپنا نکاسی آب کا نظام ہے جو کہ واسا کے دائرہ کار سے باہر ہے۔

واٹر اینڈ سینی ٹیشن کے ملازمین کو بینو ویلنٹ فنڈ کے دائرہ کار

میں لانے سے متعلقہ تفصیلات

306: محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پلک ہیلٹھ انجینئرنگ ازراہ نواز ش بیان فرمائیں گے کہ:

- (الف) کیا یہ درست ہے کہ بڑے شہروں میں ترقیاتی اداروں کے زیر اہتمام واٹر اینڈ سینی ٹیشن ایجنسیاں قائم ہیں جو واٹر سپلائی اور سیور ٹچ کی ذمہ دار ہیں؟
- (ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ایجنسیوں کے ملازمین ہر لحاظ سے سرکاری ملازمین کی تعریف میں آتے ہیں؟
- (ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ملازمین کو بینو ویلنٹ فنڈ سکیم کے دائرہ کار سے باہر رکھا گیا ہے اگر ہاں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟
- (د) کیا حکومت ان ملازمین کو بینو ویلنٹ فنڈ کے دائرہ کار میں لانے کو تیار ہے اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟
- وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پلک ہیلٹھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) واسا، گوجرانوالہ

یہ درست ہے کہ گوجرانوالہ صوبہ پنجاب کے بڑے شہروں میں سے ایک شہر ہے۔ حکومت پنجاب نے گوجرانوالہ شہر کی حدود میں سیور تج اور واٹر سپلائی کے نظام کی ذمہ داریوں کو سنبھالنے کے لئے پنجاب شہری ترقیاتی ایکٹ 1976 کے تحت 1997 میں واسا گوجرانوالہ کا ادارہ قائم کیا۔

واسا، ملتان

یہ درست ہے کہ ملتان صوبہ پنجاب کے بڑے شہروں میں سے ایک شہر ہے۔ حکومت پنجاب نے ملتان شہر کی حدود میں سیور تج اور واٹر سپلائی کے نظام کی ذمہ داریوں کو سنبھالنے کے لئے پنجاب شہری ترقیاتی ایکٹ 1976 کے تحت ترقیاتی ادارہ وجود میں آیا اور بعد ازاں واٹر اینڈ سینی ٹیشن ایجنٹی کا وجود عمل میں لایا گیا۔

واسا، فیصل آباد

یہ درست ہے۔ واٹر اینڈ سینی ٹیشن ایجنٹی (واسا) فیصل آباد ترقیاتی ادارہ کا ذیلی حصہ ہے۔ شہریوں کو فراہمی آب و نکاس آب اس کی بڑی ذمہ داریوں میں شامل ہیں۔

واسا، لاہور

جی ہاں! یہ درست ہے۔ صوبہ پنجاب کے پانچ بڑے شہروں لاہور، فیصل آباد، گوجرانوالہ، راولپنڈی اور ملتان کے ترقیاتی اداروں کے زیر انتظام واٹر اینڈ سینی ٹیشن ایجنٹی کا قائم ہے۔ جو کہ واٹر سپلائی اور سیور تج کی ذمہ داری نہ جاتی ہے۔

واسا، راولپنڈی

جی ہاں! یہ درست ہے۔ صوبہ پنجاب کے پانچ بڑے شہروں لاہور، فیصل آباد، گوجرانوالہ، راولپنڈی اور ملتان کے ترقیاتی اداروں کے زیر انتظام واٹر اینڈ سینی ٹیشن ایجنٹی کا قائم ہے۔ جو کہ واٹر سپلائی اور سیور تج کی ذمہ داری نہ جاتی ہے۔

(ب) واسا، گوجرانوالہ

واسا بھی ذی اے گوجرانوالہ کی ذیلی ایجنٹی ہے اس کی حیثیت خیلی سرکاری اور خود مختار ادارہ جیسی ہے۔ واسا کے ملازمین پہلک سرونش کھلاتے ہیں اور یہ سرکاری ملازمین کی تعریف

میں نہیں آتے کیونکہ واسا جو ذی اے نے اپنے سروں ریگولیشنز بنائے ہوئے ہیں اور اپنے حاضر سروں / ریٹائرڈ ملازمین کو تخفواہ و پیش اپنے وسائل سے ادا کرتا ہے۔

واسا، ملتان

واسا ملتان MDA کی ذیلی ایجنسی ہے اس کی حیثیت نیم سرکاری اور خود اختار ادارہ جیسی ہے۔ واسا کے ملازمین پہلک سرونوٹ کھلاتے ہیں اور یہ سرکاری ملازمین کی تعریف میں نہیں آتے کیونکہ WASA / MDA نے اپنا سروں ریگولیشن بنایا ہوا ہے اور دونوں ادارے اپنے حاضر سروں / ریٹائرڈ ملازمین کو تخفواہ و پیش اپنے خزانے سے ادا کرتے ہیں۔ اور ملازمین کی تخفواہ اور پیش وغیرہ کی مدیں حکومتی خزانے سے کوئی گرانٹ نہ ملتی ہے۔

واسا، فیصل آباد

واٹر اینڈ سینی ٹیشن ایجنسی (واسا) فیصل آباد ایک نیم خود اختار ادارہ ہے اور ادارہ ہذا میں کام کرنے والے افراد نیم سرکاری ملازمین کے زمرے میں آتے ہیں۔

واسا، لاہور

واسا لاہور (Autonomous Body) خود اختار ادارہ کی ذیل میں آتا ہے۔

واسا، راولپنڈی

واسا لاہور (Autonomous Body) خود اختار ادارہ کی ذیل میں آتا ہے۔

(ج) واسا، گوجرانوالہ

واسا گوجرانوالہ میں ملازمین کے لئے بینوویلنٹ فنڈ کی سکیم رائج ہے اور نہ ہی ملازمین اس میں کوئی فنڈ contribute کرتے ہیں۔ یہ سکیم صرف حکومت پاکستان / پنجاب کے خالصہ سرکاری ملازمین کے لئے ہے جو کہ تخفواہ حکومت کے خزانے سے حاصل کرتے ہیں لہذا یہ درست ہے کہ واسا کے ملازمین بینوویلنٹ فنڈ سکیم کے دارہ کار میں نہ آتے ہیں۔

واسا، ملتان

واسا ملتان میں ملازمین کے لئے بینوویلنٹ فنڈ کی سکیم رائج ہے اور نہ ہی ملازمین اس میں کوئی فنڈ contribute کرتے ہیں۔ یہ سکیم صرف حکومت پاکستان / پنجاب کے خالصہ سرکاری ملازمین کے لئے ہے جو کہ تخفواہ حکومت کے خزانے سے حاصل کرتے ہیں اور وہ اس سکیم

سے مستفید ہو رہے ہیں لہذا یہ درست ہے کہ واسا کے ملازمین بینوویلٹ فنڈ سکیم کے ذریعہ کار میں نہ آتے ہیں۔

واسا، فیصل آباد

جی ہاں ایہ درست ہے کہ واسافیصل آباد کے ملازمین کو بینوویلٹ فنڈ سکیم کی سہولت میسر رہے ہے۔ گورنمنٹ کے جاری کردہ بینوویلٹ فنڈ سکیم کے حکما مہ کو (ADOPT) اختیار کرنے کے لئے کیس محکمہ کی گورنگ باؤنڈی کے آئندہ منعقد ہونے والے اجلاس میں منظوری کے لئے ارسال کیا جا رہا ہے۔

واسا، لاہور

واسا لاہور میں بینوویلٹ فنڈ لاگو کرنے کی کوئی تجویز زیر غور نہیں ہے کیونکہ یہ خالص سرکاری ملازمین کی ذیل میں نہیں آتا ہے۔

واسا، راولپنڈی

واسا لاہور میں بینوویلٹ فنڈ لاگو کرنے کی کوئی تجویز زیر غور نہیں ہے کیونکہ یہ خالص سرکاری ملازمین کی ذیل میں نہیں آتا ہے۔

(د) واسا، گوجرانوالہ

جب سے واسا جی ڈی اے وجود میں آیا۔ بینوویلٹ فنڈ سکیم کو ادارہ ہذا میں رانچ نہ کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ دیگر سکیمیں جی پی فنڈ اور دیگر فنڈ بھی رانچ نہ ہیں۔ اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ یہ خود مختار ادارہ ہے اور اپنی مدد آپ کے تحت تنخواہیں اور دیگر اخراجات برداشت کرتا ہے۔

واسا، ملتان

جب سے MDA ملتان وجود میں آیا اور بعد میں واسا کا قیام عمل میں لایا گیا، بینوویلٹ فنڈ سکیم کو ان دونوں اداروں میں رانچ نہ کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ دیگر سکیمیں GP Fnd اور welfare Fnd بھی رانچ نہ ہیں۔ اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ یہ خود مختار ادارے ہیں اور اپنی مدد آپ کے تحت تنخواہیں اور دیگر اخراجات ادا کرتے ہیں۔ نیز تنخواہ اور پیش ان مدد کے بغیر خود ادا کرتے ہیں۔

واسا، فیصل آباد

محلہ ہذا کی گورنگ بادی کے اجلاس میں منظوری کی صورت میں واسفیصل آباد کے مالز میں
کو بینو یونٹ فنڈ کے دائرہ کار میں لایا جائے گا اور حکومتی حکمنامہ پر من و عن عمل کیا جائے
گا۔

فیصل آباد: پی۔پی۔112 میں پارکس کے مالز میں اور بجٹ سے متعلقہ تفصیلات
331: جناب محمد طاہر پرویز: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش
بیان فرمائیں گے کہ:

- (الف) پی۔پی۔112 فیصل آباد میں کتنے پارکس کس کس جگہ ہیں؟
- (ب) ان پارکس کی دیکھ بھال کے لئے کتنے مالز میں تعینات ہیں؟
- (ج) ان پارکس پر سال 2017-18 میں کتنی رقم خرچ کی گئی اور سال 2018-19 کے
بجٹ میں کتنی رقم مختص ہے؟
- (د) کیا یہ درست ہے کہ ان حلقہ کے تمام پارکس کی حالت ناگفتہ ہے؟
- (ه) کیا حکومت ان پارکس کی مناسب دیکھ بھال کرنے اور ان کے لئے مزید عملہ تعینات
کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

- (الف) پی۔پی۔112 فیصل آباد میں کل پارکس کی تعداد 20 اور یہ ناظم آباد، نیو ناظم آباد،
ناظم آباد سٹی، سر سید ثاؤن، پرتاب گنروائیں ہیں۔
- (ب) پی۔پی۔112 فیصل آباد میں ان پارکوں کی دیکھ بھال کے لئے ستائیں مالی اور دس
چوکیدار ڈیوٹی سر انعام دے رہے ہیں۔
- (ج) پی۔پی۔112 فیصل آباد میں ان پارکوں پر کوئی رقم خرچ نہ کی گئی ہے اور آئندہ سال
2018-19 کے بجٹ میں فنڈنگ ہونے کی وجہ سے کوئی رقم مختص نہ کی گئی ہے۔
- (د) یہ درست نہ ہے، بلکہ ان پارکوں میں پی ایچ اے نے اپنے own source اکاؤنٹ
سے پارکوں کی maintenance کی ہوئی ہے اور پی۔پی۔112 میں پارکس کی حالت
بہتر ہے۔

(ہ) حکومت پنجاب کی طرف سے بھرتی پر پابندی ہونے کی وجہ سے پی اچ اے فیصل آباد میں بھرتی، اور فنڈز نہ ہونے کی وجہ سے یہ عمل رکا ہوا ہے جس کی وجہ سے مزید عمل تعینات نہ کیا ہے۔ جو نہیں حکومت پنجاب کی طرف سے بھرتی پر پابندی ختم اور فنڈز کا اجراء ہو گا تو مزید عملہ تعینات کر دیا جائے گا۔

فیصل آباد میں پی اچ اے کی گاڑیوں اور اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

333: جناب محمد طاہر پرویز: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

- (الف) پی اچ اے فیصل آباد کے پاس کتنی سرکاری گاڑیاں چالو حالت میں اور کتنی ناکارہ ہیں؟
- (ب) کتنی گاڑیاں افسران کے زیر استعمال ہیں اور کتنی گاڑیاں / ٹریکٹر پارکوں کے کاموں کے لئے مختص ہیں؟
- (ج) ان گاڑیوں کے سال 18-2017 کے اخراجات کتنے تھے؟
- (د) ان گاڑیوں کے لئے کتنا تیل خرید کیا گیا؟
- (ہ) کیا حکومت اس ادارہ کو مزید گاڑیاں اور ٹریکٹر فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) پی اچ اے کے پاس (موٹر کار، سوزوکی، پوٹھوہار، شہب زور، سوزوٹرک، ٹریکٹر، واٹر بوذر، ٹریکٹر ٹرالی، لوڈری، بیڈ فورڈ، ہیوندو اسٹر بوذر) 54 چالو حالت میں گاڑیاں اور پانچ ناکارہ گاڑیاں ہیں۔

(ب) پی اچ اے کے افسران کے پاس صرف سات گاڑیاں مختص ہیں اور 47 گاڑیاں پارکوں کے کاموں کے لئے مختص ہیں۔

(ج) ان گاڑیوں کی مرمت کے لئے 18-2017 میں 2.757 ملین روپے فنڈز میں سے خرچ کئے گئے ہیں۔

(د) ان گاڑیوں کے لئے 18-2017 میں 32.997 ملین روپے کا تیل خرید کیا گیا۔

(ہ) پی ائچ اے نے اپنے وسائل سے دونوں ٹریکٹر خریدنے کی کارروائی شروع کی ہے۔ باقی حکومت پنجاب کی طرف سے تی گاڑیوں کی فراہمی کی کوئی اطلاع نہیں ہے۔

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں اسمبلی کی مسجد کے متعلق عرض کرنے چاہتا ہوں کہ نماز پڑھنے کے لئے مسجد نہیں ہے۔۔۔

جناب سپیکر: میری بات سن لیں کیونکہ اس حوالے سے بات ہو گئی ہے۔

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: جناب سپیکر! 1997 سے مسجد کی تعمیر کا کام شروع ہے تو آپ کی قیادت میں۔۔۔

جناب سپیکر: پہلے بھی بات ہو گئی ہے اور میں نے یہ کہا تھا کہ ہماری یہ کوشش ہے کہ اسمبلی بلڈنگ سے پہلے زیر تعمیر مسجد تیار ہو جائے تو اس پر کام ہو رہا ہے۔

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ تحریک التوائے کار نمبر 19/156 مختتمہ زینب عمری کی ہے۔ جی، مختارمہ!

پنجاب فوڈ اتھارٹی کی جانب سے foam packaging پر

پابندی سے ہزاروں لوگ بے روزگار ہونے کا انکشاف

مختارمہ زینب عمری: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوقی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ پنجاب فوڈ اتھارٹی نے حال ہی میں انتہائی عجلت میں ایک فیصلہ کیا جس کے تحت foam packaging کو صوبہ بھر میں ban کر دیا گیا ہے۔

پنجاب فوڈ اتحارٹی کے اس فیصلہ سے صوبہ پنجاب میں درجنوں فیکٹریاں بند ہو گئی ہیں۔ اس طرح ان فیکٹریوں سے منسلک ہزاروں لوگ بے روزگار ہو گئے ہیں۔ ان کے لئے بچوں کی پروگرام اور گھر کا پچولہ جانانا ممکن ہو گیا ہے۔ مزید برآں اس انڈسٹری سے تیار شدہ مال کو فروخت کرنے والے venders آکا کار و بار ٹھپ ہو گیا ہے۔ Foam packaging انڈسٹری کے لوگوں کا کہنا ہے کہ کسی بھی غیر جانبدار لیبارٹری سے ہماری product کا تجزیہ کروایا جائے۔ اگر رپورٹ متفق ہو تو ہم پر پابندی لگادی جائے بصورت دیگر دنیا بھر میں foam packaging کا استعمال ہو رہا ہے۔ بقول انڈسٹری مالکان ان کے پاس International labs کی reports موجود ہیں جن کے مطابق اس product میں کوئی مضر صحیح elements ہیں لہذا استدعاء ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔ شکریہ

جناب سپیکر: وزیر خوارک! موجود نہیں ہیں تو وزیر قانون! آپ اس کو دیکھیں کیونکہ 15۔ جنوری کو بھی جناب محمد ارشد ملک کی ایک تحریک التوائے کار نمبر 19/29 پیش ہوئی تھی تو اس وقت بھی منستر صاحب! موجود نہیں تھے۔ اس پر بھی کچھ نہیں بنایا اس لئے جناب محمد بشارت راجا! آپ خود take up کر لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا):
جناب سپیکر! میں گزارش کرنا چاہوں گا کہ جو تحریک التوائے کار ابھی پیش کی گئی ہے تو جیسا کہ آپ کے علم میں ہے کہ وفاقی حکومت اسلام آباد سے ایک delegation بھی آپ کو National کی طرف سے ہدایات Standardization Policy کے حوالے سے ملا تھا جبکہ وفاقی حکومت کی طرف سے ہدایات ہیں کہ چاروں صوبوں میں فوڈ کنٹرول کرنے کے حوالے سے ایک کیس standard مقرر کیا جائے۔ اس سلسلے میں وزیر اعلیٰ نے بھی حکم دیا تھا اور وہ پالیسی آئی ہے۔ اگر آپ مناسب سمجھیں تو اس پر ایک کمیٹی بنادیں جس پر ہم اپنی recommendations دے دیں گے۔

جناب سپیکر: میرا خیال ہے کہ بہتر یہی ہے کہ آپ کی سربراہی میں پیش کمیٹی بنادیتے ہیں جس میں اپوزیشن کے ممبران بھی شامل کر لیں۔ جناب محمد بشارت راجا! کیا ہفتہ دس دن میں اس کی رپورٹ لے آئیں گے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کیو نئی ڈوپلیمنٹ (جناب محمد بشارت راجا):
جناب سپیکر! جی۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔

سرکاری کارروائی

مسودات قانون

(جزیر غور لائے گئے)

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجندے پر
مسودات قانون پر غور و خوض اور ان کی منظوری ہے۔

مسودہ قانون سکلنڈوپلیمنٹ اتحاری پنجاب 2018

(---جاری)

MR SPEAKER: Now, we resume Clause by Clause consideration of the Punjab Skills Development Authority Bill 2018, consideration of the Bill up to the Clause 4 was completed on 20th February 2019, now we take up Clause 5.

CLAUSE 5

MR SPEAKER: Now, Clause 5 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Minister for Law. He may move it.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS / LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

That in Clause 5 of the Bill:

- (a) in the marginal heading, the words "Chairperson and" be omitted.
- (b) the expression, "the Chairperson or, as the case may be," be omitted.

MR SPEAKER: The motion moved and the question is:

That in Clause 5 of the Bill:

- (a) in the marginal heading, the words "Chairperson and" be omitted.
- (b) the expression, "the Chairperson or, as the case may be," be omitted.

(The motion was carried.)

Now, the question is:

"That Clause 5 of the Bill, as amended, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSES 6 to 23

MR SPEAKER: Now, Clauses 6 to 23 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these Clauses, the question is:

"That Clauses 6 to 23 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 24

MR SPEAKER: Now, Clause 24 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Minister for Law. He may move it.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS / LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT
(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

"That in Clause 24 of the Bill, the word "Chairperson" be omitted."

MR SPEAKER: The motion moved and the question is:

"That in Clause 24 of the Bill, the word "Chairperson" be omitted."

(The motion was carried.)

Now, the question is:

"That Clause 24 of the Bill, as amended, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSES 25 TO 28

MR SPEAKER: Now, Clauses 25 to 28 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these Clauses, the question is:

"That Clauses 25 to 28 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2, CLAUSE 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, Clause 2, Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That Clause 2, Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS / LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT

(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Skills Development Authority Bill 2018, as amended, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved and the question is:

"That the Punjab Skills Development Authority Bill 2018, as amended, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill, as amended, is passed.)

Applause!

**مسودہ قانون (ترمیم) ٹکنیکل اجوجو کیشن
ایندھو کیشنل ٹریننگ اخراجی پنجاب 2018**

MR SPEAKER: Now, we take up the Punjab Technical Education and Vocational Training Authority (Amendment) Bill 2018. First reading starts. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT**

(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Technical Education and Vocational Training Authority (Amendment) Bill 2018, as recommended by the Special Committee No.1, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Technical Education and Vocational Training Authority (Amendment) Bill 2018, as recommended by the Special Committee No.1, be taken into consideration at once."

There is an amendment in this motion. The amendment is from: Mr Tanveer Aslam Malik, Mr Zeeshan Rafique, Chaudhary Adil Buksh Chattha, Mr Bilal Farooq Tarar, Chaudhary Mohammad Iqbal,

Rana Munawar Hussain, Mr Muhammad Waris Shad, Mr Muhammad Tahir Pervaze, Mr Ali Abbas Khan, Mr Sami Ullah Khan, Malik Ahmad Saeed Khan, Malik Muhammad Ahmad Khan, Rana Muhammad Iqbal Khan, Mr Naveed Ali, Malik Nadeem Kamran, Mr Muhammad Arshad Malik, Mr Muhammad Yousaf, Mr Khalid Mehmood, Ch Mazher Iqbal, Mr Muhammad Kazim Peerzada, Ch Muhammad Shafiq Anwar, Mrs Raheela Naeem, Ms Azma Zahid Bokhari, Ms Kanwal Pervaiz Ch, Ms Tahia Noon, Mr Khalil Tahir Sindhu, Syed Hassan Murtaza, Syed Ali Haider Gilani, Syed Usman Mehmood, Mr Rais Nabeel Ahmed, Mr Mumtaz Ali, Mr Ghazanfar Ali Khan, Ms Shazia Abid. Any mover may move it.

MR MUHAMMAD WARIS SHAD: Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Technical Education and Vocational Training Authority (Amendment) Bill 2018, as recommended by the Special Committee No.1, be referred to a Select Committee consisting of the following members with the instructions to report thereon by 31st March 2019.

1. Mr Akhtar Hussain
2. Rana Muhammad Tariq
3. Mr Muhammad Mirza Javed
4. Mr Muhammad Naeem Safdar
5. Malik Ahmad Saeed Khan
6. Malik Muhammad Ahmad Khan
7. Sheikh Alla-ud-Din
8. Rana Mohammad Iqbal Khan
9. Mr Muhammad Ilyas Khan
10. Mr Javed Allo-ud-Din Sajid
11. Ch Iftikhar Hussain Chhachhar
12. Mr Noor-ul-Amin Wattoo"

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Technical Education and Vocational Training Authority (Amendment) Bill 2018, as

recommended by the Special Committee No.1, be referred to a Select Committee consisting of the following members with the instructions to report thereon by 31st March 2019.

1. Mr Akhtar Hussain
2. Rana Muhammad Tariq
3. Mr Muhammad Mirza Javed
4. Mr Muhammad Naeem Safdar
5. Malik Ahmad Saeed Khan
6. Malik Muhammad Ahmad Khan
7. Sheikh Alla-ud-Din
8. Rana Mohammad Iqbal Khan
9. Mr Muhammad Ilyas Khan
10. Mr Javed Allo-ud-Din Sajid
11. Ch Iftikhar Hussain Chhachhar
12. Mr Noor-ul-Amin Wattoo"

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT
(Mr Muhammad Basharat Raja):** Mr Speaker! I oppose

اس پر بات کروالیں۔

جناب سپیکر: جی، جناب محمد وارث شاد! آپ بات کریں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں اس میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ اس بل سے پہلے جو بل آیا ٹریشری بخزر نے اپنی اکثریت کے بل بوتے پر The Punjab Skills Development Authority Bill کو پاس کروالیا جسے ہم نے oppose کیا۔ ایک تو یہ ہے کہ ادھر پچھلے دور میں بہت شور مچا رہا اور میدیا پر بھی کہ جو اتحار ٹیز بناتے تھے یا کمپنیز بننی تھیں تو وہ اُس کو پتا نہیں کس طریقے سے لیا جاتا تھا کہ یہ کمپنی بنادی، یہ اتحار ٹیز بنادی اور بڑا ridiculous طریقے سے اتحار ٹیز کو اور کمپنیز کو ڈیل کیا جاتا تھا اس چیز کو دیکھئے بغیر کہ کوئی کام اچھا ہو رہا ہے یا برا لیکن ایک تنقید برائے تنقید ہوتی رہی۔ تو ابھی آپ یہ دیکھ رہے ہیں کہ آپ کے سامنے ہی سکلن ڈویلپمنٹ اتحار ٹیز بنائی جا رہی ہے اُس پر ہم نے ترا میم بھی دیں لیکن میرے حساب سے وہ ایک

half cooked half cooked بنی ہے اور اس اتحارٹی کو Authority half cooked میں کیوں کہہ رہا ہوں وہ اس لئے میں کہہ رہا ہوں کہ پنجاب ٹکینیکل ایجو کیشن اینڈ وو کیشنل ٹریننگ اتحارٹی جو اس کام کر رہی تھی اس independently کے ڈھیر سارے کو یہ یہاں سے ختم کرنے جا رہے ہیں جو میں نے کہا ہے کہ اس کو سلیکٹ کیٹھ میں میں لے جائیں۔

جناب سپیکر! انہوں نے کیا کیا ہے کہ کلاز نمبر چار Composition of the authority کے متعلق ہے اب اس composition میں بھی انہوں نے کئی چیزیں کی ہیں۔ آگے Functions of the Authority ہیں اب جو ٹکینیکل ایجو کیشن اتحارٹی بنارہے ہیں تو سکلز ڈویلپمنٹ اتحارٹی ایک already ہوئی ہے جو کام کر رہی ہے۔ اب ٹکینیکل ایجو کیشن اتحارٹی کو بنادیا ہے اب یہ اتحارٹی جو پہلے ہی کام کر رہی تھی۔

جناب سپیکر! آپ اجازت دیں تو میں تھوڑا سا پڑھ کر سناؤں کہ اس میں انہوں نے یہ کیا ہے کہ یہ (A) omit کر رہے ہیں۔ (B) omit کر رہے ہیں اور اس کے functions میں سے اس کے (F) omit کر رہے ہیں۔ (J) omit کر رہے ہیں۔ (N) omit کر رہے ہیں۔ ٹکینیکل ایجو کیشن اتحارٹی کے یہ سارے کے سارے جو functions ہیں تو اب اتحارٹی کس لئے بنی ہے؟

جناب سپیکر! Functions کے لئے بنی ہے جو اس کو attribute کئے گئے ہیں کہ یہ یہ اس اتحارٹی نے کرنے ہیں اور وہ functions انہوں نے اس سے omit کر دیئے ہیں۔

جناب سپیکر! اب اس اتحارٹی کو جو میری سمجھ سے بالاتر ہے کہ پھر ٹکینیکل ایجو کیشن اتحارٹی کو separately کر کھنے کی ضرورت کیا ہے؟ صرف اس لئے ضرورت ہے کہ وہاں وہ اُسی طرح کی اتحارٹی بنی رہے وہاں پر جو چیزیں ہیں بورڈ آف گورنر ہیں ایک پلاٹر ہیں وہ سارے کے سارے کام کرتے رہیں اور سکلز ڈویلپمنٹ اتحارٹی الگ بن جائے؟

جناب سپکر! اگر آپ نے ایک سکلرڈوپیمنٹ اتحاری بنا دی تو اس کو پورے طریقے سے، وہ کہتے ہیں کہ نیم ملاحظہ ایمان اور نیم حکیم خطرہ جان۔ آپ یہ سکلرڈوپیمنٹ اتحاری ایک نیم حکیم بنا رہے ہیں اور اس کو اکٹھا کر کے کر رہے ہیں۔

جناب سپکر! میں ایک فقرہ پڑھ کر اس کو ختم کرتا ہوں۔ اس ایک کلاز کو omit کر رہے ہیں۔

Provide Technical Education as it may deem fit and make provisions for research, service to the society and for the application advancement and dissemination of technical education in all sectors of economy including industry, commerce, trade, agriculture, livestock and services sector

جناب سپکر! جب ادھر سے ختم کر رہے ہیں تو پھر اس کو ایک دفعہ سلیکٹ کمیٹی کے پاس بھیج دیں وہ اس کو پوری طرح دیکھے کہ اس کو رکھنے کی ضرورت بھی ہے یا نہیں، پھر آپ اس کو سکلرڈوپیمنٹ اتحاری میں دے دیں۔ شکریہ

جناب سپکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کیونٹی ڈوپیمنٹ (جناب محمد بشارت راجا):
جناب سپکر! معزز ممبر کا استدلال تھا کہ اس بل کو سلیکٹ کمیٹی کے پاس بھیج دیا جائے۔ اس کو ہماری سٹینڈنگ کمیٹی already approve کرچکی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس بل کی افادیت، اس کی اہمیت اور اس کے comprehensive ہونے کا سب سے بڑا یہ ثبوت ہے کہ اس پورے بل میں اپوزیشن کی طرف سے کوئی ترمیم نہیں ہے۔

جناب سپکر! میں اپنے محترم بھائی سے گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اگر ان کو اس کے کرنے پر اعتراض تھا تو ان کی طرف سے ترمیم آجائی چاہئے تھی۔ اس پورے بل میں اپوزیشن کی طرف سے کوئی ترمیم نہیں آئی جو اس بات کا ثبوت ہے کہ یہ بل تقریباً متفقہ طور پر پاس ہو رہا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اگر ان کی طرف سے اس میں کوئی ترمیم ہوتی تو ہم اس پر بات کرتے لیکن اب بل آپ کے سامنے ہے ملاحظہ فرمائیں ماسوائے سلیکٹ کمیٹی کے پاس جانے کے اس پورے بل میں کوئی ترمیم اپوزیشن کی طرف سے نہیں دی گئی۔

جناب سپیکر! اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ بل انتہائی comprehensive ہے اسی نے اس پر اپوزیشن نے کوئی ترمیم نہیں دی۔ شکریہ

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں اس میں ایک کریڈٹ لینا چاہوں گا۔ وزیر قانون نے ہماری جو سلیکٹ ایجو کیشن اتحادی کے بل کو comprehensive کہا تو میں اس کا کریڈٹ لینا چاہوں گا۔ اب وزیر قانون اسی بل کو، انہوں نے صرف ایک ترمیم دی ہے اگر وہ پڑھ لیں۔ انہوں نے جو ترمیم دی ہے وہ ہے کہ اس میں سے یہ، یہ omit کر دیں۔

جناب سپیکر! میں وزیر قانون سے عرض کر رہا ہوں کہ یہ اس بل کی جس طرح تعریف کر رہے ہیں اس کو اسی طرح رہنے دیں ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے اور ہم کوئی ترمیم نہیں دیتے۔ یہ بہت اچھا میں ہے اس کو اسی طرح رہنے دیں اور انہوں نے جو ترمیم دی ہے وہ واپس لیں۔

MR SPEAKER: Now, the question is:

"That the Punjab Technical Education and Vocational Training Authority (Amendment) Bill 2018, as recommended by the Special Committee No.1, be referred to a Select Committee consisting of the following members with the instructions to report thereon by 31st March 2019.

1. Mr Akhtar Hussain
2. Rana Muhammad Tariq
3. Mr Muhammad Mirza Javed
4. Mr Muhammad Naeem Safdar
5. Malik Ahmad Saeed Khan
6. Malik Muhammad Ahmad Khan
7. Sheikh Alla-ud-Din
8. Rana Mohammad Iqbal Khan
9. Mr Muhammad Ilyas Khan

10. Mr Javed Allo-ud-Din Sajid
 11. Ch Iftikhar Hussain Chhachhar
 12. Mr Noor-ul-Amin Wattoo"
- (The motion was lost.)

(اذان طہر)

MR SPEAKER: Now, the question is:

"That the Punjab Technical Education and Vocational Training Authority (Amendment) Bill 2018, as recommended by the Special Committee No.1, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2, CLAUSE 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 2, Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment there in, the question is:

"That Clause 2, Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS / LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT

(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Technical Education and Vocational Training Authority (Amendment) Bill 2018, be passed."

MR SPEAKER: Now, the motion moved and the question is:

"That the Punjab Technical Education and Vocational Training Authority (Amendment) Bill 2018, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

Applause!

مسودہ قانون (ترمیم) بورڈ آف ٹکنیکل ایجو کیشن پنجاب 2018

MR SPEAKER: Now, we take up the Punjab Board of Technical Education (Amendment) Bill 2018. First reading starts. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT**
(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Board of Technical Education (Amendment) Bill 2018, as recommended by the Special Committee No.1, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Board of Technical Education (Amendment) Bill 2018, as recommended by the Special Committee No.1, be taken into consideration at once."

There is an amendment in this motion. The amendment is from: Mr Tanveer Aslam Malik, Mr Zeeshan Rafique, Chaudhary Adil Buksh Chattha, Mr Bilal Farooq Tarar, Chaudhary Mohammad Iqbal, Rana Munawar Hussain, Mr Muhammad Waris Shad, Mr Muhammad Tahir Pervaize, Mr Ali Abbas Khan, Mr Sami Ullah Khan, Malik Ahmad Saeed Khan, Malik Muhammad Ahmad Khan, Rana Muhammad Iqbal Khan, Mr Naveed Ali, Malik Nadeem Kamran, Mr Muhammad Arshad Malik, Mr Muhammad Yousaf, Mr Khalid Mehmood, Ch Mazher Iqbal, Mr Muhammad Kazim Peerzada, Ch Muhammad Shafiq Anwar, Mrs Raheela Naeem, Ms Azma Zahid Bokhari, Ms Kanwal Pervaiz Ch, Ms Tahia Noon, Mr Khalil Tahir Sindhu, Syed Hassan Murtaza,

Syed Ali Haider Gilani, Syed Usman Mehmood, Mr Rais Nabeel Ahmed, Mr Mumtaz Ali, Mr Ghazanfar Ali Khan, Ms Shazia Abid. Any mover may move it.

MR KHALIL TAHIR SINDHU: Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Board of Technical Education (Amendment) Bill 2018, as recommended by the Special Committee No.1, be referred to a Select Committee consisting of the following members with the instructions to report thereon by 31st March 2019.

1. Mr Akhtar Hussain
2. Rana Muhammad Tariq
3. Mr Muhammad Mirza Javed
4. Mr Muhammad Naeem Safdar
5. Malik Ahmad Saeed Khan
6. Malik Muhammad Ahmad Khan
7. Sheikh Alla-ud-Din
8. Rana Mohammad Iqbal Khan
9. Mr Muhammad Ilyas Khan
10. Mr Javed Allo-ud-Din Sajid
11. Ch Iftikhar Hussain Chhachhar
12. Mr Noor-ul-Amin Wattoo"

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Board of Technical Education (Amendment) Bill 2018, as recommended by the Special Committee No.1, be referred to a Select Committee consisting of the following members with the instructions to report thereon by 31st March 2019.

1. Mr Akhtar Hussain
2. Rana Muhammad Tariq
3. Mr Muhammad Mirza Javed
4. Mr Muhammad Naeem Safdar
5. Malik Ahmad Saeed Khan

6. Malik Muhammad Ahmad Khan
7. Sheikh Alla-ud-Din
8. Rana Mohammad Iqbal Khan
9. Mr Muhammad Ilyas Khan
10. Mr Javed Allo-ud-Din Sajid
11. Ch Iftikhar Hussain Chhachhar
12. Mr Noor-ul-Amin Wattoo"

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT
(Mr Muhammad Basharat Raja):** Mr Speaker! I oppose.

جناب سپیکر: وزیر قانون نے اس کو oppose کیا ہے۔ جی، جناب خلیل طاہر سندھو!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! میں اس کی کوئی مخالفت برائے مخالفت نہیں کرنا چاہتا لیکن میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جو سپیشل کمیٹی بنی تھی یہ خاص واقعہ کے حالات میں بنائی گئی تھی اور شاس کے بعد اس کے بارے میں کسی کا کوئی consensus نہیں تھا۔ یہ بل اس کمیٹی کے پاس گیا۔ ابھی آپ نے خود دیکھا کہ جو جناب محمدوارث شاد کی پہلی ترمیم تھی، even آپ کے کہنے کے باوجود حکومتی ممبر ان نے اس پر دو دفعہ کہا لیکن آپ کی مہربانی کہ آپ نے ان پر شفقت کی اور انہوں نے پھر دوبارہ اس کو سمجھا کہ نہیں۔

جناب سپیکر! اب میں صرف اس پر یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہمارے بہت سارے فاضل ممبر ان جو پہلی دفعہ آئے ہیں یا even ہم بھی اور ہم کوئی عقل کل نہیں ہیں۔ ہمیں بھی پتا نہیں ہوتا کہ کون سی ترمیم ہے اور کس طریقے اس کو کرنا ہے تو اس logic کی بنیاد پر میری ایک درخواست ہے اور اگر معزز وزیر قانون مان لیں تو اس کو کمیٹی کے سپرد فرمادیا جائے تاکہ حکومتی ممبر ان اور اپوزیشن کے ممبر ان بھی اس کا thoroughly جائزہ لے سکیں اور پھر اس کو پیش کیا جائے۔ شکریہ

محترمہ عظیمی زاہد بخاری: جناب سپیکر! شکریہ۔ اس میں میں صرف دو جملے add کرنا چاہتی ہوں اور میں اگلی ترمیم پر بات کروں گی۔ میری اس میں گزارش یہ ہے کہ جتنا میں نے اس کو study کرنے کی کوشش کی ہے اور کچھ بورڈ کے لوگوں کے ساتھ رابطہ ہوا ہے تو اس میں تھوڑی سی

ہے اور confusion affiliation کے بارے میں ہے جو کہ اس میں confusion powers describe کی گئی ہیں۔ بورڈ جتنی بھی affiliation پر ایجیٹ اداروں یا باقی اداروں کو دیتے ہیں تو اس پر یہ silent ہے اور اس بل میں جوئی ترمیم لائی گئی ہے اس میں بھی کوئی موجود نہیں ہے تو میں بھی سمجھتی ہوں کہ اس پر ایک دفعہ دوبارہ discussion ہونا ضروری ہے اور میری گزارش ہو گی کہ اس بل کو سلیکٹ کمیٹی کے حوالے کر دیا جائے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں بھی اس میں تھوڑا سا point of view دینا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں کوئی تنقید برائے تنقید بات بالکل نہیں کر رہا بلکہ میں نے honestly سوچا اور پڑھا تو یہ دونوں Bills میں ٹیکنیکل ایجو کیشن اتحاری اور بورڈ کے حوالے سے Bills شامل ہیں، ماشاء اللہ آپ بھی مجھے ہوئے پارلیمنٹریں ہیں۔ ان دونوں Bills میں ترمیم لا کر، ان کے جتنے functions and powers ہیں۔ وہ ساری کی ساری سکلر ڈویلپمنٹ اتحاری میں ڈال دی گئیں اور میں honestly سمجھتا ہوں کہ یہ دونوں اتحار ٹیز اور ان کی جو الگ الگ entity ہے۔ دونوں کے powers functions اور اسی ایک سکلر ڈویلپمنٹ اتحاری کے اندر cover ہو سکتے ہیں۔ ان میں جو سارے ایکٹلائز ہیں یا دونوں اتحار ٹیز یا بورڈ ہیں ان کو ادھر ہی لے کر جائیں۔

جناب سپیکر! یہ میری honest opinion ہے اور اسی کے تحت میں یہ چاہتا ہوں کہ یہ سلیکٹ کمیٹی کے حوالے کر دیں، اس کو انا اور ضدہ بنائیں اور اس پر دوبارہ سے سوچیں۔ شکریہ جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! اس پر discussion ہو چکی ہے اور اس سلیکٹ کمیٹی کو بھیجنے کی ضرورت نہیں ہے اور یہ already committee approve نے کیا ہوا ہے۔ اس میں کوئی ایسی چیز تو نہیں ہے بلکہ تراویم ہیں تو مہربانی فرمائی کر اس کو take up کیا جائے۔

MR SPEKAER: Now, the question is:

"That the Punjab Board of Technical Education (Amendment) Bill 2018, as recommended by the Special Committee No.1, be referred to a Select Committee consisting of the following members with the instructions to report thereon by 31st March 2019.

1. Mr Akhtar Hussain
2. Rana Muhammad Tariq
3. Mr Muhammad Mirza Javed
4. Mr Muhammad Naeem Safdar
5. Malik Ahmad Saeed Khan
6. Malik Muhammad Ahmad Khan
7. Sheikh Alla-ud-Din
8. Rana Mohammad Iqbal Khan
9. Mr Muhammad Ilyas Khan
10. Mr Javed Allo-ud-Din Sajid
11. Ch Iftikhar Hussain Chhachhar
12. Mr Noor-ul-Amin Wattoo"

(The motion was lost.)

Now, the question is:

"That the Punjab Board of Technical Education (Amendment) Bill 2018, as recommended by the Special Committee No.1, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. There are two amendments in it. The first amendment is from Minister for Law. He may move it.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS / LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT
(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

That in Clause 2 of the Bill, for subsection (3) of the proposed Section 4 of the Principle Ordinance, the following be substituted:

"(3) Secretary to the Government Industries, Commerce and Investment Department or his nominee not below the rank of an Additional Secretary shall be ex-officio member of the Board."

MR SPEAKER: Now, the motion moved and the question is:

That in Clause 2 of the Bill, for subsection (3) of the proposed Section 4 of the Principle Ordinance, the following be substituted:

"(3) Secretary to the Government Industries, Commerce and Investment Department or his nominee not below the rank of an Additional Secretary shall be ex-officio member of the Board."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: The second amendment is from: Mr Tanveer Aslam Malik, Mr Zeeshan Rafique, Chaudhary Adil Buksh Chattha, Mr Bilal Farooq Tarar, Chaudhary Mohammad Iqbal, Rana Munawar Hussain, Mr Muhammad Waris Shad, Mr Muhammad Tahir Pervaze, Mr Ali Abbas Khan, Mr Sami Ullah Khan, Malik Ahmad Saeed Khan, Malik Muhammad Ahmad Khan, Rana Muhammad Iqbal Khan, Mr Naveed Ali, Malik Nadeem Kamran, Mr Muhammad Arshad Malik, Mr Muhammad Yousaf, Mr Khalid Mehmood, Ch Mazher Iqbal, Mr Muhammad Kazim Peerzada, Ch Muhammad Shafiq Anwar, Mrs Raheela Naeem, Ms Azma Zahid Bokhari, Ms Kanwal Pervaiz Ch, Ms Tahia Noon, Mr Khalil Tahir Sindhu, Syed Hassan Murtaza, Syed Ali Haider Gilani, Syed Usman Mehmood, Mr Rais Nabeel Ahmed, Mr Mumtaz Ali, Mr Ghazanfar Ali Khan, Ms Shazia Abid. Any mover may move it.

MS AZMA ZAHID BOKHARI: Mr Speaker! I move:

That in Clause 2 of the Bill, for subsection (4) of the proposed Section 4 of the Principle Ordinance, the following be substituted:

(4) Subject to subsection (5) of this section, the term of the Chairman and members, other than ex-officio members, shall be three years and shall not be reappointed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

That in Clause 2 of the Bill, for subsection (4) of the proposed Section 4 of the Principle Ordinance, the following be substituted:

(4) Subject to subsection (5) of this section, the term of the Chairman and members, other than ex-officio members, shall be three years and shall not be reappointed."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I oppose.

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میری گزارش اس میں یہ ہے کہ ابھی جو گورنمنٹ نے دو تین ایک طرح کے Bills table کئے ہیں، ہم نے ہر بل پر اپنی گزارشات پیش کرنے کی کوشش کی اور میں نے پچھلے بل میں یہی گزارش کی تھی کہ ہمیشہ بل کی sense یہ ہوتی ہے کہ جب آپ نے کسی کی appointment کرنی ہو تو اس کی focus specific person کیا جاتا ہے۔ اگر دماغ میں پہلے بندہ نہ ہو، اگر آپ نے کوئی specific person کیا جا سکتا ہے تو وہ اسے re-appoint کرے گی۔

جناب سپیکر! ہم نے اس کی term بھی تجویز کی ہے کہ اس کی institution سے زیادہ نہیں ہونی چاہئے۔ اس میں logic یہ ہے اور خاص طور پر سکریٹری ڈولپمنٹ کا

جتنی ترقی کر رہا ہے اور دنوں کے حساب سے اس کے اندر جتنی innovation آرہی ہے، کل تک بہت سارے مجھے اور بہت ساری سکلز ایسی تھی کہ جس کو لوگ adopt کرتے ہوئے شرمندگ محسوس کرتے تھے اور آج وہی skill ٹاپ پر ہے، ہمارے بہت سارے لوگ ان سکلز کی طرف جا رہے ہیں اور اپنے لئے روزگار کمار ہے ہیں۔ اسی طرح مختلف سکلز کے حوالے سے جیسے یہ modernization of department ہو رہی ہے، اسی طرح modernization ہی ہوئی چاہئے۔ ادارے کے اندر بھی وقت کے ساتھ ساتھ changes آئی چاہئیں، نئے لوگ آئیں، نئے ideas آئیں اور نئی مبینہ آئے تو یقیناً اس سے ایک revival بھی ہوتی ہے اور نئے ideas ہمیشہ اداروں کو بہتر کرنے کے لئے ہوتے ہیں لیکن مجھے یہ سمجھ میں نہیں آ رہا کہ گورنمنٹ اس تزمیم کو کیوں oppose کر رہی ہے، یہ بالکل بے ضرر سی تزمیم ہے اور ہم نے بڑی نیک نیتی کے ساتھ دی ہے۔

جناب سپیکر! اس حوالے سے ہم سمجھتے ہیں کہ سکلز ڈوبلیپمنٹ پر جو کام ابھی ہو رہا ہے یا اس سے آگے جو کیا جاسکتا ہے اس کے اندر اچھے results آئیں۔ ہمارے وہ لوگ جو skilled ہوئے تو ہمارے سرٹیفیکیٹ کی accreditation اس طرح سے نہیں ہے۔ دنیا میں انڈین یا باقی جو ملکوں کے لوگ ہیں ان کو pay highest پر hire کیا جاتا ہے اور ہمارے skilled لوگوں کی pays بھی اس لئے کم ہوتی ہیں کہ ہم اتنا mechanism modernize کر سکے اس لئے میں سمجھتی ہوں کہ اگر چیزیں میں ہر تین سال بعد change ہو، اگر نئے لوگ آئیں اور اس کے اندر نئے آئیں تو یقیناً ادارے کی بہتری ہو گی۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ problem سے re-appoint ہوتا ہے ایک بندہ جو سیٹ پر آ کر بیٹھ جاتا ہے تو اس کا دل نہیں چاہتا ہے اس کی کوئی qualification ہو یا نہ ہو۔ وہ ایک سال پہلے بلکہ آدھی term پوری کرنے کے بعد lobbying شروع کر دے گا۔ وہ مختلف وزراء اور مختلف لوگوں کو approach کرے گا کہ مجھے اس سیٹ پر رہنے دیا جائے۔ اس کی کوئی qualification ہو یا نہ ہو اس کی performance ہو یا نہ ہو۔

جناب سپیکر! میں صححتی ہوں کہ qualifications کے حوالے سے بھی یہ ایک بہت بڑی yardstick ہو گی، جو perform نہیں کرے گا یا اس کو یہ پتا ہو جو بھی perform کرنا ہے مجھے ان تین سال کے اندر ہی re-appointment کرنا ہے۔ اگر ہم اس کو perform نہیں دیں گے تو وہ اپنا پورا focus ان تین سالوں پر رکھے گا rather کہ اس کو اگلی extension کے لئے محنت کرنی پڑے اور جو اس سے پہلے ہم نے تمیم approve کی ہے، مجھے تو یہ لگ رہا ہے کہ یہاں یورو کریم کی حکومت ہے اور ہر جگہ پر سیکرٹری صاحب لگائے جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر! آپ مہربانی کریں اور سیاسی لوگوں پر بھی trust کرنے کی کوشش کریں، وزراء کو لگائیں، وہ وزیر بے چارے مطلب مجھے ان کو بے چارے نہیں کہنا چاہئے لیکن وزیر بھی آئے ہیں اور ان کو لایا گیا۔

جناب سپیکر! مطلب وہ ہمارے وزراء کرام ہیں ان کی عزت ہونی چاہئے اور سیکرٹریوں کی بجائے سیاسی لوگ جیسے وزراء کرام ہیں اگر ان کو بورڈ کا ممبر اور بورڈ کا چیئرمین لگایا جائے گا تو میں صححتی ہوں کہ اس حوالے سے چیک اینڈ بلینس بھی بہتر ہو گا۔ بہت شکریہ

MR KHALIL TAHIR SINDHU: Mr Speaker! Am I allowed?

جناب سپیکر! جی، فرمائیں!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! جیسے محترمہ عظیمی زاہد بخاری نے کہا ہے and I will corroborate and collaborate with the same things میں نے پہلی تمیم میں بھی جناب محمد بشارت راجا کے سامنے عرض کیا ہے کہ یہ منظر اپنے آپ کو کیوں بے اثر کرنا پاچاتے ہیں، یورو کریمی اور سیکرٹریز کو اور کہاں تک لے جائیں گے؟ سیکرٹری ex-officio member ہو گا اس سے منظر زکی powers کم ہوں گی اور یہ سمجھا جائے گا کہ منظر پر trust نہیں ہے۔

جناب سپیکر! آج کل ہم نے ایک نیا کام شروع کیا ہے کہ ڈی. جی. انٹی کرپشن کے لئے پہلے 55 سال عمر تھی لیکن اب انہوں نے کہا ہے کہ اسے 63 سال کی عمر تک لے جاتے ہیں۔ یہ تو ان کے اپنے نعروں کے بھی خلاف ہے، ان کے نعرے تھے کہ ہم جوان لوگوں کو آگے لے کر آئیں گے۔

جناب سپیکر! میں جناب محمد بشارت راجا کی خدمت میں انتہائی معذرت کے ساتھ عرض کروں گا کہ ڈی جی انجی کرپشن والا معاملہ subjudice بھی ہے۔ اس کی 20 تاریخ کو ریٹائرمنٹ تھی اور انہوں نے 22 تاریخ کو 63 سال کے آدمی کو دوبارہ ڈی جی انجی کرپشن بنانا تھا۔
 جناب سپیکر! اسی حوالے سے میری عرض ہے کہ تین سال کی limit fix کریں چونکہ اس میں حکومت کی کوئی ہریت نہیں ہے اور اس پر کوئی ایسی بات نہیں آئے گی بلکہ اس طرح اچھے طریقے سے perform کر سکیں گے اور لوگوں کو ایک اچھا message جائے گا اور لوگوں کو اس کے benefits بھی جائیں گے۔ شکریہ

MR SPEAKER: Now, the question is:

That in Clause 2 of the Bill, for subsection (4) of the proposed section 4 of the Principal Ordinance, the following be substituted:

"(4) Subject to subsection (5) of this section, the term of the Chairman and members, other than ex-officio members, shall be three years and shall not be reappointed."

(The motion was lost.)

Now, the question is:

"That the Clause 2 of the Bill as amended do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 3

MR SPEAKER: Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it; the amendment is from Minister for Law. He may move it.

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT**
(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

"That in Clause 3 of the Bill, paragraph (b) be omitted."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That in Clause 3 of the Bill, paragraph (b) be omitted."

(The motion was carried.)

Now, the question is:

"That Clause 3 of the Bill, as amended do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSES 4 & 5

MR SPEAKER: Now, Clauses 4 & 5 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these Clauses, the question is:

"That Clauses 4 & 5 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT

(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Board of Technical Education (Amendment) Bill 2018, as amended be passed."

MR SPEAKER: Now, the motion moved and the question is:

"That the Punjab Board of Technical Education (Amendment) Bill 2018, as amended be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill as amended is passed.)

MR SPEAKER: Now, we take up The Provincial Assembly of the Punjab Secretariat Employees Bill 2019. Minister for Law may move the motion for suspension of the Rules.

معزز ممبر ان حزب اختلاف رانا محمد اقبال خان، جناب محمد وارث شاد، ملک ندیم کار ان اور جناب خلیل طاہر سنڈھونے کہا کہ یہ بل متفقہ طور پر پاس کر دیا جائے۔ پہلے وزیر قانون کریں گے پھر ہی پاس ہو گا۔ جی، وزیر قانون!

قواعد کی معطلی کی تحریک

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT
(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

"That the requirements of Rule 95 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under Rule 234 of the said rules, for immediate consideration of the Provincial Assembly of the Punjab Secretariat Employees Bill 2019."

MR SPEAKER: Now, the motion moved and the question is:

"That the requirements of Rule 95 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under Rule 234 of the said rules, for immediate consideration of the Provincial Assembly of the Punjab Secretariat Employees Bill 2019."

(The motion was carried.)

مسودہ قانون صوبائی اسمبلی پنجاب سیکرٹریٹ ملازمین 2019

MR SPEAKER: Minister for Law may move the motion for the consideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS / LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT
(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

"That the Provincial Assembly of the Punjab Secretariat Employees Bill 2019, as recommended by Standing Committee on Law, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab Secretariat Employees Bill 2019, as recommended by Standing Committee on Law, be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it, now, the question is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab Secretariat Employees Bill 2019, as recommended by Standing Committee on Law, be taken into consideration at once."

(The motion was carried unanimously.)

CLAUSES 3 to 29

MR SPEAKER: Second reading starts. We take up the Bill Clause by Clause. Now, Clauses 3 to 29 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these Clauses, the question is:

"That the Clauses 3 to 29 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried unanimously.)

CLAUSE 2, CLAUSE 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 2, Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in, the question is:

"That Clause 2, Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried unanimously.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT**

(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

"That the Provincial Assembly of the Punjab Secretariat Employees Bill 2019, be passed."

MR SPEAKER: Now, the motion moved and the question is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab Secretariat Employees Bill 2019, be passed.

(The motion was carried.)

(The Bill is passed unanimously.)

قاعدہ 244-اے کے تحت قواعد کی معطلی کی تحریک

MR SPEAKER: Now, we take up motion under Rule 244-A of the Rules of the Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997. Minister for Law may move the motion for suspension of rules.

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT**

(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

"That requirements of sub-rule (1) and sub-rule (3) of rule 244-A of Rules of Procedure of Provincial Assembly of the Punjab 1997 be dispensed with under rule 234, for taking up motions for amendments in the said Rules."

MR SPEAKER: The motion moved and the question is:

"That requirements of sub-rule (1) and sub-rule (3) of rule 244-A of Rules of Procedure of Provincial Assembly of the Punjab 1997 be dispensed with under rule 234, for taking up motions for amendments in the said Rules."

(The motion was carried unanimously.)

MR SPEAKER: Now, we take up motion for leave of the Assembly. Minister for Law may move the motion for leave of the Assembly.

قواعد انضباط کار صوبائی اسکیبلی پنجاب 1997 میں ترامیم کی اجازت کی تحریک

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT

(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

"That leave be granted to move the proposed amendments in the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That leave be granted to move the proposed amendments in the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997.

The proposed amendments are as under."

Amendments in Rule 79-A

1. In the marginal heading, the words "for a sitting of the Assembly" shall be omitted; and

2. In sub-rule (1), after the word "Assembly", the words "or a Committee of which he is a member" shall be inserted.

Now, the motion moved and the question is:

"That the leave be granted to move the proposed amendments in the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997."

(The motion was carried unanimously.)

MR SPEAKER: Leave is granted. First reading starts. Minister for Law may move the motion for consideration of the proposed amendments.

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT**
(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

"That the proposed amendments in the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved and the question is:

"That the proposed amendments in the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 be taken into consideration at once."

(The motion was carried unanimously.)

MR SPEAKER: Second reading starts. We take up the proposed amendments in the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997. Amendments in the Rule 79-A.

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT**
(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

Amendments in the Rule 79-A.

1. That in the marginal heading, the words "for sitting of the Assembly" shall be omitted; and
2. in sub-rule (1), after the word "Assembly", the words "or a Committee of which he is a member" shall be inserted."

MR SPEAKER: Since there is no amendment in it. The amendments moved and the question is:

"That the proposed amendments do stand part of the Rules."

(The motion was carried unanimously.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law may move the motion of passage of the proposed amendments.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT

(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

"That the Proposed amendments in the Rules of Procedure of Provincial Assembly of the Punjab 1997 be passed."

MR SPEAKER: Now, the motion moved and the question is:

"That the Proposed amendments in the Rules of Procedure of Provincial Assembly of the Punjab 1997, be passed."

(The motion was carried.)

(The proposed amendments are passed unanimously.)

پواستہ آف آرڈر

جناب سعید خان: جناب سپیکر! پواستہ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب سپیکر کی عدم موجودگی میں پروٹوشن آرڈر جاری کرنے کا مطالبہ

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! اس سے پہلے قواعد انصباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 میں جو دو ترمیم منظور کی گئی ہیں اس پر میں پورے ہاؤس کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔
جناب سپیکر! دوسری گزارش یہ کرنی چاہتا ہوں کہ پروڈکشن آرڈر کے حوالے سے جو ترمیم کی گئی اس میں ابہام ہے۔ میں اسی جانب آپ اور معزز ممبر ان کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر! جب سندھ اسمبلی کے سپیکر کو نیب نے گرفتار کیا تو وہاں ایک issue پیدا ہوا کہ کیا ہاؤس میں سندھ اسمبلی کا سپیکر آ سکتا ہے، کیا اس کے پروڈکشن آرڈر ڈپٹی سپیکر جاری کریں گے اور کیا اس حوالے سے روزانے کے اندر provision موجود ہے؟ میں نے پنجاب اسمبلی کے روزانہ پڑھے ہیں۔ ان کے مطابق اگر کسی وجہ سے سپیکر صاحب نہ ہوں، میں یہ نہیں کہہ رہا کہ وہ گرفتار ہوں لیکن اگر کسی وجہ سے وہ نہ ہوں تو ان کی جگہ پر کون پروڈکشن آرڈر جاری کرے گا؟ ہمارے روزانہ اس حوالے سے خاموش ہیں۔

جناب سپیکر! میں دوسری گزارش یہ کروں گا کہ اگر آپ ملک سے باہر ہیں تو کیا ڈپٹی سپیکر ہمارے دو معزز ممبر ان جناب عبدالعلیم خان اور خواجہ سلمان رفیق کے پروڈکشن آرڈر جاری کر سکتے ہیں؟

جناب سپیکر! میر اتیساوں یہ ہے کہ کیا سپیکر صاحب کسی کمیٹی کے ممبر بن سکتے ہیں یعنی اگر ہم سپیکر صاحب کو کسی سینیڈنگ کمیٹی کا ممبر بنانا چاہیں تو کیا وہ اس کے ممبر بن سکتے ہیں؟
جناب سپیکر! میں جس طرف اشارہ کر رہا ہوں وزیر قانون اسلامی سمجھ رہے ہوں گے۔ میر اسواں یہ ہے کہ کیا سپیکر صاحب کسی سینیڈنگ کمیٹی کے ممبر بن سکتے ہیں؟ یہ ایسے سوالات ہیں کہ جن پر اس اسمبلی کو غور کر کے آئندہ کے لئے لاجئ عمل بنانا ہو گا۔ بہت شکریہ

جناب محمدوارث شاد: جناب سپیکر! میں بھی اسی سلسلے میں تھوڑی سی وضاحت کروں گا۔ جناب سمیع اللہ خان نے بہت اچھے پرانے اٹھائے ہیں۔ ہمیشہ enactment حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے کی جاتی ہے۔ میرے خیال میں اسمبلی کی ساری کمیٹیوں کو سپیکر صاحب head کرتے ہیں۔
ملک ندیم کامران: سپیکر صاحب کسی کمیٹی کو head نہیں کرتے۔

جناب سپیکر: جناب سمیع اللہ خان نے جو بات کہی ہے اس حوالے سے بتانا چاہوں گا کہ اگر کسی وجہ سے سپیکر موجود نہ ہوں تو ڈپٹی سپیکر کے پاس پروڈکشن آرڈر جاری کرنے کا اختیار ہے۔ خیرپختونخواہ کی واحد اسمبلی ہے کہ جس کے سپیکر پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کو head کرتے ہیں۔ سپیکر ساری کمیٹیوں کو head نہیں کرتا البتہ فناں کمیٹی کا چیئرمین سپیکر ہوتا ہے۔ آپ کے ذہن میں کوئی ابہام ہے یا آپ قواعد انصباط کار میں کوئی مزید ترا میم کرنا چاہتے ہیں تو وزیر قانون کے ساتھ اکٹھے بیٹھ کر discuss کر لیں۔ صوبائی اسمبلی پنجاب کے مفاد میں جو باتیں ہیں ان پر مل بیٹھ کر غور کیا جا سکتا ہے۔

ہمارے ادارے کے تقدس کو مضبوط کرنے کے لئے آپ جو ترا میم تجویز کریں گے ان پر غور کیا جائے گا۔ میں یہ تجویز کروں گا کہ حزب اختلاف، حزب اقتدار اور وزیر قانون مل بیٹھ کر پہلے تمام پاوائز پر working کر لیں اور پھر اتفاق رائے سے ہاؤس میں لے آئیں۔

مجالس قائمہ کو با اختیار بنانے کا مطالبہ

محترمہ عظیمی زاہد بخاری: جناب سپیکر! آپ کی اجازت سے میں ایک چیز کا اضافہ کرنا چاہتی ہوں کہ ہمیں سٹینڈنگ کمیٹیز کو empower کرنے کی ضرورت ہے۔ باقی صوبوں کی سٹینڈنگ کمیٹیز کے پاس بہت powers ہیں۔ وہ suo moto action لے سکتے ہیں اور وہ اپنی کمیٹی کا اجلاس بھی بلا سکتے ہیں۔ محکمہ کے اوپر سٹینڈنگ کمیٹی کی طرف سے ایک proper check کرنے کی refer ہو گا تو پھر ہی وہ اس پر کام کر سکے گی۔ بہت ساری ایسی مجالس قائمہ ہوں گی کہ جن کا شاید پانچ سالوں میں اجلاس ہی نہیں ہو گا اس لئے میری گزارش ہے کہ ہماری مجالس قائمہ کو باقی اسمبلیوں کے at par کرنے کے لئے قواعد انصباط کار میں ترمیم کی جائے۔

جناب سپیکر: وزیر قانون اس معاملے کو examine کر لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کیونٹی ڈولپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا):
جناب سپیکر! ہم ماضی کی تلخ یادوں کو دُھرانا نہیں چاہتے۔ میں یہ کہوں گا کہ اس ہاؤس، اس ہاؤس کی

کمیٹیوں اور معزز ممبر ان کو powerful بنانے کے لئے حزب اختلاف کی طرف سے جو بھی تجویز آئے گی ہم انشاء اللہ تعالیٰ اس کو تسليم کریں گے۔ (نعرہ ہائے تحییں)

جناب سپیکر! میں اس ہاؤس کا چھٹی دفعہ ممبر بنا ہوں اور آپ میں سے بھی اکثریت اس ہاؤس کی ممبر چلی آ رہی ہے لیکن ماضی میں کبھی اس بات پر غور نہیں کیا گیا کہ کمیٹیوں کو powerful کیا جائے۔

جناب سپیکر! میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم انشاء اللہ تعالیٰ جناب پرویز الہی کی قیادت میں اس ہاؤس کی کمیٹیوں کو powerful بنانے کے لئے ترمیم لے کر آئیں گے۔

جناب سپیکر: محترمہ عظمی زاہد بخاری! آپ اس حوالے سے کوئی concrete تجویز لے کر آئیں۔ وزیر قانون کی مشاورت سے انشاء اللہ تعالیٰ اچھی چیزوں کو تسليم کیا جائے گا۔

محترمہ عظمی زاہد بخاری: جناب سپیکر! میں ایک وضاحت کرنا چاہتی ہوں کہ پچھلی اسمبلی کے اندر ہم نے اڑھائی تین مہینے بیٹھ کر بہت comprehensive کام کیا تھا اور وہ draft اب بھی اسمبلی سیکرٹریٹ میں موجود ہو گا۔ اس کو دوبارہ نکال کر دیکھا جاسکتا ہے اور جو چیزیں ابھی تک منظور نہیں ہو سکیں وہ اب کریں گے۔ اس میں کوئی امر مانع نہیں ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! اگر آپ کے پاس اس draft کی کاپی ہے تو وہ وزیر قانون کو دے دیں۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پچھلے دس سال ہم دہائی دیتے رہے کہ قواعد انصباط کار میں ترا میم کریں گے۔ اس حوالے سے ایک کمیٹی بن گئی اور اس کی سفارشات بھی آگئیں لیکن وہ سب روڈی کی ٹوکری میں پھینک دی گئیں۔

جناب سپیکر! پچھلے دس سالوں میں کسی کو توفیق نہیں ہوئی کہ مجلس قائدہ کو empower کریں۔ میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے کمیٹیوں کو empower کرنے کا وعدہ فرمایا ہے۔

جناب سپیکر! پوری دنیا میں جہاں کہیں بھی پارلیمانی جمہوری نظام رائج ہے وہاں پر کمیٹیوں کا ایک certain role ہوتا ہے۔ محض خانہ پری کے لئے کمیٹیاں بنانے کا کوئی فائدہ نہیں۔ بد قسمتی سے پچھلے سال کئی کمیٹیوں کی سال میں ایک میٹنگ بھی نہیں ہو سکی۔ بہت سی

کمیٹیوں کو کوئی بزنس نہیں دیا گیا۔ ہم یہاں اسمبلی کے فلور پر ہمیشہ یہ بات پوائنٹ آؤٹ کرتے رہے کہ مجلس قائمہ کو empower کیا جائے۔ یہاں پر ہمیں کہا گیا کہ قواعد انصباط کار میں تراجمم کے لئے کمیٹی بن گئی ہے، کئی مہینے اس کی میٹنگز چلتی رہیں لیکن جب کمیٹی نے اپنی سفارشات بھجوائیں تو انہوں نے وہ ردی کی ٹوکری میں پھینک دیں۔

جناب سپیکر! میں بھی یہ تجویز کروں گا کہ اسمبلی کی مجلس قائمہ کو empower کریں تاکہ real sense میں ہماری مجلس قائمہ dead horse ثابت نہ ہو۔ اسمبلی کا بزنس، بجٹ کے بارے میں تجویز اور اپنے محکمہ جات کے بارے میں ان کمیٹیوں کی سفارشات کو ترجیح دی جانی چاہئے۔ میرا خیال ہے کہ آپ یہ تاریخی کام کریں اور اس پر ہم سب آپ کو appreciate کریں گے۔

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہ بار بار پچھلی طرف چلے جاتے ہیں۔ ایک اچھا ماحول بنانا ہوا تھا تو ایک بات کر کے اُس کو خراب کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

جناب سپیکر! میرا بات کرنے کا مقصد یہ ہے کہ اگر کوئی کمیٹی رہ گئی ہے اُس کو بار بار repeat کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ جیسے وزیر قانون نے کہا، میاں محمود الرشید نے بھی بات کی اور آپ نے بھی اُس پر بڑی روشنی ڈالی ہے تو میں اس میں صرف اتنا add کرنا چاہتا ہوں کہ ان سب چیزوں کو بہتر کرنے کے لئے آپ ہاؤس کی ایک کمیٹی بنادیں تاکہ یہ کمیٹی سٹینڈنگ کمیٹیز کے اختیارات کو watch کر لے اس میں جو بہتری آسکتی ہے وہ کر لی جائے اور جو بار بار کہا جا رہا ہے کہ اس کی کوئی احتاری ہونی چاہئے تو اُس پر work out کر لیا جائے تاکہ اس حوالے سے مزید جیزیں سامنے آ جائیں۔ بہت شکریہ

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! میرے بھائی نے بڑی اچھی تقریر کی ہے ان کے دور حکومت میں ہم کمیٹی روم میں بیٹھ کر تجویز دیتے رہے، ان کی 2/3 majority یعنی جو مرضی کریں اُس وقت ہم ان سے request کرتے رہے کہ مہربانی کر کے اس کو پاس کر دیں لیکن کسی نے ہماری بات نہیں سنی۔

ہائے اُس زُود پیمانہ کا پیمانہ ہونا

جناب سپیکر! آج انہیں بڑا ہی یاد آ رہا ہے کہ آپ یہ بھی کر دیں، آپ یہ بھی کر دیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ ہم سب کچھ کریں گے یہ تسلی رکھیں۔

جناب سپیکر: وزیر قانون! جس طرح بات ہو رہی ہے کہ ہم سٹینڈنگ کمیٹیز کی powers میں کیسے اضافہ کریں آپ اس کے اوپر ایک کمیٹی بنادیں جس میں حزب اختلاف کے لوگ بھی شامل ہوں جیسے پہلے آپ بتیے ہیں اسی طرح بیٹھ کر کمیٹیوں کے مفاد کا یہ کام بھی آپ لوگوں کے ہاتھ سے ہو جائے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کیونٹی ڈولپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا):
جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی گزارش کی ہے کہ ہم committees کو strengthen کرنا چاہتے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ ہم حکومت کی طرف سے یہ لے کر آئیں گے۔

جناب سپیکر: جی، یہ وزیر قانون (جناب محمد بشارت راجا)، وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید) اور رانا محمد اقبال خان (ایم پی اے) حالیہ بھارتی جارحیت پر پاک فوج کی کامیاب جوابی کارروائی کے حوالے سے قرارداد پیش کرنے کے لئے رو لز کی suspension کی تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں۔ محرك اپنی تحریک پیش کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کیونٹی ڈولپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا):
جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:
"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت
قاعده 115 اور دیگر متعلقہ رو لز کو معطل کر کے حالیہ بھارتی جارحیت پر پاک فوج کی کامیاب جوابی کارروائی کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر: جی، یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ رواز کو معطل کر کے حالیہ بھارتی جارحیت پر پاک فوج کی کامیاب جوابی کارروائی کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جی، یہ تحریک پیش کی گئی ہے اب سوال یہ ہے کہ:
 "قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ رواز کو معطل کر کے حالیہ بھارتی جارحیت پر پاک فوج کی کامیاب جوابی کارروائی کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک متفقہ طور پر منظور ہوئی)

قرارداد

جناب سپیکر: محرک قرارداد پیش کریں۔

بھارتی طیاروں کی دراندازی پر پاک فوج کی جانب سے کامیاب کارروائی پر افواج پاکستان اور پاکستانی قوم کو مبارکباد کا پیش کیا جانا وزیر قانون و پارلیمنٹی امور / لوکل گورنمنٹ و کیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا):
 جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:
 "پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان گزشتہ روز بھارتی طیاروں کی جانب سے پاکستانی حدود میں ڈر اندازی کے جواب میں پاک فوج کی جانب سے کامیاب

کارروائی پر افواج پاکستان اور پوری پاکستانی قوم کو مبارکباد پیش کرتا ہے۔ پاک فوج کی اس کامیاب جوابی کارروائی میں آج بھارت کے دو طیاروں کو مار گرایا گیا اور ایک پائلٹ کو گرفتار کر لیا گیا۔ ان بھارتی طیاروں نے پاکستانی فضائی حدود کی خلاف ورزی کی تھی جس پر یہ کارروائی کی گئی۔ پاک فوج کے شاہینوں نے پوری قوم کا سرخہ سے بلند کر دیا۔

اس ایوان کی رائے ہے کہ پاکستان ہمیشہ امن کا داعی رہا ہے لیکن جتنی جنون میں مبتلا بھارت کی سیاسی و فوجی قیادت نے ہمیں اپنے دفاع میں اس کارروائی پر مجبور کیا۔ اس کامیاب دندان شکن کارروائی کے بعد اب بھارت کو ہوش کے ناخن لینے چاہئیں اور سمجھ لینا چاہئے کہ دونوں ملکوں کی افواج میں بنیادی فرق یہ ہے کہ دشمن کی فوج موت سے خوف زدہ اور ہماری افواج جذبہ شہادت سے سرشار اور وطن کی خاطر موت کو گلے گانے کے لئے ہر وقت تیار ہے۔

یہ ایوان وفاقی حکومت کے ذریعے عالمی برادری سے اپیل کرتا ہے کہ بھارتی حکومت کی جانب سے آئندہ انتخاب جیتنے کے لئے دنیا کا امن تباہ اور داؤ پر لگانے کی پاداش میں مناسب کارروائی کی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان گزشتہ روز بھارتی طیاروں کی جانب سے پاکستانی حدود میں ڈر اندازی کے جواب میں پاک فوج کی جانب سے کامیاب کارروائی پر افواج پاکستان اور پوری پاکستانی قوم کو مبارکباد پیش کرتا ہے۔ پاک فوج کی اس کامیاب جوابی کارروائی میں آج بھارت کے دو طیاروں کو مار گرایا گیا اور ایک پائلٹ کو گرفتار کر لیا گیا۔ ان بھارتی طیاروں نے پاکستانی فضائی حدود کی خلاف ورزی کی تھی جس پر یہ کارروائی کی گئی۔ پاک فوج کے شاہینوں نے پوری قوم کا سرخہ سے بلند کر دیا۔

اس ایوان کی رائے ہے کہ پاکستان ہمیشہ امن کا داعی رہا ہے لیکن جگنگی جنون میں بنتلا بھارت کی سیاسی و فوجی قیادت نے ہمیں اپنے دفاع میں اس کارروائی پر مجبور کیا۔ اس کامیاب دندان شکن کارروائی کے بعد اب بھارت کو ہوش کے ناخن لینے چاہئیں اور سمجھ لینا چاہئے کہ دونوں ملکوں کی افواج میں بنیادی فرق یہ ہے کہ دشمن کی فوج موت سے خوف زدہ اور ہماری افواج جذبہ شہادت سے سرشار اور وطن کی خاطر موت کو گلے لگانے کے لئے ہر وقت تیار ہے۔

یہ ایوان وفاقی حکومت کے ذریعے عالمی برادری سے اپیل کرتا ہے کہ بھارتی حکومت کی جانب سے آئندہ انتخاب جنتیں کے لئے دنیا کا امن تباہ اور داؤ پر لگانے کی پاداش میں مناسب کارروائی کی جائے۔"

یہ فرار داد پیش کی گئی ہے اب سوال یہ ہے کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان گزشتہ روز بھارتی طیاروں کی جانب سے پاکستانی حدود میں ڈر اندازی کے جواب میں پاک فوج کی جانب سے کامیاب کارروائی پر افواج پاکستان اور پوری پاکستانی قوم کو مبارکباد پیش کرتا ہے۔ پاک فوج کی اس کامیاب جوابی کارروائی میں آج بھارت کے دو طیاروں کو مار گرایا گیا اور ایک پائلٹ کو گرفتار کر لیا گیا۔ ان بھارتی طیاروں نے پاکستانی فضائی حدود کی خلاف ورزی کی تھی جس پر یہ کارروائی کی گئی۔ پاک فوج کے شاہینوں نے پوری قوم کا سرخ رنگ سے بلند کر دیا۔

اس ایوان کی رائے ہے کہ پاکستان ہمیشہ امن کا داعی رہا ہے لیکن جگنگی جنون میں بنتلا بھارت کی سیاسی و فوجی قیادت نے ہمیں اپنے دفاع میں اس کارروائی پر مجبور کیا۔ اس کامیاب دندان شکن کارروائی کے بعد اب بھارت کو ہوش کے ناخن لینے چاہئیں اور سمجھ لینا چاہئے کہ دونوں ملکوں کی افواج میں بنیادی فرق یہ ہے کہ دشمن کی فوج موت سے خوف زدہ اور ہماری افواج جذبہ

شہادت سے سرشار اور وطن کی خاطر موت کو گلے لگانے کے لئے ہر وقت
تیار ہے۔

یہ ایوان وفاقی حکومت کے ذریعے عالمی برادری سے اپیل کرتا ہے کہ بھارتی
حکومت کی جانب سے آئندہ انتخاب جیتنے کے لئے دنیا کا امن تباہ اور داؤ پر
لگانے کی پاداش میں مناسب کارروائی کی جائے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: آج کے اجلاس کا وقت ختم ہو گیا ہے۔ اجلاس کل بروز جمعرات 28۔ فروری 2019
صبح 11:00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔